قربت کی راہیں

www.KitaboSunnat.com

ازافادات،

حضرت مولانا پروفیسر سید ابوبکر غزنوی رحمۃ اللہ علیہ

سابق وائس چانسلر اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

پروفیسر مزمل احسن شاہد
عطیہ

شائع کردہ

مکتبۂ غزنویہ۔ ۴ شیش محل روڈ۔ لاہور

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

قربت کی راہیں

از افادات،

حضرت مولانا پروفیسر سید ابوبکر غزنوی رحمۃ اللہ علیہ

سابق وائس چانسلر اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

شائع کردہ

مکتبہ غزنویہ۔ ۴ شیش محل روڈ۔ لاہور

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

طبع اوّل	جولائی ۱۹۷۷ء
مطبع	ایورگرین پریس۔ لاہور
طابع	تحریک احیائے دین ۴ شیش محل روڈ لاہور
ملنے کا پتہ	مکتبہ غزنویہ ۴ شیش محل روڈ۔ لاہور
کتابت	اقبال اختر خوشنویس ادارہ کتابت لاہور
قیمت	۳/۵۰ روپے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

پیش لفظ	۵
لا محبوب اِلّا اللہ	۱۱
مقامِ رسالت	۲۳
حُبِّ رسولِ اکرم	۴۷
اتباعِ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم	۶۱
حُبِّ آلِ محمدؐ	۸۱
محمدی انقلاب کے خدوخال	۹۵
درود شریف کی فضیلت	۱۱۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

پیش لفظ

سیدی و مخدومی و اخی حضرت مولانا سید ابوبکر غزنوی رحمۃ اللہ علیہ بقید حیات ہوتے تو مقدمہ خود تحریر فرماتے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ اُن کے دل میں کیا تھا۔ یا وہ کیا لکھنا چاہتے تھے۔ پھر ان کا اسلوب تحریر بھی تو اُن کے طرز بیان کی طرح منفرد تھا ع

ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا کہیں جسے

یہ دن بھی نیرنگیٔ دوراں نے دکھائے کہ کتاب کوئی لکھے مقدمہ اس کا کوئی اور تحریر کرے۔ سید صاحب ۳ اپریل کی شام جب لندن کے لیے رخت سفر باندھ کر ہوائی اڈے کی طرف روانہ تھے۔ میں اُن کے ساتھ کار کی پچھلی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ دار العلوم سے ہوائی اڈے تک اس کتاب کے چھپوانے کی باتیں ہوتی رہیں۔ کتاب کا آخری باب "درود شریف کی فضیلت" مکمل ہو چکا تھا۔ فرمانے لگے "یہ کاتب کو دے دیجیے۔ صرف آخر میں ایک صفحہ لکھنا باقی ہے، خیال تھا کہ فرصت مل جائے گی تو وہ لکھ کر دیتا جاؤں گا۔ فرصت کے لمحات میسر نہ آئے اب لندن سے واپسی پر لکھوں گا۔" دراصل کچھ احباب کی ملاقاتیں اور کچھ لندن جانے کی مصروفیات نے انہیں کتاب کا تتمہ لکھنے کی فرصت نہ دی۔ لیکن کسے خبر تھی کہ اُن کا یہ سفر—

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سفرِ آخرت بن جائے گا۔ اور وہ ہم سب کو یوں داغِ مفارقت دے جائیں گے۔
۲۴ اپریل کو کار کے حادثہ کا شکار ہوئے، ۲۰ دن تک لندن کے ویسٹ منسٹر ہسپتال میں زیرِ علاج رہے۔ جب چارہ گروں نے یہ نوید سنائی کہ ان کی ہڈیاں معجزانہ طور پر جڑ رہی ہیں اور وہ جلد چلنے پھرنے کے قابل ہو جائیں گے اور انہیں تین ماہ سے پہلے پہلے ہسپتال سے فارغ کر دیا جائے گا۔ عین اس وقت یکایک اللہ کے پیامی ان کے پاس آ پہنچے۔ ۲۴ اپریل ۱۹۷۶ء کی شام ان کی زندگی کی آخری شام ثابت ہوئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ بیوی بچوں سے کوسوں دور احباب و اقارب سے ہزاروں میل کے فاصلے پر دیارِ غیر میں وہ عالم جاودانی کو سدھارے بقول مولانا محمد علی جوہرؔ ؎

مارا دیارِ غیر میں مجھ کو وطن سے دور
رکھ لی میرے خدا نے میری بے بسی کی لاج

پانچ دنوں کے جاں گسل انتظار کے بعد جمعرات ۲۹ اپریل ۳ بجے سہ پہر ان کا جسدِ خاکی لاہور پہنچا، اسی رات ۹ بجے اپنے والد حضرت سید مولانا داود غزنوی کے پہلو بہ پہلو میانی صاحب کے قبرستان میں سپردِ خاک کر دیے گئے۔

؎ تا سحر وہ بھی نہ چھوڑی تو نے او بادِ صبا
یادگارِ رونقِ محفل تھی پروانے کی خاک

سید صاحب کسی دنیوی غرض سے لندن نہیں گئے تھے، انہوں نے اللہ کی راہ میں یہ سفر اختیار کیا تھا۔ اللہ کا فرمان ہے:
"لا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولکن لا تشعرون" جو اللہ کی راہ میں جانِ جاں آفریں کے سپرد کرے اُسے مُردہ مت کہو بلکہ وہ زندۂ جاوید ہے لیکن تمہیں اس کی زندگی کا شعور نہیں
—— وہ ہمیشہ یہ دُعا فرماتے تھے: "اللّٰھم انی اسالك شھادۃ فی سبیلك لرضاك وتکون کلمتك ھی العلیاء" (اے اللہ! میں تیری راہ میں تیری رضا جوئی اور تیرے نام کی سربلندی کے لیے شہادت کی بھیک مانگتا ہوں۔)

جیسے کہ میرے محترم پروفیسر خالد علوی صاحب نے لکھا، جب اُنہوں نے لندن کے ہسپتال میں سید صاحبؒ کی عیادت کی تو سید صاحبؒ نے فرمایا:
"زندگی بھر جو دعائیں کرتا رہا وہ سب پوری ہوگئیں صرف ایک باقی ہے شاید وہ بھی پوری ہو جائے۔" دیکھیے اللہ تعالیٰ نے ان کی اس دُعا کو بھی شرف قبولیت بخشا۔ وہ اس کی راہ میں درجۂ شہادت پر سرفراز ہوئے اور زندۂ جاوید بن گئے ایسی صاحبِ کمال ہستیاں کبھی فنا نہیں ہوتیں۔ اللہ اپنی راہ میں مٹنے والوں کو بقائے دوام بخش دیتا ہے۔ وہ اب ایسی جگہ ہیں جہاں سے کوئی لوٹ کر نہیں آتا۔ وہ زندہ ہیں اور زندہ رہیں گے، اس لیے کہ تحریک احیائے دین زندہ ہے۔ جب تک اُن کے نظریات اور اُن کی تحریر زندہ ہے، وہ زندہ رہیں گے

نیک ناموں کے نشاں باقی رہیں گے حشر تک

کے مصداق وہ اپنے گرانقدر علمی اور ادبی شہ پاروں کے ذریعے زندہ رہیں گے۔ اُن کے زندہ ہونے کا یہ ثبوت ہے کہ رات کی تنہائیوں میں اکثر اُن سے ملاقات رہتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوریاں ہیں مقدر مگر بارہا لے کے آئی ہے خوشبو صبا آپ کی
شب کی تنہائیوں میں بایں بُعد بھی ہم نے اکثر سُنی ہے صدا آپ کی

کتاب کے بارے میں کچھ بھی عرض کرنے کے قابل نہیں ہاں اس قدر جانتا ہوں کہ جب نام رکھنے کا مرحلہ درپیش تھا تو تمام احباب سے اس سلسلے میں تبادلہ خیال ہوتے رہے۔ دو تین نام تجویز ہوئے آخرکار "قربت کی راہیں" پر اتفاق ہو گیا۔ اس کتاب کو سید صاحب دراصل واردات قلب سے تعبیر فرماتے تھے۔ یا فرماتے کہ یہ وہ انوارِ الٰہی ہیں جو حرمین شریفین کی حاضری کے دوران دل پر وارد ہوئے۔ ان کا بیان وہ سرِعام نہیں فرماتے تھے بلکہ فرماتے یہ عشق و عاشقی کا مسئلہ ہے۔ ریاض صاحب کو بھی لندن میں آپ نے فرمایا تھا کہ سعودی عرب کی حاضری میں دل پر جو کچھ وارد ہوا وہ میں نے اس کتاب میں نقل کرنے کی کوشش کی ہے۔ اُسے ضرور پڑھیے۔

کتاب کے سات ابواب ہیں۔ یہ سب الگ الگ مقالے کی حیثیت بھی رکھتے ہیں۔ ۱۹۷۵ء جولائی ——— اگست کے مہینے میں جب وہ اہل و عیال سمیت مری تشریف لے گئے تھے اُس دوران میں قلمبند کیے تھے۔ صرف "محمدی انقلاب" پہلے لکھا ہوا تھا۔ ہر سال جب بھی مری تشریف لے جاتے مجھے فرماتے کہ کاغذ کاٹ کر اس طرح بنا دو کہ میں وہاں کچھ نہ کچھ لکھ سکوں۔ مگر چھ سال کی مدت میں صرف ۱۹۷۵ء میں ہی وہ یہ کام کر سکے۔ جب لاہور واپس تشریف لائے تو اس قدر خوش تھے کہ میں نے انہیں اس سے پہلے اس قدر خوش نہ دیکھا تھا۔ بار بار فرماتے چوہدری صاحب آپ حیران ہوں گے کہ میں چھ مقالے لکھ لایا ہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے جو خوشی اس وقت دلی وہ بیان سے باہر ہے۔ اس لیے کہ میں سمجھتا تھا کہ علم و ادب کے اس بحرِ بے پایاں سے اگر کچھ لعل و گہر میسر آ جائیں تو اسلام کی تبلیغ کرنے والوں کے لیے یہ گرانمایہ دولت ہو گی۔ انہیں خود بھی اعتراف تھا کہ خاندان غزنویہ میں قلم پکڑ کر بیٹھنے اور لکھنے کی روایت بہت کم ہے۔ ہاں منبر و محراب ان کے اسلاف کی نواؤں سے گونج رہے ہیں۔ ان کے علم و فضل کا ہر آدمی معترف تھا۔ تقریر ہو یا تحریر بات ہمیشہ مرتب اور مربوط کرتے تھے۔ منفرد طرزِ بیان اور خوبصورت اسلوبِ نگارش کے حامل تھے۔ تحریر و تقریر میں بالترتیب مولانا ابوالکلام آزادؒ، مولانا عطاء اللہ بخاریؒ کا انداز بے حد نمایاں اور واضح ہوتا۔ سید صاحب کو جو سوزِ دروں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوا تھا اس کا اظہار الفاظ میں ناممکن ہے۔

اللہ تعالیٰ کا عشق ان کے ہر بُن مُو میں رچ بس گیا تھا۔ رسولِ اکرمؐ کی محبت اُن کے رگ و ریشے میں سرایت کر گئی تھی۔ وہ اس آگ میں پیہم اور متواتر جلتے رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا قرب کیونکر نصیب ہوتا ہے اور رسولِ اکرمؐ کی محبت اور اتباع کے تقاضے کیا ہیں؟ رسولِ اکرمؐ کے ساتھ محبت کا دعویٰ کرنے والوں کو کونسی کسوٹی پر پرکھا جا سکتا ہے؟ یہ وہ تجربات تھے جو انہیں دیارِ عرب کی تین دفعہ کی حاضری میں نصیب ہوئے تھے وہ اس کتاب کا موضوع ہیں۔ اس کتاب کے بارے میں آخری بات یہ کہہ سکتا ہوں اور وہ بھی علامہ اقبالؒ کے الفاظ میں ؎

اسی کشمکش میں گزریں میری زندگی کی راتیں
کبھی سوز و سازِ رومی کبھی پیچ و تابِ رازی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب کی طباعت میں بوجوہ تاخیر ہوئی اور بہت ہوئی۔ کچھ حالات کی ستم ظریفی اور کچھ راقم الحروف کی غفلت۔ میں اپنی غفلت کے لیے تمام قارئین سے معذرت خواہ ہوں۔

اخقر العباد

عبد الحفیظ

جمعۃ المبارک یکم جولائی ۔ ۱۱

انجینئرنگ یونیورسٹی ۔ لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا محبُوبَ اِلَّا اللّٰہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

محبوبِ حقیقی اللہ ہی ہے۔ اس کی محبت سب محبتوں پر غالب ہونی چاہیئے۔ اس کی محبت میں غیر کو شریک نہ کرو۔ قرآن مجید میں ہے:

ومن الناس من یتخذ من دون اللہ اندادا۔ یحبونھم کحب اللہ والذین آمنوا اشد حبًا للہ

(اور لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو اللہ سے ہٹ کر اوروں کو اس کا ہم پلہ بنا لیتے ہیں۔ ان سے یوں محبت کرتے ہیں جیسے اللہ سے محبت کرنی چاہیئے۔ اور جو لوگ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں۔ انہیں شدید ترین محبت اللہ ہی سے ہوتی ہے۔)

اس آیت پر غور کیجیے۔ لفظ من دون اللہ استعمال کیے' جو بہت جامع اور بلیغ لفظ ہیں یعنی اللہ سے ہٹ کر اس کے سوا۔ اس کے علاوہ جس کسی کو بھی اس کا ہم پلہ و ہم پایہ، جس کسی کو بھی اس کا ساجھی اور شریک ٹھہراؤ گے وہ من دون اللہ میں داخل ہوگا۔

قرآن مجید نے یہ نہیں کہا: "ومن الناس من یتخذ اصناماً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انداداً یعنی لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو بتوں کو اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں۔ یہ نہیں کہا: ومن الناس من یتخذ اصحاب القبور انداداً یعنی کچھ لوگ ایسے ہیں جو اصحاب قبور کو خدا کا ساجھی ٹھہراتے ہیں بلکہ من دون اللہ کے لفظ بولے جن میں جامعیت اور عمومیت ہے۔

قرآن مجید میں اور مقامات پر بھی جہاں شرک کی تردید کی گئی، بار بار لفظ من دون اللہ ہی بولے گئے ہیں۔

ان الذین تدعون من دون اللہ عبادٌ امثالکم۔

(الاعراف ۲۴ رکوع)

(اللہ کے علاوہ جس جس کو تم پکارتے ہو، وہ تمہاری طرح بندگانِ الٰہی ہیں)

والذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیئاً وھم یُخلقون۔

(اور اللہ کے علاوہ جس جس کو تم پکارتے ہو، وہ کچھ بھی تو پیدا نہیں کرتے ہیں بلکہ خود انہیں پیدا کیا گیا ہے۔)

حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے اپنی قوم کو شرک پر ملامت کرتے ہوئے بھی من دون اللہ ہی کے لفظ استعمال کیے:

افٍّ لکم و لما تعبدون من دون اللہ افلا تعقلون

تف ہے تم پر اور ان معبودان باطل پر جن کی پوجا تم اللہ کو چھوڑ کر کرتے ہو، کیا تم سمجھ بوجھ سے کام نہیں لیتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابراہیمؑ نے جب قوم کے سامنے اپنی براءت کا اعلان کیا، تو اس وقت بھی من دون اللہ ہی کے لفظ استعمال کیے۔

واعتزلکم و ما تدعون من دون اللہ۔

(میں الگ ہوتا ہوں تم سے اور اللہ سے ہٹ کر اس کے سوا جس جس کو تم پکارتے ہو۔)

یہ جو فرمایا کہ لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو اللہ کے علاوہ اوروں کو اس کا شریک ٹھہرا لیتے ہیں، تو یہ فردِ جرم کس بنا پر عائد کیا گیا۔ خود وضاحت فرماتا ہے: "یحبونھم کحب اللہ"

وہ ان سے یوں محبت کرتے ہیں جیسے اللہ سے محبت کرنے کا حق ہے۔

پس یہ بات واضح ہوئی کہ اللہ سے ہٹ کر جس کسی کو بھی تم اپنی محبتوں اور چاہتوں کا مرکز و محور ٹھہرا لو اور جس کسی سے بھی تم یوں محبت کرنے لگو جیسی محبت اللہ سے کرنی چاہیے۔ وہ تمہارا بُت ہے اور تم اس کے پجاری ہو۔ ان ہی آیات کی روشنی میں بعض اہل اللہ نے کہا تھا:

من شغلک عن اللہ فھو صنمک۔

(جو کوئی بھی تمہیں اللہ سے غافل کر دے، وہ تمہارا بُت ہے۔)

وہ تمہارا نفس ہو، تمہارے آباؤ اجداد ہوں، تمہاری برادری ہو تمہاری اولاد ہو، جاہ و ثروت کی خواہش ہو، یا مال و متاعِ دنیوی کی چاہت ہو، جو کوئی بھی تمہیں اللہ سے غافل کر دے اور جس کسی کی محبت بھی اللہ کی محبت پر غالب

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آجائے، وہ تمہارا بت ہے اور تم اسے اللہ کا شریک ٹھہراتے ہو۔

یہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں کسی عجمی تصوف سے متاثر ہو کر نہیں کہہ رہا۔

نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم

چوں غلام آفتابم ہمہ ز آفتاب گویم

(میں رات نہیں ہوں۔ نہ رات کی پوجا کرتا ہوں کہ خواب و خیال کی

باتیں کروں جب آفتاب رسالت کا غلام ہوں تو جو کچھ کہتا ہوں

آفتاب رسالت کی کرنوں سے مستعار ہوتا ہے۔)

جو خواہشات نفسانی کی پیروی کرتا ہے اور احکام الٰہی کو پس پشت پھینک دیتا ہے۔ قرآن کی بولی میں اس نے خواہشات نفسانی کو اپنا معبود بنا لیا ہے۔

أرأيت من اتخذ الهه هواه أفأنت تكون عليه وكيلا

(کیا آپ نے اس کو دیکھا ہے جس نے اپنی ہوا و ہوس کو اپنا

خدا بنا لیا ہے، کیا آپ ایسے شخص کے ذمہ دار ٹھہرتے ہیں۔)

نفسانی خواہشات اللہ کی محبت پر غالب آجائیں تو توحید میں خلل پڑتا ہے اگر توحید میں خلل نہیں پڑتا تو یہ پیرایۂ بیان اختیار نہ کیا جاتا کہ اس نے خواہشات نفسانی کو خدا بنا لیا ہے۔ اسی طرح اگر مال و دولت کی محبت اللہ کی محبت پر غالب آگئی ہے تو رسالت کی بولی میں وہ عبدالدرھم والدینار ہے، عبداللہ نہیں ہے۔ فرمایا:

تعس عبد الدينار، تعس عبد الدرهم، تعس عبد الخميصه، تعس عبد الخميله، ان اعطى رضى وان لم يعط سخط (ترمذی)

www.KitaboSunnat.com

درہم و دینار کا بندہ ہلاک ہوا، جبّہ و دستار کا بندہ ہلاک ہوا۔ اگر اسے کچھ دے دیا جائے تو وہ خوش ہوجاتا ہے اور کچھ نہ دیا جائے تو ناراض ہوجاتا ہے۔

ساتھیو! کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ پتھر کی مورتیوں کو سجدہ کرنا اور قبروں کو ماتھا ٹیکنا ہی شرک ہے اور ہر وہ شخص جو پتھر کی مورتیوں کے سامنے ماتھا نہیں ٹیکتا ہے اور قبروں کو سجدہ نہیں کرتا، موحّد ہوگیا۔

یقیناً یہ ایک سعادت ہے کہ ہم نے مورتیوں اور قبروں کی پوجا نہ کی مگر وہ بُت جو ہم نے حریم دل کے طاقوں میں سجا رکھے ہیں ان کی پرستش تو ہم روز و شب کرتے ہیں۔ بُت تو بُت ہی ہیں، وہ پتھر کے ہوں یا فکر و نظر کے یا ہوا و ہوس کے۔ غالب اس حقیقت سے آشنا تھا۔ کہتا ہے:

کر دیا کافر ان اصنام خیالی نے مجھے

دو بڑے بُت ہیں جن کی پوجا عام ہوگئی ہے۔ حبِ مال کا بُت اور حبِ جاہ کا بُت۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

ما ذئبان جائعان اُرسلا فی غنمٍ بافسدلھا من حرصِ المرءِ علی المال والشرفِ لدینہ (ترمذی)

(اگر دو بھوکے بھیڑیوں کو کسی بکریوں کے گلّے میں چھوڑ دیا جائے۔ تو وہ بھی ایسی تباہی نہیں مچاتے جس قدر حبِّ مال اور حبِّ جاہ کسی آدمی کے دین کو برباد کرتے ہیں۔)

یہ چوریاں، یہ ڈکیتیاں، یہ بلیک مارکیٹنگ، یہ سمگلنگ، یہ اکتناز یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختلاف، ان سب کا باعث حبِ مال ہی تو ہے۔ عوام کا تو کیا ذکر، ہمارے علماءِ دین کی بدنیتیوں ہیں۔ یہ بیماریاں رچ گئی ہیں۔ وعظ اس لیے نہیں کہتے ہیں کہ اللہ کی خوشنودی حاصل ہو۔ وعظ اس لیے کہتے ہیں کہ پیسے اکٹھے کریں۔ میں نے ان کو دیکھا ہے۔ دنیا کا سودا یوں چکاتے ہیں جیسے کوئی قصاب بکری میں بے دردی کے ساتھ کسی بزغالے کا سودا چکاتا ہے۔ وعظ اس لیے کہتے ہیں کہ اپنے علم و فضل کا چرچا کریں۔ اپنی علامگی کا ڈھنڈورا پیٹیں۔ علماءِ حق تو خالصتہً لوجہ اللہ وعظ کہتے ہیں اور واجب التعظیم ہیں۔ میں ان علماء کا ذکر کر رہا ہوں جو علماء حبِ جاہ میں مبتلا ہیں ان کا انداز گفتگو یوں ہوتا ہے۔ فلاں فلاں علاقے کے لوگ مجھ سے بہت متاثر ہیں۔ میری تقریروں سے کہ اس علاقے پر اللہ کا کرم ہو گیا ہے اور لوگ اللہ اور اس کے رسول کے قریب آگئے ہیں بلکہ یہ کہیں گے کہ اس علاقے میں میرے ہزاروں معتقد اور مرید ہیں اس اندازِ گفتگو سے شیطنت کی بو آتی ہے۔

میں انہیں یاد دلاؤں گا کہ وہ اس شاہِ امم کے دامن سے وابستہ ہیں جس نے اپنی قوم سے کہا تھا: ما اسئلکم علیہ من اجر۔ میں تم سے کوئی اجرت تو نہیں مانگتا ہوں۔ میں انہیں یاد دلاؤں گا کہ وہ انبیاء کے وارث ہیں۔ سورۃ الشعراء پڑھ کر دیکھیے۔ سبھی نے اپنی قوم سے کہا:

وَما اسئلکم علیہ من اجر ان اجری الا علی رب العلمین۔

میں تم سے کوئی اجرت تو نہیں مانگتا ہوں۔ میرا اجر تو وہی دے گا جو تمام جہانوں کی پرورش کرنے والا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث میں ہے کہ قیامت کے روز ایک شہید کو پیش کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے کہیں گے میں نے تم پر احسانات کیے تم نے میرے لیے کیا کیا۔ وہ کہے گا میں تیری راہ میں لڑتا رہا یہاں تک کہ تیری راہ میں قتل ہوا۔ خدا کہے گا:

كذبت ولكنك قاتلت لأن يقال فلان جرئ فقد قيل ثم أمر به فسحب على وجهه حتى ألقي في النار۔

تم جھوٹ بول رہے ہو۔ تم تو اس لیے لڑتے تھے کہ تمہاری بہادری کا چرچا ہو۔ دنیا میں تمہاری تعریف ہوتی رہی چنانچہ حکم دیا جائے گا کہ اسے منہ کے بل اوندھا گھسیٹا جائے اور دوزخ میں جھونک دیا جائے۔

آپ نے دیکھا ریا جہاد کا رتبہ شہادت جیسے عظیم الشان عمل کو بھی غارت کر دینے والا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ پھر ایک عالم کو پیش کیا جائے گا جس نے زندگی بھر قرآن پڑھا اور علم دین سکھایا۔ اللہ تعالیٰ اسے کہیں گے میں نے تم پر احسانات کیے تم نے میرے لیے کیا کیا۔ وہ کہے گا میری زندگی علم دین سیکھنے اور لوگوں کو قرآن پڑھانے میں بسر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

كذبت ولكنك قرأت ليقال إنك قارئ فقد قيل ثم أمر به فسحب على وجهه حتى ألقي في النار۔

تم نے جھوٹ کہا ہے۔ تم نے تو علم اس لیے حاصل کیا کہ تم عالم و دانشمند کہلاؤ اور اپنے علم و فضل کا چرچا کرو۔ تو دنیا میں تمہارے علم و فضل کا چرچا ہو چکا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ ہو چکا۔ پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا کہ اسے منہ کے بل اوندھا گھسیٹا جائے اور دوزخ میں جھونک دیا جائے۔

اگر اللہ کی محبت پر حُبِّ جاہ غالب آگئی ہے تو حُبِّ جاہ ہی تمہارا بُت ہے اور تم اس کے پُجاری ہو۔ فرمایا:

وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ۔

وہ لوگ جو صحیح معنوں میں مومن ہیں انہیں شدید ترین محبت اللہ ہی سے ہوتی ہے۔

اشدّ تفضیل کُل (SUPERLATIVE DEGREE) ہے۔ یہ لفظ صاف بتلا رہا ہے کہ اوروں سے محبت کرنے سے روکا نہیں جا رہا ہے تقاضا صرف اتنا ہے کہ سب محبتوں اور چاہتوں کا مرکز و محور اللہ کی ذات رہے سب کو اسی کی خاطر چاہیں اور سب محبتوں پر اس کی محبت چھا جائے۔ یہ لالہ و گُل، یہ سرو سمن، یہ سُنبل و ریحاں ہمیں اس لیے عزیز ہیں کہ اس کی صنعت خلّاقی کے مظہر ہیں۔ یہ چمکتے ہُوئے ستارے، یہ لہلہاتے ہُوئے پودے۔ یہ اُبلتے ہُوئے چشمے۔ یہ چہچہاتے ہُوئے پرندے بھی اس لیے عزیز ہیں، کہ احسن الخالقین کے آئینہ دار ہیں۔ اس کی سب نعمتیں عزیز کہ وہ اس منعم حقیقی کی جلوہ گاہ ہیں۔

قرآن مجید کی بعض آیتیں بعض آیتوں کی تشریح کرتی ہیں۔ اس بات کو زیادہ وضاحت کے ساتھ اس آیت میں بیان کیا گیا۔

قُل اِن کَانَ آبَاءُکُمْ وَاَبْنَاءُکُمْ وَاِخْوَانُکُمْ وَاَزْوَاجُکُمْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وعشیرتکم واموال نِ اقترفتموھا وتجارۃٌ تخشون کسادھا ومساکن ترضونہا احبّ الیکم من اللہ ورسولہٖ وجہادٍ فی سبیلہٖ فتربّصوا حتیٰ یاتی اللہُ بامرہٖ واللہ لا یہدی القوم الفاسقین۔

(آپ کہہ دیجیے اگر تمہارے آباؤاجداد، تمہاری اولاد، تمہارے بھائی، تمہاری بیویاں، تمہاری برادری اور وہ مال ودولت جو تم نے کمار کھی ہے اور وہ تجارت جس کے مندہ پڑجانے کا تمہیں کھٹکا لگا رہتا ہے اور بود وباش کی جگہیں جو تمہیں بھلی معلوم ہوتی ہیں۔ اگر اللہ اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے تمہیں زیادہ عزیز ہیں تو پھر انتظار کرو حتیٰ کہ اللہ اپنے حکم کو نافذ کردے اور اللہ نافرمانوں کو تو ہدایت نہیں دیتا ہے۔)

یہ نہیں کہا کہ اپنے گھرانے اور اپنے قبیلے کے افراد کو تم عزیز کیوں رکھتے ہو، یہ نہیں کہا کہ اپنی دولت اور اپنے مکانوں سے تمہیں محبت کیوں ہے کہا یہ گیا ہے کہ اگر یہ مال ودولت اور رشتے تمہیں اللہ اور اس کے رسولؐ سے زیادہ محبوب ہیں تو تم حلقۂ اطاعت سے باہر ہوتے جاتے ہو۔

محبت ایک جذبہ ہے، کوئی مادّی چیز نہیں کہ اسے ماپ تول سکیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پھر کس پیمانے سے ناپیں اور کس کسوٹی سے جانچیں کہ محبت اللہ کی زیادہ ہے یا علائق دنیوی کی؟

اللہ کے عزیز تر ہونے کا معیار ایک ہی ہے کہ جب بھی اللہ کی محبت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور غیر اللہ کی محبت میں تصادم ہو۔ جب بھی اللہ کی محبت کے تقاضے اور غیر اللہ کی محبت کے تقاضے آپس میں ٹکراتے ہیں۔ اللہ کی خاطر غیر اللہ کو خیر کہہ دیا جائے۔

اس آیت میں ان محبتوں کی نشاندہی کر دی گئی جن کا تصادم اللہ کی محبت سے ہوتا ہے۔

اسلاف پرستی

پہلی بات یہ ہی کہ اللہ کو اپنے آباؤ اجداد سے عزیز رکھو۔ احکام الٰہی کو پس پشت پھینک کر اپنے آباؤ اجداد کی گمراہیوں کی اندھی تقلید کرنا توحید کے یکسر منافی ہے۔ جبر ضرر کحب اللہ وہ اپنے آباؤ اجداد سے یوں محبت کرتے ہیں جیسے اللہ سے محبت کرنے کا حق ہوتا ہے۔

واذا قیل لهم اتبعوا ما انزل الله قالوا بل نتبع ما الفینا علیه آباءنا اولو کان آباؤهم لا یعقلون شیئا ولا یهتدون

جب ان سے کہا جاتا ہے، اللہ نے جو ہدایت اتاری ہے تم اس کی پیروی کرو تو وہ کہتے ہیں ہم تو اسی طریقے پر چلیں گے جس پر اپنے بڑے بوڑھوں کو چلتے دیکھا ہے۔ کوئی ان سے پوچھے کہ تمہارے آباؤ اجداد چاہے عقل سے عاری ہوں اور ہدایت سے کوسوں دور ہوں جب بھی آنکھوں پر پٹیاں باندھ کر تم ان کے پیچھے لگے رہو گے۔

پس اگر آباؤ اجداد کی بات اور اللہ کی بات میں تصادم ہو جائے تو اللہ کے لئے اپنے آباؤ اجداد کی بات چھوڑنے کے لئے آمادہ ہو جانا کہ ...

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیار رہنا چاہیے۔

پھر فرمایا کہ اپنے بیٹوں سے اللہ کو عزیز تر جانو۔ ان کے سامانِ تعیش کے لیے حرام کی کمائی سے اجتناب کرو۔ ان کے ناجائز اخراجات کی خاطر احکام الٰہی سے منحرف ہو کر دولت بٹورنے سے انکار کر دو۔ اور اگر اللہ کی راہ میں اپنے بیٹوں کی قربانی دینی پڑے تو اس سے دریغ مت کرو۔ اپنی بیویوں سے اللہ اور اس کے رسول کو عزیز تر جانو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں بھی وقت دیتے اور ہمارے ساتھ گفتگو کرتے مگر جب اذان ہوتی تو یوں محسوس ہوتا تھا۔ کانہ لا یعرفنا۔ گویا وہ ہمیں پہچانتے ہی نہیں ہیں۔

برادری کی جاہلانہ رسوم کو اللہ کی خاطر خیر باد کہو۔ اگر برادری میں بیٹیوں کو وراثت دینے کا رواج نہ ہو تو اللہ کی خاطر برادری کے بندھنوں کو توڑ دو۔ مال و دولت اور تجارت سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو عزیز تر جانو۔ شراب اور منشیات کے کاروبار سے (SPECULATION) اور سود کے کاروبار کو خیر باد کہہ دو اگر تجارت محدود رہ جائے۔ خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں رزقِ حلال کی کمائی سے خشک روٹی کھانا، موٹا جھوٹا لباس پہننا اور جھونپڑی میں رہنا ہزار درجہ افضل ہے ان مرغن غذاؤں سے، قیمتی پوشاکوں سے اور عالیشان محلوں سے جو سود کی حرام کمائی سے حاصل کیے جاتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ یہ عمارتیں جو تم نے بڑے چاؤ سے بنائی ہیں اور تمہیں بھلی معلوم ہوتی ہیں، اگر اللہ کی خاطر تمہیں اس سرزمین سے ہجرت کرنی پڑے جس پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ عمارتیں قائم ہیں، تو ہمیں اس میں کوئی تامل نہ ہونا چاہیے۔

اقبالؒ نے بجا کہا تھا:

صورت نہ پرستم من بت خانہ شکستم من
آں سیلِ سبک سیرم ہر بند گسستم من

(میں صورتوں کو نہیں پوجتا ہوں، میں نے بتخانہ ڈھا دیا ہے۔
تیز رو سیلاب کی طرح میں نے ہر بندھن توڑ ڈالا ہے۔)

یہ توحید جو میں بیان کر رہا ہوں محض نظریاتی نہیں۔ انبیاء کرام کی زندگیاں ان آیات کی تفسیر مجسم تھیں۔ توحید کا یہ ارفع و اعلیٰ مقام امام الموحدین حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو حاصل ہوا، جس نے اپنے بُت تراش باپ سے صاف کہہ دیا: "انی ارٰك وقومك فی ضلٰلٍ مبین"

(میں تمہیں اور تمہاری قوم کو کھلی ہوئی گمراہی میں دیکھتا ہوں)

وہ جس نے اپنی قوم سے برملا کہا:

ما ھٰذہ التماثیل التی انتم لھا عٰکفون

(یہ بُت جو تم نے اپنے ہاتھوں سے تراشے ہیں، تم ان سے کیا چمٹے ہوئے ہو)

اور

اُفٍّ لکم ولما تعبدون من دون اللہ افلا تعقلون۔

(تف ہے تم پر اور ان معبودانِ باطل پر جن کی تم پوجا کرتے ہو۔ کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔)

وہ جس نے اللہ کی خاطر اپنے قوم سے قطع تعلق کا دوٹوک اعلان کیا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واعتزلکم وما تدعون من دون اللہ

میں تم سے اور تمہارے جھوٹے خداؤں سے الگ ہوتا ہوں۔

وہ جس نے اللہ کی خاطر اپنے وطن کو خیرباد کہا:

وقال انی مہاجر الی ربی

کہا کہ میں سب کو چھوڑ کر اپنے رب کی طرف جا رہا ہوں۔

وہ جس نے حکم الٰہی کی تعمیل میں اپنے بیٹے کی گردن پر چھری رکھ دی۔

فلما اسلما وتلہ للجبین۔

جب باپ بیٹا دونوں نے حکم الٰہی کے سامنے سر تسلیم جھکا دیا، تو ابراہیم نے اسے پیشانی کے بل پٹک دیا۔

آپ نے دیکھا کہ جب اللہ کی محبت اور دوسری محبتوں میں تصادم ہوا تو حضرت ابراہیم ؑ نے اللہ کی خاطر اپنا باپ، اپنا بیٹا، اپنی برادری، اپنا وطن، اپنا گھر بار سب کچھ تیاگ دیا۔

---

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقامِ رسالت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ و نستغفرہ و نؤمن بہ و نتوکل علیہ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیآت اعمالنا من یہدہ اللہ فلا مضل لہٗ و من یضللہٗ فلا ہادی لہ و نشہد ان لا الہ الا اللہُ وحدہٗ لا شریک لہٗ و نشہدُ اَنّ محمداً عبدہٗ و رسُولہٗ

اللّٰھم صل و سلم علی سیدنا و مولانا و شفیع ذنوبنا و طبیب قلوبنا محمد ن النبی الامی افضل صَلَوٰاتک و ازکی برکاتک کلما ذکرہ الذاکرون و غفل عن ذکرہ الغافلون عدد خلقک و رضا نفسک و زنۃ عرشک و مداد کلماتک، صلوٰۃ دائمۃ بدوامک صَلوٰۃ کما تُحبُّ و ترضیٰ لہٗ

بزرگو، بھائیو اور عزیزو! آیئے کچھ وقت ان کی یاد میں بسر کریں، جو صبحیں اور شامیں ان کی یاد میں بسر ہو جائیں، حاصل عمر رائیگاں ہیں۔

جب تجھے یاد کر لیا صبح مہک مہک اُٹھی
جب ترا غم جگا لیا، رات مچل مچل گئی

آپ کا ذکر ایک مومن کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور اس کی رُوح کی غذا ہے۔ ان کی ذاتِ گرامی سے محبّت، بلکہ والہانہ شیفتگی جزءِ ایمان ہے ... نہیں بلکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عینِ ایمان ہے جیسا کہ صحیحین اور مسند امام احمد میں ہے۔

لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من نفسہ و ولدہ و اھلہ والناس اجمعین۔

(تم میں سے کوئی صحیح معنوں میں مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کی اپنی ذات سے اس کے اپنے بچوں سے اس کے اپنے گھر والوں سے اور تمام بنی نوعِ انسان سے زیادہ محبوب ہو جاؤں)

فھی قوت القلوب وغذاء الارواح وقرۃ العیون وھی الحیاۃ فمن حرمھا فھو فی عداد الاموات وھی النور فمن فقدھا فھو فی تیہ الظلمات وھی الشفاء فمن عدمہ حلت بقلبہ ضروب السقام۔

(ان کی محبت دلوں اور روحوں کی غذا ہے اور آنکھوں کی ٹھنڈک ہے ان کی محبت زندگی کا سرچشمہ ہے جو اس سے محروم رہا اس کا شمار مُردوں میں ہونا چاہیے۔ وہ ایک اجالا ہے جو اس سے محروم ہو جائے وہ جہالت کے اندھیروں میں بھٹکتا پھرتا ہے۔ یہی وہ اکسیر ہے جو اس سے محروم رہا اس کے دل پر بیماریوں کا ہجوم ہوا۔)

ہمیں یہ فخر حاصل ہے کہ ہمیں یہ محبت، یہ عقیدت، یہ والہانہ شیفتگی، یہ فریفتگی اس ذاتِ گرامی کے ساتھ ہے جسے اس ربّ السمٰوت والارض نے تمام کائنات ارضی و سماوی میں سے اپنی محبوبیت، اپنی چاہت اور اپنی خلّت کے لیے چن لیا ہے۔ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لو کنت متخذا خلیلاً لاتخذت ابابکر خلیلا ولکنہ اخی وصاحبی وقد اتخذ اللہ صاحبکم خلیلا (مسلم)

(اگر میں ذہن سے کسی کو خلیل (گہرا دوست) بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا... نہیں... وہ میرا بھائی، وہ میرا ساتھی... میں یہ کیسے کہوں کہ وہ میرا خلیل ہے، جب کہ اللہ نے تمہارے اس ساتھی کو اپنی محبوبیت وخلت کے لیے چن لیا ہے۔)

ان کی عظمتوں کو کس پیمانے سے ماپیں۔ غالب نے کئی منقبتیں لکھیں کئی قصیدے لکھے مگر نعتیہ اشعار بہت کم لکھے اور یہ کہہ کر خاموش ہوگیا۔

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گذاشتم
کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمدؐ ست

(میں نے حضورؐ کی مدح وثنا خدا پر چھوڑ دی ہے۔ ان کے مقام کی عظمتوں کی معرفت اسی ذاتِ پاک کو ہے۔)

پس آیئے دیکھیں کہ خدا کی نظر میں وہ کیا ہیں اور ان کے ساتھ آداب کی کن لطافتوں کو وہ ملحوظ رکھتا ہے۔

آپؐ کے عزوشرف کے لیے یہ کیا کم ہے کہ اللہ نے اس آخری صحیفہ آسمانی میں تمام انبیاء کو ان کے ذاتی ناموں سے پکارا۔ آپؐ قرآن مجید بسم اللہ سے لے کر والناس تک پڑھ ڈالیے تنہا آپؐ کی ذاتِ گرامی ہے۔ جنہیں ان کے ذاتی نام سے خطاب نہ کیا۔

آدم علیہ السلام: یا آدم اسکن انت وزوجک الجنۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوح علیہ السلام: یا نوح اھبط بسلام منا

ابراہیم علیہ السلام: یا ابراھیم قد صدقت الرؤیا

موسیٰ علیہ السلام: یا موسیٰ انی انا ربك فاخلع نعلیك

عیسیٰ علیہ السلام: یا عیسیٰ انی متوفیك ورافعك الیّ

داؤد علیہ السلام: یا داؤد انا جعلناك خلیفۃ فی الارض

زکریا علیہ السلام: یا زکریا انا نبشرك بغلام ن اسمہ یحییٰ

یحییٰ علیہ السلام: یا یحییٰ خذ الکتاب بقوۃ

آپ قرآن مجید بسم اللہ سے لے کر والناس تک پڑھ ڈالیے۔ کہیں حضور کو ان کے ذاتی نام سے خطاب نہ کیا، حالانکہ قرآن مجید کے اوّلیں مخاطب حضور ہی تھے۔ کہیں یا ایہا الرسول کے خطاب عزت سے نوازا۔ کہیں یا ایہا المزمل کی نداء محبت سے پکارا۔ کہیں یا ایہا المدثر کی صدائے شفقت سے سرفراز۔

اور اکثر جگہوں پر آپ کا ذکر لفظ 'عبد' سے فرمایا۔ مقام عبدیت کی حقیقت اہل اللہ سے پوچھو، محض لغت کی کتابوں میں تلاش نہ کرو۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے دفتر اوّل مکتوب نہم میں مقام عبدیت کی وضاحت فرمائی۔

" لاجرم مقام عبدیت فوق جمیع مقامات باشد۔ چہ دید نقص در مقام عبدیت اتم واکمل ست۔ محبوباں ترا بایں مقام مشرف میازند ... شہسوار یکہ تاز ایں میداں آں سرور دنیا ودیں۔ سید الاوّلین والآخریں، حبیب رب العالمین ست۔"

یعنی مقام عبدیت یقیناً تمام مقامات سے بلند تر ہے، اس لیے کہ مقام عبدیت میں اپنے عیوب ونقائص بشری کا احساس سب مقامات کی نسبت زیادہ بھرپور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے۔ جس قدر عاجزی، بیچارگی اور بندگی کا احساس شدید تر ہوگا، مقام بلند تر ہوگا۔ اپنے محبوبوں کو اس مقام پر سرفراز فرماتے ہیں۔ میدانِ عبدیّت میں وہ شہسوار جو سب سے آگے نکل گیا۔ وہ سرورِ دُنیا و دیں ہیں، وہ سیّدالاوّلین و الآخرین ہیں، وہ حبیب ربّ العالمین ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ جہاں کہیں اللہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام پر اپنے خاص انعامات کا ذکر کیا، لفظ عبد ہی سے یاد کیا۔ جب واقعۂ اسراء کا ذکر کیا، تو لفظ عبد ہی سے یاد فرمایا:

سُبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ (بنی اسرائیل: ۱)

یعنی پاک ہے وہ جو لے گیا راتوں رات انہیں جن کو مقامِ عبدیّت پر سرفراز کیا تھا... وہ مقام جس سے اُونچا کوئی مقام نہ تھا ــــ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک۔

معراج کی آخری منزل پر پہنچ کر جب براہِ راست اللہ سے ہمکلامی کا شرف حاصل ہوا، تو وہاں بھی آپ کا ذکر 'عبد' ہی کے لفظ سے کیا۔

فاوحیٰ الی عبدہٖ ما اوحیٰ ہ ماکذب الفؤاد مارایٰ (النجم)

وہ جو مقامِ عبدیّت پہ سرفراز تھے، اللہ نے ان سے جو اشارے کیے سو کیے، جو کنائے ہوئے سو ہوئے۔

تمام اقوام و ملل کی طرف آپ کی بعثت کا ذکر کیا، تو بھی عبد کے لقب سے یاد فرمایا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تبارک الذی نزّل الفرقان علی عبدہٖ لیکون للعالمین نذیراً (الفرقان: ۱)

بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر فرقان اُتارا تاکہ وہ تمام قوموں کو بدی کے نتائج سے ڈرائے۔

جب قرآن مجید کے حیرت انگیز اعجاز کا ذکر کیا تو بھی 'عبد' کے باعزت نام سے یاد کیا۔

ان کنتم فی ریب مما نزّلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃٍ من مثلہٖ

(اگر تمہیں قرآن کے منزل من اللہ ہونے میں کچھ شک ہے، جسے ہم نے اپنے بندے پر اتارا، تو تم بھی اس جیسی ایک سورت بنالاؤ)

اور جب آپ کی ذاتِ گرامی دشمنوں کے نرغے میں گھر گئی اور آپ کی حفاظت کا اعلان منظور ہوا، تو بھی 'عبد' کے خطاب سے ذکر کیا۔

اَلیس اللہ بکافٍ عبدہٗ (الزمر: ۳۶)

کیا اللہ ان کی حفاظت کے لیے کافی نہیں ہے۔ جنہیں تمام ارتقائی منازل سے گذار کر مقامِ عبدیت پہ سرفراز کر چکا ہے۔

پھر آپ بسم اللہ سے لے کر والناس تک قرآن مجید پڑھ ڈالیے، انبیاء اور اولیاء میں سے کسی کی زندگی کی قسم اس نے نہیں کھائی ہے۔ تمام عالم جن وانس میں سے تنہا آپ کی زندگی کی وہ قسم کھاتا۔ وہ زندگی جس کا ایک ایک لمحہ سعادتوں اور برکتوں سے مالا مال تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لعمرك انہم لفی سکرتہم یعمھون (الحجر: ۲۷)

(میں تیری زندگی کی قسم کھاتا ہوں کہ وہ اپنی مدہوشی میں بھٹک رہے ہیں)

بجا کہا حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس آیت کی تفسیر میں

ما خلق اللہ وما ذرأ نفسا ھی اکرم علیہ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم وما اقسم بحیاۃ احدٍ غیرہ (ترمذی)

(اللہ نے کوئی متنفس ایسا پیدا نہیں کیا جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ اس کی نظر میں مکرم ومحترم ہو اور آپ کے سوا کوئی نہیں جس کی زندگی کی اس نے قسم کھائی ہو۔)

آپ کی ذاتِ گرامی اور آپ کی حیاتِ طیبہ تو بڑی چیز ہے، آپکی محبوبیت کا یہ عالم کہ جس بستی میں آپ نے بود وباش کی، جن کوچوں اور گلیوں سے آپ کا گزر ہوتا رہا، خدا اُن کوچوں اور گلیوں کی قسم کھاتا ہے۔

لا اقسم بہذا البلد وانت حِلّ بہذا البلد (البلد ۱-۲)

میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں، اس لیے نہیں کہ اس شہر کے پتھروں اور اینٹوں میں کوئی خاص بات ہے۔ میں اس شہر کی قسم اس لیے کھاتا ہوں کہ اس شہر میں تم رہتے ہو۔

محبوب جس شہر میں بستا ہے، جن کوچوں اور گلیوں سے گزرتا ہے، وہ سب عزیز ہوتے ہیں۔ محبت جہاں بھی ہو، اس کی کیفیات و واردات یہی ہیں:

امر علی الدیار دیار لیلی

اقبّل ذا الجدار و ذا الجدارا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وما حبّ الدیار شغفن قلبی
ولکن حبّ من سکن الدیارا

میں لیلیٰ کے گھر کے پاس سے گزرتا ہوں، تو کبھی اس دیوار کو چومتا ہوں اور کبھی اس دیوار کو چومتا ہوں۔ کچھ ایسی بات نہیں کہ ان گھروں کی محبت میرے جی میں گھر کر گئی ہو، کچھ اینٹوں اور پتھروں پر تو میں ریجھا ہوا نہیں ہوں، بلکہ یہ اس کی محبت ہے جو ان گھروں میں رہتا تھا۔)

اس سے بھی زیادہ سچی، پاکیزہ اور پیاری بات وہ ہے جو ایک مدینے کے عاشق نے کہی تھی۔

أیا ساکنی اکناف طیبہ کلکم
الی القلب من اجل الحبیب حبیب

اے طیبہ والو! اے مدینہ کے گرد و نواح میں بسنے والو! تم میں سے ہر ایک جی کو بھلا معلوم ہوتا ہے، تم میں سے ہر ایک پر مجھے پیار آتا ہے کہ تم دیارِ حبیبؐ میں رہنے والے ہو۔

سلامٌ علی نجد ومن حلّ بالنجد

مدینہ کی سرزمین کو سلام اور جس جس کو مدینہ کی سرزمین پر قدم رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی، سب کو سلامِ نیاز کہتا ہوں۔

تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ خدا ان کوچوں اور گلیوں کی قسم کھاتا ہے جن سے آپ کا گزر ہوتا رہا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غالبؔ ثنائے خواجہ بہ یزداں گذاشتم

کہیں یہ کہا: کان فضل اللہ علیک عظیماً

اللہ کا آپ پر کرم بہت ہے۔

سورۂ بنی اسرائیل میں کہا:

وعسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً۔ قریب ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود تک پہنچا دے۔

اور سورہ ضحیٰ میں فرمایا:

وَ للآخرۃُ خیرٌ لک من الاولیٰ ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ۔ "آپ کے لیے ہر بعد میں آنے والی منزل گزشتہ منزل سے یقیناً بہتر ہے۔ بہت جلد آپ کا رب آپ کو وہ کچھ دے گا کہ آپ کا جی خوش ہو جائے گا۔"

اور کہیں یہ کہا: ورفعنا لک ذکرک

ہم نے تیرے ذکر کو بلند کر دیا ہے

اُس وقت سے لے کر آج تک پوری کائنات پانچوں وقت اشہد اَنّ محمداً رسول اللہ کی صداؤں سے گونج اُٹھتی ہے۔ افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں اور سوئٹزرلینڈ کی منجمد فضاؤں سے یکساں اشھد انّ محمد کی صدا آتی ہے۔

اور کہیں یہ کہا:

قد نریٰ تقلب وجہک فی السماء فلنولّینّکَ قبلۃً ترضاھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم آسمان کی جانب آپ کے مکھڑے کے بار بار اُٹھنے کو واقعی دیکھا کرتے ہیں۔ ہم آپ کا رُخ یقیناً اسی جانب پھیر دیں گے، جدھر آپ چاہتے ہیں ـــــ ہم تیری رضا چاہتے ہیں۔

مولانا گرامی کا شعر یاد آ گیا ؎

قضا گیرد قدر گیرد، ازل گیرد ابد گیرد
رکابش را عنانش را، عنانش را رکابش را

(قضا تھام رہی ہے۔ تقدیر تھام رہی ہے۔ ازل اور ابد تھام رہے ہیں کبھی ان کی رکابیں تھامتے ہیں، کبھی ان کی باگیں تھامتے ہیں۔)

اور یہ جو کہا کہ آپ کے چہرے کا اُوپر کی جانب اٹھنا ہم دیکھا کرتے ہیں یہ اِک رمزِ عاشقانہ ہے۔ اس بات میں ایک عاشق کے لیے بڑا تسکین کا سامان ہے کہ اس کی بے تابیوں اور بے خوابیوں کو اس کا محبوب دیکھ رہا ہے جیسا کہ ایک فارسی شاعر نے کہا:

بخرام سوئے کلبۂ احزانِ من شبے
تا بنگری کہ عشق تو باما چہ می کند

(کسی رات میرے غمکدے میں، میری کٹیا میں ٹہلتے ہُوئے آ جاؤ، اور دیکھو تو سہی کہ تیرے عشق کے ہاتھوں ہم پر کیا بیت رہی ہے۔)

ایک دُوسرے شاعر نے کہا:

بجُرمِ عشقِ تو ام میکُشند غوغائیست
تو نیز بر سرِ بام آ کہ خوش تماشائیست

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیرے عشق کی پاداش میں یہ لوگ مجھے مار رہے ہیں۔ ایک ہنگامہ بپا ہے۔ تو بھی تو سرِ بام آ اور دیکھ تو سہی تیرے عاشق کا قتل دیدنی ہے۔

خواجۂ شیراز فرماتے ہیں:

گزار کن چو صبا بر بنفشہ زار و ببین

کہ از تطاولِ زلفت چہ سوگوار انند

بادِ صبا کی طرح باغ سے گزر کر دیکھو تو سہی کہ تیری زُلفوں نے کیا ستم ڈھائے ہیں اور ان کے ہاتھوں کتنے سوگوار بیٹھے ہیں۔

اور ایک اُردو کے شاعر نے کہا:

دل و جاں فدائے راہے کبھی آ کے دیکھ ہمدم

سرِ کوئے دلفگاراں شبِ آرزو کا عالم

جس کسی پر یہ کیفیتیں گزری ہیں، وہ تو یہ آیت پڑھتے ہوئے وجد میں آتا ہے:

واصبر لحکم ربک فانک باعیننا۔

آپ اپنے رب کے فیصلے کا انتظار فرمایئے۔ آپ برابر ہماری نگاہ میں ہیں۔ ہم آپ کو دیکھ رہے ہیں۔

مقامِ رسالت بیان کرتے وقت قوتِ گویائی کو اپنی درماندگی اور عجز کا احساس بار بار ہوتا ہے۔ اس مختصر وقت میں حیران ہوں کہ ان کی کس کس عظمت کو بیان کروں۔ ؎

شکارِ ماہ کہ تسخیرِ آفتاب کروں   مَیں کس کو ترک کروں کس کا انتخاب کروں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ تمام محاسن اور شمائل جو حضرت آدم سے لے کر آپ کی بعثت سے قبل انبیاء کو ودیعت کیے گئے تھے، آپ کی ذاتِ گرامی میں سمٹ آئے تھے ہم جب انہیں حرم کے طاقوں سے بُت توڑتے ہُوئے دیکھتے ہیں، تو حضرت ابراہیمؑ کی بُت شکنی ہمیں یاد آتی ہے اور جب انہیں اللہ کی خاطر اپنا گھر بار چھوڑتے ہُوئے اور مکہ کو خیر باد کہتے ہُوئے دیکھتے ہیں، تو حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی صدا انی مہاجر الی ربی ہمارے کانوں میں گُونجنے لگتی ہے۔

فتح مکّہ کے روز جب وہ اپنے سخت ترین دشمنوں کو معاف کرتے ہوئے کہتے ہیں:

اذھبوا انتم الطلقاء لا تثریب علیکم الیوم

(جاؤ تم کو رہا کیا۔ بات ختم ہوگئی، اب تم پر کوئی ملامت نہیں ہے)

تو بے ساختہ حضرت عیسیٰؑ کا عفو و درگزر یاد آتا ہے اور جب میدانِ جنگ میں آپ دشمنوں کو للکارتے ہیں۔

انا النبی لا کذب — انا ابن عبد المطلب

تو حضرت موسیٰؑ کی ہیبت اور جلال اور باطل کے خلاف ان کا غیظ و غضب یاد آتا ہے۔

جب شعب ابی طالب میں محصور ہو کر آپ حق کی خاطر قید و بند کی سختیاں جھیلتے ہیں تو حضرت یوسفؑ کی وہ آواز سامعہ سے ٹکرانے لگتی ہے

ربّ السجن احبّ الی مما یدعوننی الیہ۔ (میرے پروردگار! جس گمراہی کی جانب وہ مجھے بُلا رہے ہیں اُس میں پڑنے سے بہتر ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر قید و بند کی سختیاں گوارا کر دں ۔

آپ کی فتحیابیوں اور کامرانیوں کا حال پڑھتے ہوئے حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ کی جہانبانیوں کا ایک ایک نقش ذہن میں اُبھرنے لگتا ہے ۔

اے کہ بر تختِ سیادت زازل جا داری
آں چہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

آپ کی سیرت پڑھتے ہوئے تاریخِ نبوت کا ایک ایک نقش ذہن میں اُبھرنے لگتا ہے ۔ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے تمام انبیاء کی زندگیاں آپ کی حیاتِ طیّبہ میں سما گئی تھیں اور تمام انبیاء کے محاسن، ان کے شمائل، ان کی رعنائیاں آپ کی ذاتِ گرامی میں سمٹ آئی تھیں ۔

اسی لیے اصحابِ معرفت نے کہا کہ تم اگر اس وجودِ اتم و اکمل کی حکایت کہو، گو اور انبیاء کا ذکر تم نہ کرو مگر حقیقت یہی ہے کہ جب تم نے لفظ 'محمد' کہا تو تمام انبیاء و مرسلیں، بلکہ تمام افرادِ فضیلت و عزیمت کی حکایت اس میں آگئی اور تم انبیاء کرام کے جتنے واقعات اور حکایتیں بیان کرو، حقیقت میں اسی آفتاب کی کرنوں کی حکایت، تم باغ و چمن کہتے ہو، گو تم ٹہنیوں، پتوں اور پھولوں کا ذکر نہ کرو، مگر جب تم نے باغ و چمن کہا، تو سب کا ذکر ضمناً آ ہی گیا ۔

پھر اگر تم ہوائے عطر بیز کی بات کرو، سبزے کی شادابیوں کی حکایت کہو، یا لالہ و گل، سرو و سمن اور سنبل و ریحاں کا ذکر کرو، گو باغ و چمن کا نام نہ لو، مگر یہ سب حکایت تو باغ و چمن ہی کی ہے ۔ تم حسنِ یوسف کا ذکر کرو یا دمِ عیسیٰ کی بات کرو یا یدِ بیضا کی حکایت کہو، گو تم شاہِ خوباں کا نام نہ لو، مگر یہ سب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکایت تو اسی شاہِ خوباں ہی کی ہے۔ اسی حقیقت کو مولائے روم نے دو مصرعوں میں سمیٹ دیا تھا۔

نامِ احمد نامِ جملہ انبیاست
چونکہ صد آمد نود ہم پیش ماست

احمد مجتبیٰ ؐ کا نام تمام انبیاء کا نام ہے۔ جب تم نے سو کہا تو نوے کا ذکر اس میں ضمناً آ ہی گیا۔

حضرت عائشہؓ نے ایک سائل کے جواب میں کہا تھا، کان خلقہ القرآن' آپ کا کردار قرآن مجید تھا۔ حضرت عائشہ نے بڑی جامع اور بلیغ بات کہی۔ آپ کے محاسن پر اگر ضخیم دفتر بھی لکھے جائیں تو یہ بات پیدا نہ ہو جو اس ایک فقرے میں سمٹ آئی ہے۔

دیکھیے قرآن مجید میں جہاں جہاں آپ کا ذکر ہے، وہ تو آپ کا ذکر ہے ہی اور جیسا کہ میں نے ابھی ذکر کیا، انبیاء کے جتنے واقعات قرآن مجید میں بیان ہوئے، بالواسطہ وہ بھی آپ ہی کی حکایت ہے۔ پھر یہ اوامر، یہ نواہی، یہ مواعظ یہ امثال و حکم، حضورِ اقدس ان کی تفسیر مجسم تھے۔ پس نگاہِ معرفت سے دیکھو تو قرآن مجید بسم اللہ سے لے کر والناس تک تمام رسول اللہ کی حکایت۔

میں واللیل پڑھنے لگا بے خودی میں
تری زلف کا ماجرا کہتے کہتے

پس بسم اللہ سے لے کر والناس تک تمام رسول اللہ کی حکایت۔

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسیں وہی طاہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نگاہِ عشق و مستی میں بسم اللہ سے لے کر والناس تک تمام محمد رسول اللہ کی حکایت اور حضور علیہ السلام قرآن مجید کی تفسیر مجسّم۔

تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

مولانا آزاد کہا کرتے تھے تم کہتے ہو کہ قرآن ایک ہے، میں کہتا ہوں کہ قرآن دو ہیں۔ ایک تو یہ قرآن جو دفتین میں محفوظ ہے اور جس کی ہم تلاوت کرتے ہیں اور ایک وہ قرآن جو مدینے کی گلیوں میں چلتا پھرتا تھا۔

اب تک یہ بیان ہوا کہ تمام انبیاء کی رعنائیاں آپ کی ذاتِ گرامی میں سمٹ آئی تھیں اور آپ سیّد الاولین تھے۔ اب یہ بیان کرتا ہوں کہ آپ سیّد الآخرین تھے۔ آخرین میں سب سے افضل آپ کے صحابۂ کرام اور اہلِ بیت تھے، جن کے سینوں پہ انوارِ رسالت براہِ راست پڑے۔ حضور کے محاسن، ان کے شمائل ان کے مدارج، ان کے مراتب کا ایک بارِ گراں تھا۔ تمام صحابہ کندھے جوڑ کر اور سر ملا کر اس بارِ گراں کے متحمل ہوئے۔ کوئی ان کے علم کا وارث ہوا۔ کوئی انکے فقر کا وارث ہوا۔ کوئی ان کے تفقہ کا وارث ہوا۔ کوئی ان کی فتوت اور شجاعت کا وارث ہوا۔ کوئی ان کی خطابت کا وارث ہوا۔ یہ بلالؓ و بوذرؓ ہیں، جو ان کے فقر کے وارث ہوئے۔ یہ عبداللہؓ بن عباسؓ ہیں، یہ عبداللہؓ بن عمرؓ ہیں، یہ عبداللہ بن مسعودؓ ہیں۔ جو ان کے تفقہ کے وارث ہوئے۔ یہ ابوہریرہؓ اور انسؓ بن مالکؓ ہیں جو آپ کی روایات کے وارث ہوئے۔ یہ خالدؓ بن ولید اور ابوعبیدہؓ بن جراح ہیں جو آپ کی شجاعت اور بسالت کے وارث ہوئے۔ یہ سعدؓ بن ربیع ہیں، یہ عمارہؓ بن زیاد ہیں۔ یہ خبیبؓ بن عدی ہیں . . . یہ حق کی خاطر خاک و خون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تڑپنے والے... بہ حق کی خاطر سُولی پہ لٹکنے والے۔ ان کی جاں سپاریوں اور جاں فروشیوں کے وارث ہُوئے، سب کی جھولیاں بھر گئیں اور کوئی نہ تھا جو تنہا ان تمام خزانوں کو سمیٹ سکے۔ پس وہ سیدالاوّلین اور سیدالآخرین تھے وہ سرورِ دنیا و دیں تھے، وہ حبیب ربّ العالمین تھے۔

مَیں یہ بات جذبات کی رَو میں بہ کر نہیں کہہ رہا ہوں۔ مَیں برسوں تشکیک کی وادیوں میں سرگرداں رہا۔ سالہا شکوک و شبہات کے کانٹوں کی چبھن مَیں نے گوارا کی۔ مَیں کہتا ہوں اور جذبات سے ہٹ کر کہتا ہوں کہ وہ تاریخ انسانیت کے مرکز و محور ہیں... مَیں اور وضاحت سے کہوں اور عامیانہ بولی میں کہوں۔ ازل سے لے کر آج تک جتنی مخلوق پیدا ہوئی ہے' ارض و سما میں اور مابین السمٰوٰت والارض اور آج سے لے کر ابد تک جتنی مخلوق پیدا ہونے والی ہے' ارض و سما میں اور مابین السمٰوٰت والارض، کوئی نہیں جو ان کی گردِ پا کو چھو سکے.... میں اور وضاحت سے کہوں جیسے خدا کی الوہیت کے بارے میں ہمارا ایمان ہے کہ اس کا کوئی سہیم و شریک نہیں، کوئی ساجھی نہیں، کوئی ہمسر نہیں۔ اسی طرح حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے بارے میں ہمارا ایمان ہے کہ وہ انسانیت و عبدیت کے اس مقامِ ارفع و اعلےٰ پر سرفراز ہیں کہ لا شریک له ولا نظیر له ولا ندّله ولا مثال له

منزّهٌ عن شريكٍ في محاسنه ۔۔۔ فجوهر الحسن فيه غير منقسم

ان کی عظمتیں اور رفعتیں، ان کی وسعتیں اور پہنائیاں، ان کی زیبائیاں اور رعنائیاں، زبان قاصر ہے اور قلم عاجز ہے کہ انہیں حیطۂ شمار میں لا سکے۔ آج کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیاں میں اس بحرِ بیکراں کے چند قطرے ہی آسکے ہیں۔

بمیرد تشنہ مستسقی و دریا ہمچنیں باقی

بہتر ہے کہ اپنی درماندگی کا اعتراف کریں اور غالب کی ہمنوائی میں کہیں

غالبؔ ثنائے خواجہ بہ یزداں گذاشتم

آیئے ان کے روضۂ اطہر کی بات کریں۔ ہر مکاں کو شرف مکیں سے ہے۔ ہر جگہ کو فضیلت اس میں بسنے والے سے ہے۔ شاہی محلوں کی عظمت دنیاداروں کے جی میں کیوں ہے۔ محل کے پتھروں یا اینٹوں کی وجہ سے نہیں ہے۔ محل کی عظمت ان کے جی میں اس لیے ہے کہ بادشاہ اس میں رہتا ہے۔ ہر مکاں کو شرف مکیں سے ہے۔ تمام روئے زمیں پر روضۂ اطہر کی زمیں کے سوا کوئی مقام ایسا نہیں جس سے آپ جیسا جسمِ اطہر مس کر رہا ہو۔ پس وہ زمیں کا حصّہ جس سے آپ کا جسم مس کر رہا ہے۔ تمام روئے زمیں سے افضل۔ اور یہ بات حافظ ابنِ قیمؒ کی ہمنوائی میں کہہ رہا ہوں۔ ایک شخص نے آپ سے پوچھا، کیا کعبہ روضۂ اطہر سے افضل ہے تو فرمایا:

فلا واللہِ ولا العرش وحَمَلتہٗ ولا جنّۃ عدن ولا الافلاک الدائرہ لانّ بالحجرۃ جسدًا لووزن لرجح (بدائع الفوائد ج ۳ ص۱۳۵)

نہیں خدا کی قسم روضۂ اطہر کعبے سے افضل ہے۔ عرش اور حاملینِ عرش سے افضل، وہ جنّت عدن سے افضل، وہ آسمانوں سے افضل، اس لیے کہ روضۂ مُبارک میں ایک ایسا جسدِ اطہر ہے کہ اگر دونوں جہانوں کو ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور ان کا جسم مبارک دوسرے پلڑے میں، تو ان کا جسم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبارک دونوں جہانوں سے زیادہ وزنی اور قیمتی رہے گا۔

سُبحان اللہ ما اکملک مَا احسنک مَا اجملک

کِتھے مہر علی کِتھے تیری ثنا گُستاخ اکھیاں کِتھے جا اڑیاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حبِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پچھلے خطبے میں مقام رسالت بیان ہوا مقصود یہ تھا کہ ان کی معرفت حاصل ہو ان کے مقام کی عظمتوں اور رفعتوں کا کچھ ادراک ہو۔ جب تک ان کی ذات کی معرفت حاصل نہ ہو۔ ان سے ایسی شدید محبت کا پیدا ہونا ممکن نہیں کہ تمام رشتوں ناطوں اور تمام علاقوں اور رابطوں سے یہ رابطہ عزیز تر ہو جائے جو محبت ان کی ذات کی معرفت کے بغیر ہوگی کچی اور بے بنیاد ہوگی اور جو اطاعت ان کی ذات سے محبت کے بغیر ہوگی پھیکی اور بے لذت ہوگی۔

جب تک تمام کائنات، تمام موجودات سے حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات عزیز تر نہ ہو جائے ایمان ناقص اور ادھورا ہے۔

قرآن مجید میں ہے:

قل ان کان آباؤکم وابناؤکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال نِ اقترفتموها وتجارة تخشون کسادها و مساکن ترضونها احب الیکم من اللہ ورسوله وجهاد فی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبیلہ، فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ واللہ لا یھدی القوم الفسقین (التوبہ: ۲۴)

آپ کہہ دیجیے تمہارے باپ دادا اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہاری برادری اور یہ مال جو تم نے کما رکھا ہے اور یہ تجارت جس کے مندا پڑ جانے کا تمہیں کھٹکا لگا رہتا ہے اور یہ بود و باش کی جگہیں تمہیں بھلی معلوم ہوتی ہیں، اگر اللہ اور اس کے رسول سے تمہیں محبوب تر ہیں اور اس کی راہ میں جہاد سے تمہیں عزیز تر ہیں، تو تم انتظار کرو حتیٰ کہ اللہ اپنے حکم کو نافذ کر دے اور اللہ سرکشوں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔

صحابہ کرام جن کے سینوں پر انوار رسالت براہ راست پڑتے تھے، اس آیت کی تفسیر مجسّم تھے۔ انہوں نے اپنا گھر بار، اپنا مال و منال، اپنا سب کچھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر لٹا دیا۔

صدیق اکبرؓ کو دیکھیے۔ ابھی اسلام کا آغاز تھا۔ صرف اڑتیس آدمی مسلمان ہوئے تھے۔ مکے کی بستی کافروں سے بھری ہوئی تھی۔ حضرت ابوبکرؓ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت سے سرشار تھے۔ حضور سے التجا کی کہ مجھے اجازت دیجیے کہ میں لوگوں کو اعلانیہ آپ کی رسالت کی اطلاع دوں اور آپ سے فیضیاب ہونے کی دعوت دوں۔ آپ نے فرمایا اے ابوبکرؓ! ذرا صبر سے کام لو، ابھی ہم تعداد میں کم ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ پر غلبہ حال طاری تھا۔ انہوں نے پھر اصرار کیا۔ حتیٰ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اجازت دے دی۔ حضرت ابوبکرؓ نے بے خوف و خطر لوگوں کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف دعوت دی۔ البدایہ والنہایہ میں حافظ ابن کثیرؒ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھتے ہیں :

فکان اوّل خطیب دعا الی اللہ والی رسولہ

(جلد ۳، صفحہ ۳۰)

(حضورؐ کی بعثت کے بعد حضرت ابوبکرؓ پہلے خطیب ہیں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا۔)

مشرکین مکہ آپ پر ٹوٹ پڑے۔ آپ کو سخت پیٹا اور روندا۔ عتبہ بن ربیعہ نے آپ کے چہرے پر بے تحاشا تھپڑ مارے۔ آپ قبیلہ بنو تیم سے تھے۔ آپ کے قبیلے کے لوگوں کو خبر ہوئی تو وہ دوڑے ہوئے آئے۔ مشرکین سے انہیں چھڑا کر ان کے گھر چھوڑ آئے۔ حضرت ابوبکرؓ بے ہوش تھے اور لوگوں کا خیال تھا کہ وہ جانبر نہ ہو سکیں گے۔ وہ دن بھر بے ہوش رہے۔ جب شام ہوئی تو آپ کو ہوش آیا۔ آپ کے والد ابو قحافہ اور آپ کے قبیلے کے لوگ آپ کے پاس کھڑے تھے۔ ہوش آتے ہی پہلی بات انہوں نے یہ کہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں اور کس حال میں ہیں۔ ان کے قبیلے کے لوگ سخت برہم ہوئے اور انہیں ملامت کیا کہ جس کی وجہ سے یہ ذلت و رسوائی تمہیں اٹھانی پڑی اور یہ مار پیٹ تمہیں برداشت کرنی پڑی ہوش میں آتے ہی تم پھر اسی کا حال پوچھتے ہو۔ ان اندھوں کو کیا خبر تھی کہ ان کی خاطر جو سختیاں جھیلنے میں لذت ہے وہ دنیا داروں کو پھولوں کی سیج پر اور بستر سنجاب پر بھی حاصل نہیں ہوتی۔

اے جفا ہائے تو خوشتر ز وفائے دیگراں

ان کے قبیلے کے لوگ مایوس ہو کر اپنے گھروں کو لوٹ گئے اور ان کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماں ام الخیر سے کہہ گئے کہ جب تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے یہ باز نہ آ جائے اس کا بائیکاٹ کرو اور اسے کھانے پینے کو کچھ نہ دو۔ ماں کی ممتا تھی۔ جی بھر آیا، کھانا لا کر سامنے رکھ دیا اور کہا کہ دن بھر کے بھوکے ہو، کچھ کھا لو۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا:

"فان للّٰہ علیّ ان لا اذوق طعاما ولا اشرب شرابا او آتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔"

ماں: خدا کی قسم میں کھانا نہیں چکھونگا اور پانی کا گھونٹ تک نہ پیوں گا جب تک حضور کی زیارت نہ کروں۔

حضرت عمرؓ کی بہن ام جمیل آ گئیں اور بتایا کہ حضور بخیریت ہیں اور دارِ ارقم میں تشریف فرما ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ زخموں سے چور تھے۔ چلنے کے قابل نہ تھے۔ اپنی ماں کی ٹیک لگا کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ان پر جھک پڑے اور انہیں چوما۔ حضور پر سخت گریہ طاری تھا۔ (جلد ۳ صفحہ ۳)

آپ نے دیکھا کہ صدیق اکبرؓ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت میں اپنے جسم اور اپنی جان کی سب تکلیفیں بھول گئے۔

صحابہ کرام حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کو ترستے تھے آپ نے مرض الموت میں جب پردہ اٹھا کر دیکھا اور صحابہ کرام کو نماز کی حالت میں دیکھ کر مسکرائے تو صحابہ کرام میں مسرت کی لہر دوڑ گئی، خشوعِ نماز میں خلل پڑنے لگا۔

فرض و سنت تماشائے تو از یاد م رفت

پردہ بر روئے فگن یا زمن ایماں مطلب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت انسؓ فرماتے ہیں :

كان وجهه ورقة مصحف (بخاری ن اول صفحہ ۹۳)

ان کا چہرہ یوں روشن تھا جیسے قرآن کا ورق ہوتا ہے۔

ما نظرنا منظرا كان اعجب الينا من وجهه النبی صلی الله عليه وسلم حين وضح لنا ۔ (بخاری جلد اول ، صفحہ ۹۴)

ہم نے حضور کے مکھڑے سے زیادہ حسین منظر نہیں دیکھا ہے۔

کچھ عاشقان رسول ایسے بھی تھے جن کو اپنی آنکھیں محض اس لیے عزیز تھیں کہ ان سے حضور کی زیارت ہوتی تھی۔

نازم بچشم خود کہ جمالِ تو دیدہ است

ایک صحابی کی آنکھیں جاتی رہیں۔ لوگ عیادت کو آئے تو کہنے لگے : یہ آنکھیں تو مجھے اس لیے عزیز تھیں کہ ان سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی زیارت ہوتی تھی۔ جب وہی نہ رہے ، تو اب ان آنکھوں کے جانے کا غم کیا ہے۔

(الادب المفرد ، باب العبادۃ من)

کچھ صحابہ ایسے بھی تھے جنہوں نے روزروز کا جھگڑا ہی چکا دیا تھا۔ زندگی کا سب کاروبار چھوڑ کر آپ کی خدمت ہی کے لیے وقف ہو گئے تھے۔

مصلحت دیدِ من آنست کہ یاراں ہمہ کار
بگزارند و خمِ طرّۂ یارے گیرند

میری نظر میں تو مصلحت کی بات یہی ہے کہ یار لوگ سب کام چھوڑ دیں اور اس یار کی زُلف کو تھامیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت بلالؓ کو یہ سعادت نصیب ہوئی۔ آپ کی خدمت کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دیا۔ آپ کے گھر کا سب کام کاج حضرت بلالؓ ہی کرتے تھے۔ دُنیا کے سب دھندوں کو خیر باد کہہ چکے تھے۔

شادہ ایم بارِ جہاں بردل ضعیف

ایں کار و بار بستہ بہ یکسو نہادہ ایم

ہم نے دنیا کے دھندوں کا بوجھ ناتواں دل پر نہیں ڈالا۔ یہ کاروبار باندھ کر ایک طرف رکھ دیا ہے۔

دن رات اگر کوئی غم تھا تو یہی کہ ان کی چاکری کا حق ادا ہو۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی محبت کا یہ عالم تھا کہ جب بھی آپ سفر کے تشریف لے جاتے، ساتھ ہو لیتے۔ آپ کو جوتیاں پہناتے، آپ کی جوتیاں اتارتے، سفر میں آپ کا بچھونا، مسواک، جوتا اور وضو کا پانی ان ہی کے پاس ہوتا تھا۔ اسی لیے آپ کو صاحبِ سواد رسول اللہ کہتے تھے، یعنی حضور کے میر سامان تھے۔

حضرت ربیعہ اسلمی سارا دن آپ ہی کی خدمت میں رہتے تھے۔ جب آپ عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر کاشانہ نبوت میں تشریف لے جاتے، تو آپ باہر دروازے پر بیٹھے رہتے کہ شاید آپ کو کوئی کام پڑے اور میرے جاگ جاگ اٹھیں اور حضور کی خدمت کی سعادت نصیب ہو جائے۔

ایک دن حضور نے ربیعہ سے فرمایا: ربیعہ تم شادی کیوں نہیں کرتے؟ کہنے لگے: شادی کی تو یا رسول اللہ! آپ کا آستانہ مجھ سے چھوٹ جائیگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر حضور نے بار بار اصرار سے کہا اور وہ مجبور ہو گئے۔ (طبقات ابن سعد)
حضرت عقبہؓ بن عامر آپ کے مستقل خدمت گزار تھے۔ آپ سفر پر جاتے تو پیدل آپ کے ساتھ ساتھ چلتے اور آپ کی اونٹنی ہانکتے تھے۔
حضرت انسؓ بن مالک کو ان کی والدہ حضور اقدس کی خدمت کے لیے بچپن ہی میں وقف کر گئی تھیں۔ حضرت ابوہریرہؓ بھی بارگاہِ رسالت میں ہمیشہ حاضر رہتے۔

وہ گل تنہا گل جیسے تری محفل میں بار نہ تھا
وہ شمع شمع تھی جو تری انجمن میں تھی

عشق و شیفتگی کی یہی کیفیت تھی جس کی وجہ سے وہ اللہ اور اس کے رسول کی خاطر سخت سے سخت مصیبتیں جھیلتے رہے۔ وہ صرف مصیبتیں جھیلتے ہی نہ تھے بلکہ ان مصیبتوں میں ایک لذت اور سرور محسوس کرتے تھے۔ محبت کا یہ جذبہ ان میں ایسی سرشاری پیدا کرتا تھا کہ جسم کی کوئی کلفت اور ذہن کی کوئی اذیت انہیں محسوس ہی نہیں ہوتی تھی۔ صحابہ میں ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی تھی جن کی عمر اتنی نہ ہوئی کہ وہ اسلام کی غربت کے ساتھ اسلام کے عروج و اقبال کا زمانہ بھی دیکھتے اور عدیؓ بن حاتم کی طرح کہہ سکتے "کنت فی من افتتح کنوز کسریٰ" ۔۔۔ میں ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے کسریٰ کے خزانوں کو کھولا۔ تاہم جب دنیا سے گئے تو اس عالم میں گئے کہ ان سے زیادہ عیش و خوشحالی میں شاید ہی کسی نے دنیا چھوڑی ہو۔
بدر و اُحد کے شہیدوں کا حال پڑھو۔ ایمان لانے کے بعد جو کچھ بھی ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے حصے میں آیا وہ دن رات کی کاوشوں اور مصیبتوں کے سوا کیا تھا؟ وہ اسلام کی فتحیابیوں اور کامرانیوں سے پہلے ہی دشمنوں کی تیغ و سناں سے چور میدانِ جنگ میں قدم توڑ رہے تھے۔ مگر دیکھو کہ پھر بھی ان کے دل کی شادمانیوں کا کیا حال تھا۔

جنگِ اُحد میں سعدؓ بن ربیع کو لوگوں نے دیکھا کہ زخمیوں میں پڑے دم توڑ رہے ہیں، پُوچھا: کوئی وصیت اگر کرنی چاہتے ہو تو کر دو۔ کہا: اللہ کے رسول کو میرا اسلام پہنچا دینا اور میری قوم سے کہہ دینا کہ حضورؐ پر اپنی جانیں نثار کرتے رہیں۔

عمارہؓ بن زیاد زخموں سے چور جاں کنی کی حالت میں تھے کہ خود حضورؐ سرہانے پہنچ گئے اور عمارہؓ کے بھاگ جاگ اُٹھے۔ فرمایا: "عمارہؓ! کوئی آرزو ہو تو کہو" عمارہؓ نے اپنا زخمی جسم گھسیٹ کر آپ کے قریب کر دیا اور اپنا سر آپ کے قدموں پر رکھ دیا کہ اگر کوئی آرزو ہے تو یہی ہے۔

منم و ہمیں تمنا کہ بوقتِ جاں سپردن
بہ رخِ تو دیدہ باشم، تو درون دیدہ باشی

(میں ہوں اور یہ آرزو ہے کہ جان نکلتے وقت تیرے چہرے پر میری نظریں جمی ہوئی ہوں اور میری نظروں میں تیرے سوا کچھ نہ ہو)

اور اس سے بھی زیادہ حسبِ حال بات ایک شاعر نے کہی۔

بچہ ناز رفتہ باشد زجہاں نیاز مندے
کہ بوقت جاں سپردن بسرش رسیدہ باشی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(وہ تیرا نیاز مند کس نازسے دنیا سے گیا ہوگا کہ جب وہ دنیا
سے جا رہا تھا، تو اس کے سرہانے پہنچ گیا تھا۔)

عورتوں تک کا یہ حال تھا کہ یہ یک وقت انہیں ان کے شوہر، بھائی اور باپ کے شہید ہو جانے کی خبر سنائی جاتی تھی اور وہ کہتی تھیں یہ تو ہوا، مگر بتلاؤ اللہ کے رسولؐ کا کیا حال ہے؟ پھر جب حضورؐ کے چہرۂ انور پر نظر پڑتی تو وجد میں آکر پکار اٹھتی تھیں۔ كُلّ مصيبة بعدك جلل۔ آپ کے ہوتے ہوئے ہر مصیبت ہیچ معلوم ہوتی ہے۔

من و دل گر فنا شدیم چہ باک
غرض اندر میان سلامت اوست

(میں اور میرا دل دادر سب کچھ، اگر فنا ہو جائے تو کیا غم ہے۔
مقصد تو یہ ہے کہ وہ سلامت رہیں)

اے افرادِ ملّت اسلامیہ! تم نے ان کی ولادت کا دن بڑی دھوم سے منایا، تم نے بازاروں اور دکانوں کو سجایا۔ تم نے عمارتوں کو آراستہ کیا، تم نے جگمگاتی ہوئی روشنیوں سے ہر شہر کو بقعۂ نور بنا دیا۔ جب وہ رات بیت گئی اور صبح نے طباشیر بکھیری، تو سب روشنیاں بجھ گئیں۔

یا شب کو دیکھتے تھے کہ ہر گوشۂ بساط
دامانِ باغبان و کفِ گل فروش ہے
یا صبحدم جو دیکھیے آکر تو بزم میں
نے وہ سرور و سوز، نہ جوش و خروش ہے
داغِ فراقِ صحبتِ شب کی جلی ہوئی
اک شمع رہ گئی ہے سو وہ بھی خموش ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ غریب عوام جو دن بھر اپنے اپنے محلوں میں جھنڈیاں لگاتے رہتے۔ یہ حضور سے اپنی محبت و عقیدت کا اظہار کر رہے تھے۔ تم کسی انسان کا یوم ولادت اس دھوم دھام اور اس جوش و خروش سے نہیں مناتے۔ تم ان کے سوا کسی کی خاطر اتنی قندیلیں اور شمعیں نہیں جلاتے۔ مجھے تمہارے اس جذبے پر پیار آتا ہے۔ وہ تمام انسان جن کے جی میں ان کی محبت کا ایک ذرہ بھی ہے وہ جہاں بھی ہیں، پورب میں ہیں یا پچھم میں، میری آنکھوں میں ان کے لیے حیا ہے۔ میرے جی میں ان کا لحاظ ہے۔

باں گروہ کہ از ساغرِ وفا مستند
سلام ما برسانید ھر کجا ہستند

(وہ لوگ جو وفا کے نشہ سے سرشار ہیں، وہ جہاں بھی ہیں ہمارا سلام انہیں پہنچا دو)

تمہارا یہ جذبہ قابلِ تحسین ہے۔ یہ اِک متاعِ بے بہا ہے۔ یہ جذبہ ایک قوت ہے۔ اس کی مثال بھاپ کی سی ہے۔ اگر صحیح راہوں پر اسے ڈال دو، تو وہ تعمیر اور منفعت کا باعث اور اگر غلط راہوں پر ڈال دو تو یہی جذبہ تخریب اور تباہی کا سبب ہوتا ہے۔ اے کاش! تم اسے واضح اور متعین راہوں پر ڈالو۔ تم نے ان روشنیوں اور جھنڈیوں پر لاکھوں کی رقم پھونک ڈالی ہے۔ تم نے اس رحمۃ للعالمینؐ کا دن منایا جو غریبوں، مسکینوں، یتیموں، بیواؤں اور رلادا رتوں پر ابرِ رحمت بن کر برستا تھا۔ تم نے دیکھا کہ ان روشنیوں کے سائے میں ہمارے بھوک کے ننگے بھائی اور ہماری چیتھڑوں اور دھجیوں میں لپٹی ہوئی مائیں اور بہنیں

www.KitaboSunnat.com

سسکتی ہی رہیں اتڑپتی ہی رہیں۔ تم نے دیکھا کہ یہ روشنیاں کسی درد کا درماں نہ ہو سکیں۔ ملت اسلامیہ کا وجود ناسوروں سے بھر گیا ہے۔ آہ! یہ روشنیاں ملتِ اسلامیہ کے کسی ناسور کا پھاہا نہ بن سکیں۔ تم نے لاکھوں کی رقم پھونک ڈالی اور وہ ناسور رستے ہی رہے۔

اے ملتِ اسلامیہ کے دولت مندو! تم نے اس رحمۃ للعالمینؐ کا دن منانا ہے تو اپنی دولت کو ملت کے غریبوں مسکینوں کی خوشحالی اور بہبود پر صرف کرو، ان کے لیے وسائلِ معاش مہیا کرنے پر خرچ کرو۔

تم نے اس ذاتِ اقدس کا دن منایا، جس نے کہا تھا من ترك الصلوٰة متعمداً فقد کفر۔ جس نے نماز جان بوجھ کر چھوڑی۔ اس نے میری اطاعت سے انکار کیا۔ تم میں سے بعض ان کا دن منانے میں یوں مگن ہوئے کہ جلسہ و جلوس کے ہنگامے میں تم نے ان کا ہر حکم ٹھکرا دیا اور نمازوں کو خیرباد کہا۔ تم نے اس ذاتِ گرامی کا دن منایا جس کی دعا تھی۔ اللّٰھم اجعل فی قلبی نوراً۔ اللّٰھم اعظم لی نوراً۔ اے اللہ! میرے دل کو منور کر دے۔ اے اللہ! نور سے میرا حصہ زیادہ کر دے۔

خدارا مجھے بتلاؤ کہ اس رونق اور چہل پہل سے کیا حاصل کیا جب کہ تمہارے دلوں کی دنیا اجڑی ہوئی ہے اور تمہاری روح پر موت کی افسردگی چھا گئی ہے۔ یہ قندیلیں، یہ شمعیں، یہ روشنیاں جو تمہارے آس پاس پھیلی ہوئی تھیں، ان کو جلانے سے کیا ہوتا ہے جب کہ تمہارے سینوں کے ظلمکدوں میں تاریکیوں کا سناٹا چھایا ہوا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ سرورِ دنیا و دیں، وہ سید الاولین و سید الآخرین، وہ حبیبِ رب العالمین
آہ! ہم ان کے دامن سے وابستہ ہونے کے قابل ہی نہ تھے۔ ہمارا وجود اس ذاتِ اطہر کے لیے ایک بدنما داغ ہے۔ ان کی ذاتِ گرامی کے لیے ہم سراپا ننگ و عار ہیں۔

وجودک ذنب لایقاس بہ ذنب

ان کا دن منانا ہے تو دل کی شمع روشن کرو۔ اپنے سینے کو نورِ الٰہی سے اجالو۔ دل کی یہ تاریکیاں چھٹنے والی نہیں جب تک تم اس داعیاً الی اللہ و سراجاً منیراً کی پیروی نہ کرو۔ تم ان سے اللہ کی معرفت اور محبت حاصل کرو۔ تم ان سے ذوقِ عبادت حاصل کرو۔ تم ان سے مخلوقِ الٰہی پر ابرِ رحمت بن کر برسنا سیکھو تم ان کے محاسن، ان کے شمائل اپنالو، تاکہ اس رحمۃ للعالمین کے دامن سے وابستہ ہونے کے قابل ہو سکو۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خاتم النبیین و سید المرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتباعِ حضورِ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ساتھیو! پہلی منزل معرفت کی ہے۔ آپ کے محاسن اور شمائل کی معرفت، آپ کے فضائل اور مراتب کی معرفت، آپ کی عظمتوں کی معرفت، آپ کی رعنائیوں کی معرفت، آپ کی عبقریت کی معرفت۔

جتنی معرفت زیادہ ہوگی، محبت اسی قدر مستحکم اور پائیدار ہوگی اور محبت جس قدر پائیدار اور شدید ہوگی، اطاعت اسی قدر مستحکم بنیادوں پر قائم ہوگی۔ اگر آپ کی ذاتِ گرامی کی صحیح معرفت حاصل نہ ہو تو اُن سے محبت بھی کچی اور ناپائیدار ہوگی اور محبت ناپائیدار ہو تو اطاعت پھیکی اور بے لذت ہوگی۔ معرفت اور محبت کے بغیر اطاعت ایک جھگڑا ہے جو ربڑ ربڑ کرنا ہوا چلتا ہے۔ اطاعت میں جان محبت اور معرفت سے پڑتی ہے اور اصل مقصود اطاعت ہی ہے۔ اگر ان کی معرفت اور محبت سے ان کی اطاعت حاصل نہ ہوئی تو اصل مقصد فوت ہوگیا۔ اصل مقصد ان کے محاسن کو اپنانا ہے، ان کی خوبیوں کو اختیار کرنا ہے۔ ان کے نقشِ قدم پر چلنا ہے۔ ان کی پیروی کرنا اور ان کا کہا ماننا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان المحبّ لِمَن يُحب يطيع

چونکہ مقصود اطاعت ہی تھا۔ اس لیے قرآن نے زور بھی زیادہ اطاعت پر ہی دیا ہے۔ اطاعتِ رسولؐ کی تاکید بار بار کی جہاں اللہ کی اطاعت کا ذکر کیا، اطاعتِ رسولؐ کا ذکر بھی ساتھ ہی کیا۔ من یطع اللہ و رسولہ اور اطیعوا اللہ کہا تو ساتھ اطیعوا الرسول بھی کہا۔

سورۂ نساء میں فرمایا:

یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم فان تنازعتم فی شئٍ فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہِ والیومِ الآخرِ ذالک خیرٌ واحسنُ تاویلا (نساء: ۵۹)

(اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور پیغمبر کی اطاعت کرو اور تم میں سے جو ارباب حکومت ہیں ان کا کہا مانو۔ اگر کسی بارے میں ارباب حکومت سے تمہارا جھگڑا ہو، تو اس بات کو اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف لوٹاؤ۔ اگر تم اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو یہ تمہارے لیے اچھا ہے اور انجام کار کے اعتبار سے بھی تمہارے لیے بہتر ہے۔)

اس آیت میں دیکھیے اطیعوا اللہ کے بعد اطیعوا کا فعل دوبارہ لایا گیا تاکہ اطاعت رسولؐ کی اہمیت اجاگر ہو اور یہ واضح ہو کہ ان کی اطاعت مستقل بالذات ہے اور اولی الامر سے پہلے اطیعوا کی تکرار نہ کی کہ وہ اطاعت مستقل بالذات نہ تھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اربابِ حکومت سے اختلاف بھی ہو سکتا ہے۔ فرمایا اگر کسی بارے میں اربابِ حکومت سے اختلاف ہو جائے تو معاملے کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹا دو۔

دوسری جگہ وضاحت سے کہا:

ما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا (الحشر:۷)

جو حکم بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کو دیں، اسے قبول کرو اور جس بات سے آپ کو روکیں اس سے رک جایا کرو۔

اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحیح معرفت حاصل ہو جائے اور حبِ رسول کا وہ مقام حاصل ہو جائے، جہاں ان کی ذات اپنے آپ سے، اپنے بچوں سے، اپنے گھر والوں سے اور تمام انسانوں سے عزیز تر ہو جاتی ہے، تو پھر ان کے اوامر اور نواہی پر ذہن میں استفہامیہ نشانات نہیں ابھرتے۔ ان کا حکم سن کر یہ سوال ذہن میں نہیں ابھرتا کہ آخر یہ حکم کیوں دیا اور اس حکم میں کوئی حکمت ہے بھی کہ نہیں۔ یہ یقین ہوتا ہے کہ آپ نے ہر بات علی وجہ البصیرت کہی اور اس رحمۃ للعالمین کا ہر حکم سراسر خیر ہے اور جس بات سے آپ نے روک دیا، اس میں کوئی خیر، کوئی بھلائی نہیں ہو سکتی۔ یہ ایمانِ کامل کی نشانی ہے کہ ان کے ہر حکم پر بلا چون و چرا عمل کرنے کو جی چاہتا ہے

ہے یہ طریقِ عاشقی چاہیے اس میں بے خودی
اس میں چنیں چناں کہاں، اس میں اگر مگر کہاں

یہ جی میں چنیں چناں اور اگر مگر کا پیدا ہونا، معرفت اور محبت کے نقص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی دلیل ہے۔ اگر ان کی سچی تعظیم جی میں ہو، تو ان کی بات سنتے ہی اس پر عمل پیرا ہوں۔

آخر یہ کیا بات ہے کہ تعزیراتِ پاکستان میں جن باتوں کو جرم قرار دیا گیا ہے ہم ان سے باز رہتے ہیں، ان دفعات کی لِم یا علّت ہمیں معلوم ہو یا نہ ہو! ہم کبھی نہ نہیں کہتے کہ پہلے اس دفعہ کی علّت بیان کیجئے اور جب تک اس حکم کی علّت سمجھ میں نہ آئے ہم اس کی تعمیل نہیں کریں گے۔ حکومت نے جن باتوں کو جرم ٹھہرا دیا ہے ہم ان سے اس لیے باز رہتے ہیں کہ ہمیں سزا کا یقین ہوتا ہے شریعتِ الٰہیہ کے اوامر اور نواہی ہیں جو ہم ردّ و قدح کرتے ہیں اور یہ جو طبیعت میں چنیں چناں اور اگر مگر پیدا ہوتا ہے۔ تو اس لیے کہ اللہ کی جزا اور سزا پر ہمارا ایمان ناقص ہے۔

فرمایا: من يطع الرسول فقد اطاع الله (النساء: ۸۰)

یعنی حضور کی اطاعت عین اطاعتِ الٰہی ہے۔

ان کی محض اطاعت ہی مطلوب نہیں، روح کی گہرائیوں اور دل و دماغ کی ہم آہنگی کے ساتھ اطاعت مطلوب ہے۔

فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لا يجدوا في انفسهم حرجا مما قضيت ويسلموا تسليما۔

(النساء: ۶۵)

آپ کے پروردگار کی قسم! یعنی اس ذات کی قسم جو آپ کو عدم سے وجود میں لایا اور بتدریج ارتقائی منازل سے گزار کر جس نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کو حدِ کمال تک پہنچا دیا، وہ مومن نہیں ہو سکتے جب تک وہ اپنے ہر باہمی جھگڑے میں آپ کو حکم نہ ٹھہرالیں۔ پھر آپ کے فیصلے پر وہ ذرا بھی دلگیر نہ ہوں اور آپ کے فیصلے کو دل و جان سے قبول نہ کرلیں۔

پس خیر و شر کی حقیقت ان ہی سے معلوم کرو۔ قربِ الٰہی کا راستہ ان ہی سے پوچھو۔ ان سے ہٹ کر سب گمراہی، سب ضلالت۔ ان کے بتائے ہوئے طریق سے ہٹ کر تم ہزار ذکر کرو۔ فکر کرو۔ مراقبے کرو۔ ریاضتیں کرو۔ چلّے کاٹو، سب ضلالت۔

عاملۃ ناصبۃ۔ تصلیٰ ناراً حامیہ

بڑی بڑی ریاضتیں کرنے والوں کو دہکتی ہوئی آگ میں جھونک دیا جائیگا۔

وہ شیخ جو شریعت کا اتباع نہیں کرتا ہے اور تمہیں شریعت سے ہٹ کر مَن گھڑت وظیفے بتلاتا ہے اور تم سے ایسی باتوں کا تقاضا کرتا ہے جن کا ثبوت حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام سے نہیں ملتا، وہ خود بھی گمراہ ہے اور تمہیں بھی گمراہ کر رہا ہے۔ خذوا فاخلوا فویلٌ لھم ولا تتباعھم۔ شیخ وہی ہے جو تمہارا رُخ اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف پھیر دے۔ شیخ وہی ہے جو تمہیں حضورؐ کے قریب کر دے۔ جو تمہیں اتباعِ رسولؐ پر لگا کرے۔ جو حضورؐ میں فنا ہونے کا ڈھنگ تمہیں سکھائے۔ وہ شیخ جو تمہیں اپنی پرستش پر اکساتا ہے، وہ انانیت کے سانپ اپنے سینے میں پال رہا ہے۔ تزکیۂ نفس کی پہلی منزل سے بھی وہ ابھی نہیں گزرا۔ عامۃ المسلمین اس سے ہزار درجہ بہتر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ ان میں یہ انانیت اور کبر تو نہیں ہوتا ہے۔ وہ خدا اور رسولؐ کے نام پر لوگوں سے اپنی پوجا تو نہیں کرواتے ہیں۔

یہ عذر قیامت میں قبول نہ ہوگا کہ ہمارے شیخ یا مولوی نے ہمیں سنتِ نبوی سے ہٹی ہوئی راہ پر چلا دیا تھا۔

یوم تقلب وجوھھم فی النار یقولون یا لیتنا اطعنا اللہ و اطعنا الرسولا وقالوا ربنا انا اطعنا سادتنا وکبراءنا فاضلونا السبیلا۔ ربنا آتھم ضعفین من العذاب والعنھم لعناً کبیراً۔

(الاحزاب : ۶۶)

(جس روز ان کے چہروں کو آگ پر الٹ پلٹ کیا جائے گا۔ وہ کہیں گے، اے کاش ہم اللہ کا کہا مانتے۔ اے کاش ہم حضورؐ کا کہا مانتے اور وہ کہیں گے، اے ہمارے رب! ہم نے اپنے مشائخ اور اکابر کی اندھی اطاعت کی اور انہوں نے ہمیں گمراہ کیا۔ اے ہمارے رب! ان کو دوگنا عذاب دے اور ان پر سخت پھٹکار برسا۔)

پس ہر کام کرنے سے پہلے، ہر عبادت اور ریاضت کرنے سے پہلے، ہر صدقہ و خیرات دینے سے پہلے یہ دیکھ لیا کرو کہ اس کا کتاب و سنّت میں ثبوت ملتا ہے کہ نہیں۔ ان کی پیروی میں، ان کے بتائے ہوئے طریق پر رہنا و آرام کرنا، اس عبادت اور ریاضت سے ہزار درجہ بہتر ہے جو تم ان کی راہ سے منحرف ہو کر کرو۔ ان کے اتّباع میں اللہ کی نعمتوں سے لطف اندوز ہونا ہزار درجہ افضل ہے، اس خلوت و اعتکاف سے جو ان کی راہ سے منحرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو کر تم کرو۔

صحیحین کی حدیث ہے۔ تین آدمی اُمہات المؤمنین کے پاس آئے اور آپ کی عبادت کا حال ان سے پوچھا جب انہیں حضور کی عبادت کا حال بتایا گیا تو انہوں نے اسے کم خیال کیا اور کہنے لگے۔ کہاں ہم اور کہاں حضور کا مقام۔ اللہ نے ان کے اگلے پچھلے گناہوں کو بخش دیا ہے۔ ان میں سے ایک نے کہا: میں رات بھر نماز پڑھا کروں گا اور سوؤں گا نہیں۔ دوسرے نے کہا: میں صائم الدہر ہو جاؤں گا اور کسی روز بھی ناغہ نہ کروں گا۔ تیسرے نے کہا: میں زندگی بھر شادی نہ کروں گا اور عورتوں سے الگ تھلگ رہوں گا۔ اتنے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے۔ ان کی باتیں سن کر فرمایا:

اما واللہ انی لاخشاکم للہ و اتقاکم لہ لکنی اصوم وافطر واصلی وارقد واتزوج النساء فمن رغب عن سنتی فلیس منی۔
(مسلم۔ جلد اوّل۔ صفحہ ۴۴۹)

خدا کی قسم! میں تم سب سے زیادہ اللہ کی خشیت اور تقویٰ رکھتا ہوں مگر میں روزے بھی رکھتا ہوں اور چھوڑ بھی دیتا ہوں۔ میں نماز بھی پڑھتا ہوں اور سو بھی رہتا ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں پس جو میری سنت سے روگرداں ہوا، وہ مجھ سے نہیں ہے۔

روزہ رکھنا مقام صبر ہے اور اس کی نعمتوں سے لطف اندوز ہونا مقام شکر ہے۔ نماز مقام صبر ہے اور نیند مقام شکر ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقامِ صبر اور مقامِ شکر کے سنگم ہیں۔ وہ مجمع البحرین ہیں اور نعتِ محمدیؐ مقامِ صبر اور مقامِ شکر کی جامع ہے۔ یہ جو میں کہہ رہا تھا کہ ان کے بتائے ہوئے طریق پر سو رہنا اور آرام کرنا، اس عبادت اور ریاضت سے ہزار درجہ افضل ہے جو ان کی راہ سے منحرف ہو کر کی جائے، جذبات کی رو میں بہہ کر نہیں کہہ رہا تھا بلکہ اس حدیث کی روشنی میں کہہ رہا تھا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چلہ کشی اور کثرتِ عبادت کے پیمانے سے کسی کی ولایت کو ماپنا غلط ہے۔ ریاضتِ شاقہ ولایت کی دلیل نہیں۔ ولایت کی کسوٹی فقط ایک اور وہ محمد رسول اللہ کی غلامی۔

پھر یاد رکھو کہ کشف بھی ولایت کی دلیل نہیں۔ میں کشف کا منکر نہیں۔ بعض صحابہ کو کشف ہوتا تھا، بعض تابعین کو کشف ہوتا تھا۔ اولیاء کی چودہ سو سال کی تاریخ گواہی دیتی ہے کہ بعض اولیاء کو کشف ہوتا تھا۔ وہ شخص روحانی اعتبار سے اندھا ہے جو کشف سے انکار کرتا ہے۔

اسیدؓ بن حضیر صحابی سورۂ بقرہ پڑھ رہے تھے تو انہوں نے دیکھا کہ ایک سائبان میں چراغ ہیں جو نیچے اُتر رہے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: تلك الملائكة دنت لصوتك۔ یہ فرشتے تھے جو تیری آواز سن کر قریب آ گئے تھے۔ (مسلم، جلد اوّل ۔ ۲۶۹)

کیا فرشتے اُسیدؓ بن حضیر پر منکشف نہ ہوئے تھے اور کیا خود حضورِ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات کی گواہی نہ دی تھی۔ پس جو شخص کہتا ہے کہ اولیاء اللہ کو کشف نہیں ہوتا ہے اور نہیں ہو سکتا ہے، وہ حدیثِ رسول اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا منکر ہے۔

حضرت عمرؓ نے ایک لشکر جنگ کے لیے بھیجا تھا، جس پر ساریہ نامی ایک آدمی کو امیر بنایا۔ ایک دن حضرت عمرؓ خطبہ دے رہے تھے کہ وہ یکایک زور زور سے کہنے لگے۔ یاساریۃ الجبل، یاساریۃ الجبل۔ اے ساریہ! پہاڑ کی طرف ہو جاؤ۔

اس لشکر کا ایک قاصد حضرت عمرؓ کے پاس آیا۔ اُس نے حضرت عمرؓ سے کہا: "اے امیر المومنین! ہمیں دشمن سے شکست ہو رہی تھی کہ یکایک ہمیں آواز آئی۔ یاساریۃ الجبل، فاسندنا ظہورنا بالجبل۔ ہم نے پہاڑ سے ٹیک لگا لی۔ جنگ کا پانسہ پلٹ گیا اور اللہ نے دشمن کو شکست دی۔

(مشکوٰۃ۔ جلد ثانی صفحہ ۴۶ بحوالہ بیہقی)

یہ جو حضرت عمرؓ نے منبر سے لشکر کی حالت کو میدانِ جنگ میں دیکھ لیا۔ یہ کشف نہ تھا تو کیا تھا۔ یہ کشف بصری تھا اور یہ جو لشکریوں نے آپ کی آواز سن لی، تو یہ کشف صوتی نہ تھا تو کیا تھا۔ بس کشف سے انکار جہالت ہے۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ کشف اولیاء اللہ کو نہیں ہوتا ہے، ہم تو یہ کہتے ہیں کہ کشف اولیاء اللہ کے سوا اوروں کو بھی ہو سکتا ہے۔

ابن صیاد ایک کاہن تھا جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے زمانے میں ہوا اس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام سے کہا۔ آپ اپنے جی میں کوئی بات چھپائیں میں بوجھوں گا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے اپنے جی میں سورت الدخان کا خیال کیا اور ابنِ صیاد سے کہا میں نے ایک بات اپنے جی میں چھپالی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم بوجھو کیا ہے ؟

ابنِ صیاد نے کہا : "الدّخ الدخ" حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا :

"اخساء فلن تعدو قدرك : تو رسوا ہو، اپنی حد سے آگے نہ بڑھ سکے گا۔

(مسلم۔ جلد ثانی صفحہ ۳۹۰)

جنگ بدر میں مسلمانوں کی مدد کے لیے فرشتے اترے۔ وہ اللہ کے لشکر جن کے بارے میں خدا صحابہ سے خطاب کرکے کہتا ہے : وانزل جنوداً لم تروھا ——— اس نے ایسے لشکر اتارے جو تمہیں نظر نہ آتے تھے ——— اور دوسری جگہ کہا۔ وایدہ بجنود لم تروھا۔ اللہ نے حضور کی مدد کی ایسے لشکروں کے ساتھ جو تمہیں نظر نہیں آتے تھے۔ اور یہ بھی قرآن مجید ہی میں ہے کہ ان فرشتوں کو شیطان نے دیکھا اور کہا : انی اری مالا ترون (انفال) جو کچھ تمہیں نظر نہیں آتا میں دیکھ رہا ہوں۔ صحابہ پر فرشتے منکشف نہ ہوئے اور شیطان پر منکشف ہوئے۔ پھر جب کاہنوں اور شیطانوں کو بھی کشف ہوتا ہے تو کشف ولایت کی دلیل کیوں کر ہوئی اور کشف کو کسی کے تقرب اور بلندی مدارج کی دلیل کیسے ٹھہرا سکتے ہو؟

جیسا کہ سورۂ کہف میں مذکور ہے۔ حضرت خضر کو کشف حضرت موسےٰ سے زیادہ ہوتا تھا مگر سب کا اتفاق ہے کہ حضرت موسیٰ کا مقام بلند تر ہے اور ان کا شمار اولوالعزم پیغمبروں میں ہوتا ہے۔ پس کشف کی زیادتی سے کسی کی ولایت کو ماپنا صریحاً گمراہی ہے۔

اولیاء اللہ کی کرامات کے ہم قائل ہیں۔ بعض اولیاء اللہ سے کرامتوں کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظہور ہوتا ہے۔ حضرت مریم نبی نہ تھیں۔ اولیاء اللہ میں سے تھیں۔
قرآن مجید میں ہے:

کلما دخل علیھا زکریا المحراب وجد عندھا رزقا قال یٰمریم انی لکِ ھذا، قالت ھو من عند اللہ (آل عمران ۳۷)

جب بھی حضرت زکریا حضرت مریم کے پاس آتے، ان کے پاس رزق پاتے۔ حضرت زکریا نے پوچھا "اے مریم! یہ رزق تمہارے پاس کہاں سے آتا ہے۔ انہوں نے کہا یہ اللہ ہی کی طرف سے آتا ہے۔

پھر آپ کے صحابی خبیبؓ بن عدی کو مشرکین مکہ نے گرفتار کر لیا تھا۔ مکے میں وہ اسیر تھے۔ اسیری کی حالت میں ان کے پاس انگور دیکھے گئے۔ حالانکہ انگوروں کا موسم نہ تھا۔ (بخاری، جلد ثانی صفحہ ۵۶۸)

ام ایمنؓ صحابیہ ہجرت کر کے مدینے جا رہی تھیں۔ روزے کی حالت میں تھیں۔ سفر میں زادِ راہ بھی پاس کچھ نہ تھا۔ افطار کا وقت آیا۔ پیاس سے نڈھال ہو رہی تھیں۔ انہوں نے سر پر کسی چیز کو محسوس کیا۔ سر اٹھایا، کیا دیکھتی ہیں کہ ایک ڈول ان کے سر پہ لٹک رہا ہے۔ اس سے پیا حتیٰ کہ سیر ہو گئیں۔

(الطبقات الکبریٰ۔ جلد ۸۔ صفحہ: ۲۲۴)

ایسے بہت سے واقعات ہیں جو صحابہ، تابعین اور اولیاء کرام کے حالات میں ملتے ہیں۔ پس اولیاء اللہ سے کرامتوں کا ظہور ہوتا ہے اور جو اولیاء اللہ کی کرامات کا منکر ہے، وہ کتاب اللہ اور حدیثِ رسول کا منکر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرامت کیا ہے؟ کسی خرقِ عادت کا ظہور یعنی فطرت کے عام معمولات سے ہٹ کر کسی بات کا معرضِ وجود میں آنا۔ ہم تو فقط یہ کہتے ہیں کہ خرقِ عادت بات کا ظہور صرف اولیاء اللہ سے ہی نہیں ہوتا ہے۔ وہ لوگ جو جنات کو مسخر کرتے ہیں اور جن کا تعلق شیاطین سے ہوتا ہے۔ خرقِ عادت باتوں کا ظہور ان سے بھی ہوتا ہے۔ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ الفرقان بین اولیاء الرحمان و اولیاء الشیطان میں لکھتے ہیں:

ومنهم من يطير بهم الجن الى مكه اوبيت المقدس او غيرهما (۷۹) اور ان میں سے کچھ ایسے ہیں جنہیں جنات اُڑا کر مکّہ یا بیت المقدس یا ان کے علاوہ دُوسری جگہوں پر لے جاتے ہیں۔

پھر جب جنات اور شیاطین سے تعلق رکھنے والوں سے بھی خرقِ عادت بات کا ظہور ہوتا ہے تو خرقِ عادت بات کا ظہور ولایت کی دلیل کیونکر ہوا؟ پس خرقِ عادت بات کا ظہور ولایت کی دلیل نہیں۔

تصرّف و تسخیر بھی ولایت کی دلیل نہیں بعض عامل لوگوں کو عملیات کے ذریعے لوگوں کو مسخر کرکے اپنے پیچھے لگا لیتے ہیں۔ کبھی کوئی عامل ذاتی انتقام کے لیے تصرّف کو استعمال کرتا ہے اور اپنے مقام سے گر جاتا ہے اور کبھی لوگوں کے جی میں اپنی محبت ڈالتا ہے اور حبِ جاہ میں مبتلا ہوتا ہے۔ تصرّف اور تسخیر سے انانیت پیدا ہوتی ہے اور وہ ولایت کی راہ میں سب سے بڑا حجاب ہے۔

تو خود حجابِ خودی از میان برخیز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہاں سے تو ہر سالک کو جو باریابی کا شرف چاہتا ہے۔ ایک ہی آواز آتی ہے۔ دع نفسك و تعال۔ اپنے نفس کو چھوڑ دو اور چلے آؤ۔

حضرت الامام عبدالجبار غزنوی رحمۃ اللہ علیہ جوانی میں تسخیر کے مشہور عمل حزب البحر کے عامل تھے۔ ایک دن حجرے میں تشریف فرما تھے۔ ایک مولوی صاحب نے حجرے کو باہر سے مقفل کر دیا۔ حضرت الامام حزب البحر پڑھنے لگے۔ تالا کھٹ سے ٹوٹ گیا۔ مولوی صاحب کو تعجب ہوا اور جا کر حضرت عبداللہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کو سارا ماجرا سنایا۔ انہوں نے کہا: بلاؤ عبدالجبّار کو۔ ان سے پوچھا: عبدالجبار! چہ خواندی؟ عبدالجبار! تم نے کیا پڑھا۔ عرض کیا: حزب البحر خواندم۔ حزب البحر کا عمل پڑھا تھا۔ فرمایا: حزب البحر چیست؟ حزب البحر کیا ہے؟ حضرت الامام نے حزب البحر کی عبارت سنائی:

سَخِّرْ لَنَا كُلَّ بَحْرٍ (ہر سمندر کو ہمارے لیے مسخر کر دے)

سَخِّرْ لَنَا كُلَّ شَيْءٍ (ہر چیز ہمارے لیے مسخر فرما دے)

حضرت عبداللہ غزنویؒ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ فرمایا:

"عبدالجبار! از خدا خدائی میخواہی، بندگی اختیار کن۔"

عبدالجبّار! خدا سے خدائی مانگتے ہو، بندگی اختیار کرو۔

پس تصرف و تسخیر بھی ولایت کی دلیل نہیں۔

ایک سوال یہ بھی ہے کہ کیا دعا کی قبولیت ولایت کی دلیل ہے کہ نہیں، اس میں کیا شک ہے کہ اولیاء اللہ مستجاب الدعوات ہوتے ہیں۔

بخاری شریف کی حدیث ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولایزال عبدی یتقرب الی بالنوافل ... بی یسمع و بی یبصر و بی یبطش و بی یمشی .... ولئن سألنی لاعطینه ولئن استعاذ بی لاعیذنّه (مشکوٰۃ ، جلد اوّل ۔ صفحہ ۱۹۷)

میرا بندہ نفلی عبادت سے مسلسل میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے پھر ایک وقت آتا ہے کہ میرے ساتھ سنتا ہے ، میرے ساتھ دیکھتا ہے ، میرے ساتھ پکڑتا ہے ، میرے ساتھ چلتا ہے ۔ یعنی میری نصرت و اعانت اسے حاصل ہوتی ہے ۔ میرا فضل و کرم اسکے شاملِ حال ہوتا ہے .. اگر وہ مجھ سے مانگے ، تو میں ضرور اسے عطا کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ مانگے تو میں ضرور اسے پناہ دوں گا ۔

مگر وہ خدا ولیوں کا ہی خدا نہیں ہے ۔ وہ مجھ ایسے گنہگاروں کا بھی خدا ہے ۔ حدیث میں آتا ہے ۔ دعوۃ المظلوم مستجابۃ ۔ مظلوم کی دُعا قبول ہوتی ہے اور یہ بھی حدیث شریف میں ہے کہ دعوۃ المضطر مستجابۃ ۔ مضطر کی دُعا جو حالتِ اضطرار میں مانگے قبول ہوتی ہو ۔ جو بھی اس کی بارگاہ میں تڑپتا اور گڑگڑاتا ہے ۔ خدا کی رحمت اسے آغوش میں لے لیتی ہے ۔

اس بارگاہِ صمدیت کا حال تم کیا پوچھتے ہو ۔ شیطان راندہ درگاہ ہو چکا تھا اور اُس نے دُعا مانگی ۔

قال فاھبط منھا فما یکون لک ان تتکبر فیھا فاخرج انک من الصٰغرین ۔ قال انظرنی الی یوم یبعثون ۔ قال انک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من المنظرین۔ (الاعراف ۷: ۱۳: ۱۵)

اللہ نے کہا: تم اپنے مقام سے گر گئے۔ میری بارگاہ سے باہر ہو جاؤ، تمہارا کیا کام کہ میرے سامنے اکڑفوں دکھلاؤ۔ جاؤ تم ذلیل ہوئے۔ عزازیل نے دُعا مانگی اور دُعا بھی اس وقت مانگی جب وہ راندۂ درگاہ ہو چکا تھا۔

اور دُعا بھی اُلٹی مانگی:

کہا، مجھے قیامت تک کی مہلت دو یعنی میں قیامت تک زندہ رہوں تیرے نبی دنیا سے رخصت ہو جائیں۔ تیرے ولی دنیا سے رخصت ہو جائیں اور میں زندہ رہوں۔

فرمایا: جاؤ تمہاری دُعا قبول کی جاتی ہے۔ جاؤ تمہیں مہلت دی جاتی ہے۔

پھر جب شیطان کی دُعا بھی قبول ہوئی اور مظلوم و مضطر کی دعا بھی قبول ہوتی ہے تو دُعا کی قبولیت ولایت کی دلیل کیونکر ہوئی...؟

پس کشف ولایت کی کسوٹی نہیں۔

خرقِ عادت بات کا ظہور ولایت کی دلیل نہیں،

تصرّف و تسخیر ولایت کی دلیل نہیں۔

حتّٰی کہ دُعا کی قبولیّت بھی ولایت کی دلیل نہیں،

ولایت کی دلیل فقط ایک ہے اور وہ محمد رسول اللہ ﷺ کی غلامی۔ جو جتنا انکے قریب ہوا، وہ اتنا بڑا ولی ہوا۔ جو جتنا ان کی ذات اور ان کی سنّت میں فنا ہوا، وہ اتنا ہی مقرب بارگاہِ الٰہی ہوا۔

قُل ان کنتم تحبّون اللہ فا تّبعُونی یحببکم اللہ و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم (آلِ عمران : ۳۱)

آپ کہہ دیجیے اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو۔ اگر تم اس کی ولایت کا دم بھرتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں مقامِ محبوبیت پر سرفراز کرے گا اور اللہ بڑا بخشنے والا اور کرم کرنے والا ہے۔

تم حبیب رب العالمینؐ کا جس قدر روپ دھارو گے اسی قدر خدا کو تم پر پیار آئے گا۔

• اس بات کو پلّے باندھو کہ ولایت اور قربِ الٰہی کے تمام درجات اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت ہی سے حاصل ہوتے ہیں۔

ومن یطع اللہ والرسول فاؤلٰئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولئک رفیقاً (النساء : ۶۹)

جو لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن پر اللہ کی نوازشیں ہیں، یہی لوگ ہیں جنہیں انبیاء کی معیت نصیب ہوتی ہے یہی لوگ ہیں جنہیں صدیقیت اور شہادت کے مقاموں سے نوازا جاتا ہے اور صلحا و اولیاء کے سب درجات و مراتب کا انحصار اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت ہی پر ہے۔

پس ولایت کی کسوٹی فقط ایک ہے اور وہ محمد رسول اللہؐ کی غلامی۔ جو جتنا ان کے قریب ہوا وہ اتنا بڑا ولی ہوا اور اولیاء اللہ تو واجب الادب اور واجب التعظیم ہوتے ہیں۔ جو اولیاء اللہ کا نام ادب سے نہ لے اور روح کی گہرائیوں سے ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تعظیم بجا نہ لائے، وہ بھی کوئی انسان ہے؟ اسے اصطبل میں باندھو۔
کالانعام بل هم اضل۔
ان کی شان میں ادنیٰ سی گستاخی بھی موجبِ حرماں ہے، سُدّۂ مجاری فیض ہے اور یہ بات اس حدیثِ قدسی کی روشنی میں کر رہا ہوں جو صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے:

ومن عادیٰ لی ولیاً فقد آذنتُه بالحرب۔

جو میرے کسی دوست سے دشمنی کرتا ہے، مَیں اس کے ساتھ جنگ کا اعلان کرتا ہوں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ و السلام علی سید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ و اتباعہ اجمعین۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حُبِّ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیّد المرسلین وعلیٰ ذریّتہٖ وعترتہٖ واھلِ بیتہٖ اجمعین۔

حضورِ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی محبت کا تقاضا ہے کہ جو جو انہیں محبوب تھا ہم بھی انہیں چاہیں اور ان سے پیار کریں۔ جن جن سے اُنہیں تعلقِ خاطر تھا ہم بھی ایک قلبی رابطہ ان سے محسوس کریں۔ اور ان کا ادب واحترام، ان کی تعلیم و توقیر جی کی گہرائیوں میں محسوس کریں۔ اگر ہم ایسا محسوس نہیں کرتے تو خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہماری محبّت میں نقص ہے اور ہزار ہم محبِّ رسول ہونے کا دعویٰ کریں، اگر یہ کیفیت نہیں ہے، تو یہ حبِّ رسول محض اِک فریبِ نفس ہے۔ محبوب کی ہر شے عزیز ہوتی ہے۔ وہ لباس جو محبوب پہنتا ہے اور جس میں اس کی خوشبو بسی ہوئی ہوتی ہے، جی کو بھلا معلوم ہوتا ہے۔ ایک عاشق نے کہا:

اے گل بتو خورسندم تو بُوئے کسے داری

اسے پھول اسلئے بھلا معلوم ہوتا ہے کہ اس میں سے یار کی خوشبو آتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس گھر کے در و دیوار پر پیار آتا ہے جس میں محبوب نے زندگی بسر کی ہو۔
قیس عامری کہتا ہے :

امر علی الدیار دیارِ لیلی — اقبلُ ذاالجدار و ذا الجدارا
وماحبُ الدیارِ شغفن قلبی — ولٰکن حُبّ من سکن الدیارا

(مَیں لیلیٰ کے گھروں کے پاس سے گزرتا ہوں کبھی اس دیوار کو چومتا ہوں، کبھی اُس دیوار کو چومتا ہوں۔ کچھ ایسی بات نہیں کہ ان گھروں کے پتھروں اور اینٹوں پر میں ریجھا ہوا ہوں، نہیں یہ تو اس کی محبت کا تقاضا ہے جو ان گھروں میں رہتا تھا)۔

وہ راہیں جن سے یار گزرتا ہے، اُن راہوں پہ پیار آتا ہے۔

وہاں وہاں ابھی رقصاں ہے بوئے عنبر و گل
جہاں جہاں سے چمن میں بہار گزری ہے

قیس عامری کہتا ہے :

مِن آلِ لیلی وایـــن لیلی

لیلیٰ اب کہاں ہے۔ لیلیٰ کے بچوں کے چہروں میں سے لیلیٰ کی جھلک دیکھتا ہوں۔
یہ محبّت کی عام واردات ہیں۔ محبت تو جہاں بھی ہوگی، اس کے برگ و بار یہی ہیں۔ ان کیفیتوں کا حال صحابۂ کرامؓ سے پُوچھو۔ آپؐ کے وضو سے جو پانی بچ جاتا، صحابہ اس پر جھپٹ پڑتے۔ صحابہ اسے تبرکاً اور تیمّناً جسم پر ملتے تھے۔ آپؐ کا لعابِ مبارک

---

[1] نسائی ، کتاب الطہارۃ ، بابُ الانتفاع بفضل الوضوء - صحیح بخاری ، کتاب الوضوء ، باب استعمالِ فضلِ وضوءِ الناس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کے ہاتھوں پر گرتا تھا، آپ حجامت کرواتے، تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عاشقوں کا آپ کے گرد ہجوم ہوتا تھا اور آپ کے بالوں کو سر سے اترتے ہی اچک لیتے تھے[1]

صحابۂ کرام آپ کی ان نشانیوں کو آخرت کا توشہ سمجھتے تھے اور مرنے کے بعد بھی اپنے آپ سے جدا کرنا پسند نہیں کرتے تھے۔ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام جب حضرت انسؓ کے گھر تشریف لاتے، تو ان کی والدہ آپ کے پسینے کو ایک شیشی میں محفوظ کر لیتیں اور اپنے عطر میں ملا لیتی تھیں۔ حضرت انسؓ فوت ہونے لگے تو انہوں نے نصیحت کی کہ میرے لاشے پر حنوط ملو تو اس میں حضور کے پسینے میں بسا ہوا عطر بھی ملا لینا[2]

حضرت معاویہؓ کے پاس آپ کی ایک قمیص، ایک تہبند، ایک چادر اور چند موئے مبارک تھے۔ انہوں نے وفات کے وقت نصیحت کی کہ مجھے ان ہی کپڑوں میں دفناؤ اور یہ موئے مبارک میرے ساتھ رکھو۔

ایک دن حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت اُمِّ سلیم کے گھر تشریف لائے۔ گھر میں ایک مشکیزہ لٹک رہا تھا۔ آپ نے اس کا دہانہ اپنے منہ سے لگایا اور پانی پیا۔ حضرت اُمِّ سلیم نے مشکیزے کا دہانہ کاٹ کر تبرکاً اپنے پاس رکھ لیا تھا کہ میرے آقا کے مقدس ہونٹوں نے اس دہانے کو لمس کیا ہے۔ (طبقات ابن سعد)

ہاں تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ محبوب کی ہر شے عزیز ہوتی ہے۔ اس کی گلیاں

[1] صحیح مسلم کتاب الفضائل۔ باب فی قرب النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

[2] صحیح بخاری۔ کتاب الاستیذان۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عزیز، اس کا آستانہ عزیز، اس کا پیراہن عزیز، اس کی جوتیاں عزیز، اس کا گھرانا عزیز، اس کے خادم عزیز۔

پس اس ذاتِ اطہر و اقدس کی محبت کا ایک بدیہی تقاضا ہے کہ اہل بیت سے محبّت ہو، جیسا کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

احبّونی لحبّ اللہ ، و احبّوا اھل بیتی لحبّی (ترمذی)

(اللہ کی محبّت کی بنا پر مجھ سے محبت کرو اور میری محبّت کی بنا پر میرے گھرانے کے افراد سے محبّت کرو۔)

پھر گھرانا بھی وہ کہ خود خدا آخری صحیفۂ آسمانی میں ان سے خطاب کرتا ہے اور ان کی طہارت اور پاکیزگی کا اعلان کرتا ہے:

انما یرید اللہ لیذھِبَ عنکم الرِّجس اھلَ البیت و یُطہّرکم تطھیرا ۔ (الاحزاب: ۳۳)

(اے پیغمبر کے گھر والو! خدا کو تو بس یہی منظور ہے کہ تم سے ہر طرح کی گندگی دُور کر دے اور تمہیں ایسا پاک صاف کر دے جیسا کہ پاک صاف کرنے کا حق ہوتا ہے۔)

وہ جن کی عظمت اور عزّت کا یہ عالم کہ قرآنِ مجید میں ان پر صلوٰۃ وسلام بھیجنے کا حکم دیا گیا ہو۔ جب یہ آیت نازل ہوئی۔

انّ اللہ وملٰئکتہ یصلّون علی النبی یا ایّھا الذین آمنوا صلّوا علیہ وسلّموا تسلیمًا (الاحزاب: ۵۶)

بلاشبہ اللہ اور اس کے فرشتے پیغمبر پر درود بھیجتے ہیں۔ اے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایمان والو! تم بھی ان پر درود وسلام بھیجو۔)

تو ایک صحابی نے آپ سے دریافت کیا: امرنا اللہ ان نصلّی علیک یا رسول اللہ! فکیف نصلّی علیک۔ اللہ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم آپ پر درود بھیجیں، آپ ہمیں سکھائیں کہ ہم کیسے آپ پر درود بھیجیں۔

آپ نے ارشاد فرمایا، یوں کہو:

اللّٰھم صلِّ علیٰ محمد وعلیٰ آلِ محمد کما صلّیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آلِ ابراھیم انک حمید مجید (صحیح مسلم جلد اوّل)

وہ جن کے مجد و شرف کا یہ مقام کہ حجۃ الوداع کے خطبے میں کتاب اللہ کے ساتھ آپ نے ان کا ذکر کیا۔

انا تارکٌ فیکم الثقلین، کتاب اللہ واھل بیتی (صحیح مسلم)

(میں تم میں دو گرانقدر چیزیں چھوڑ چلا ہوں۔ اللہ کی کتاب اور میرے گھرانے کے افراد)

وہ جن کی فضیلت کعبے کا دروازہ تھام کر آپ نے یوں بیان کی:

الا انّ مثلَ اھل بیتی فیکم مثلُ سفینۃِ نوح، من رکبھا نجا ومن تخلف عنھا ھلک (مسند امام احمد عن ابی ذرؓ)

(دیکھو! میرے اہل بیت کی مثال تم میں کشتیٔ نوح کی سی ہے جو اس میں سوار ہوا وہ بچ گیا۔ جو اس سے دور رہا ہلاک ہوا)

وہ جن کے احترام کو ملحوظ رکھنے کے لیے آپ نے نصیحت فرمائی:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولن يتفرقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیہا (مسند امام احمدؒ)

(کتاب اللہ اور اہل بیت ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے حتیٰ کہ وہ حوضِ کوثر پر میرے پاس پہنچ جائیں گے پس خیال رکھنا کہ میرے بعد تم ان سے کیا سلوک کرتے ہو۔)

بالخصوص حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ سے آپ کو ایک خاص قلبی لگاؤ تھا۔ ان کی پیدائش کے وقت خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے کان میں اذان دی تھی اور اشہد ان لا الہ الا اللہ کی صدا ان کی روح میں اُتاری تھی اور اپنا لعابِ مبارک اُن کے دہن میں ڈالا تھا۔

آپ انہیں چومتے تھے اور سینے سے لگا کر انہیں بھینچتے تھے (مسند امام احمدؒ میں ہے۔ یشمہما الیہ حسنًا وحسینًا۔

وہ لوگ جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار و برکات کی معرفت حاصل ہے، سمجھتے ہیں کہ یہ کیسی سعادتِ عظمیٰ ہے جو حضرت حسنؓ کے حصے میں آئی۔ بارگاہِ رسالت میں جن کی محبوبیت کا یہ عالم کہ آپ فرمائیں:

ھذان ابنای وابنا ابنتی اللھم انی احبھما فاحبھما واحب من یحبھما (ترمذی مع تحفۃ الاحوذیہ صہ ۳۴۶ باب مناقب ابی محمد الحسن بن علیؓ)

حسن اور حسین یہ میرے بیٹے، میری بیٹی کے بیٹے۔ اے اللہ میں ان سے محبت رکھتا ہوں، تو بھی ان کو اپنا محبوب بنا اور جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان سے محبت کرے تو بھی اس سے محبت کر۔)

وہ جن کے بارے میں آپ فرمائیں:

الحسن والحسین سید اشباب اھل الجنۃ (ترمذی)

(حسنؓ اور حسینؓ جنت کے جوانوں کے سردار ہیں)

وہ جن پر آپ کی شفقت کا یہ عالم تھا کہ آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے حضرت حسنؓ اور حسینؓ سرخ قمیصیں پہنے ہوئے آئے اور چلتے ہوئے لڑکھڑا رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اُترے اور دونوں کو گود میں اٹھا لیا۔ پھر فرمایا:

صدق اللہ! انما اموالکم واولادکم فتنۃ۔ نظرت الی ھذین الصبیین یمشیان ویعثران فلم اصبر حتی قطعت حدیثی و رفعتھما۔ (الترمذی وابوداؤد والنسائی)

اللہ تعالیٰ نے سچ کہا ہے۔ تمہارا مال اور تمہاری اولاد آزمائش ہی تو ہیں۔ میں نے ان دونوں بچوں کو دیکھا کہ چلتے ہوئے لڑکھڑا رہے ہیں تو مجھ سے صبر نہ ہو سکا اور اپنی بات قطع کرتے ہوئے میں نے ان کو اُٹھا لیا۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رحلت فرمائی تو حضرت حسینؓ کی عمر پانچ برس اور بعض روایتوں کے مطابق سات برس تھی۔ البدایہ والنہایہ میں ہے:

کان الصدیق یکرمہ ویعظمہ وکذالک عمرؓ و عثمانؓ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(صدیق اکبرؓ حضرت حسینؓ کا احترام کرتے تھے اور ان کی تعظیم بجا لاتے تھے اور یہی حال حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کا تھا)

یہ بیان حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کا ہے جو نہایت محتاط مؤرخ اور بلند پایہ محقق ہیں۔ یہ نہیں کہا کہ حضرت ابوبکرؓ ان سے محبت کرتے تھے، بلکہ یہ کہا کہ اس پانچ سات سال کے بچّے کی تعظیم بجالاتے تھے۔

اسی طرح تمام صحابۂ کرام حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کا غایت درجہ احترام کرتے تھے۔ ایک دن حضرت ابوہریرہؓ امام حسنؓ سے ملے اور کہا کہ ذرا پیٹ کھول لیجیے، جہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے بوسہ دیا تھا، وہیں میں بھی بوسہ دوں گا۔ انہوں نے پیٹ سے کپڑا اٹھا یا اور آپ نے وہیں بوسہ دیا (احمدؒ)

ایک بار بہت سے لوگ مسجد نبوی میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اتفاق سے حضرت حسینؓ آنکلے۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ بن عاص کہنے لگے:

"میں تمہیں بتاؤں کہ زمین پر رہنے والوں میں سے آج آسمان والوں کو کون سب سے زیادہ محبوب ہے۔ یہی جو جا رہا ہے"۔

صحابۂ کرام کو جو محبّت اور عقیدت حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ سے تھی، اس کا سرچشمہ وہی عشق اور والہانہ شیفتگی تھی جو صحابۂ کرام کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی سے تھی۔

اِک بات اس میں پائی تھی شوخیٔ یار کی
ہم نے بھی اپنی جان لڑا دی قضا کے ساتھ

پس جس گھرانے کی محبوبیت کا یہ عالم ہو، اس کی محبّت اور یاد میں جو جیں صبح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ثنا میں بسر ہو جائیں، حاصلِ عمرِ رائیگاں ہیں۔ان کی مدح و توصیف میں جس قدر بھی زبانیں زمزمہ پیرا ہوں کم ہیں۔ان کی یاد رُوح کی پاکیزگی اور دل کی طہارت کا سامان ہے۔

ساتھیو! اپنے حریمِ دل میں جھانک کر دیکھو۔اگر اس میں اہلِ بیت کی محبت اور بالخصوص حسینؓ بن فاطمہؓ کی محبت نہیں پاتے ہو تو تم یقین کرو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمہاری محبت بھی محض فریبِ نفس ہے۔ صحابہ کرام کو دیکھو کہ آپ کا پسینہ، آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی، آپ کے موئے مبارک حتیٰ کہ آپ کا لعابِ دہن بھی انہیں عزیز تھا۔پھر آہ صد ہزار آہ و حرماں اگر تم اپنے سینوں کو حسین بن فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و تعظیم سے خالی پاتے ہو۔یہ بہت بڑی محرومی اور شقاوت ہے۔تم یقین کرو کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت اگر تمہارے رگ و پے میں اُتر جائے تو تم اُن کے غلاموں کے غلاموں کے غلاموں کا بھی ادب کرو۔

آہ! یہ کیسی للّٰہیت کی موت اور ایمان کی جانکنی ہے کہ بعض علماء عین منبرِ رسول پر کھڑے ہو کر اس محبوبِ بارگاہِ رسالت، اس جگر گوشۂ بتول کا ذکر حقارت آمیز لہجے میں کرتے ہیں۔ وہ گھرانا جس سے تم نے فیض حاصل کیا، وہ جن کی جوتیوں کے صدقے میں تمہیں ایمان و اسلام کی معرفت حاصل ہوئی، تم کو کیا ہوا کہ تم ان ہی کی عیب چینیاں کرتے ہو۔پھر اس عیب چینی اور خوردہ گری کے لیے تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے سوا کوئی اور جگہ نہیں ملتی۔پھر تم اپنے لب و لہجہ کو تو دیکھو، یوں محسوس ہوتا ہے جیسے شمر بن ذی الجوشن، یزید اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن زیاد نے اہل بیت کے خلاف مقدمے میں تمہیں اپنا وکیل بنایا ہے۔

حدیث قدسی ہے:

من عادیٰ لی ولیاً فقد آذنتهٗ بالحرب۔

جو میرے کسی ولی سے عداوت رکھتا ہے۔ میں اس کے خلاف جنگ کا اعلان کرتا ہوں۔ حضرت حسین کے ولی اللہ ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے۔ وہ صحابی بھی تھے اور اہل بیت میں سے بھی تھے۔ وہ صرف صحابی ہی نہ تھے، جلیل القدر علماء صحابہ میں سے تھے۔ وہ صرف اہل بیت ہی میں سے نہ تھے، محبوبِ بارگاہِ رسالت تھے۔

پس حضرت حسینؓ کی شان میں گستاخی، ان کی تنقیص، ان کے بارے میں سوء ادب سراسر موجبِ حرماں ہے

از خدا خواہیم توفیقِ ادب
بے ادب محروم ماند از فضلِ رب

ساتھیو! محض تمہارا جی بہلانے کے لیے یا تمہیں خوش کرنے کےلیے تو میں وعظ نہیں کہتا ہوں۔ خدا محض اپنی رضا اور خوشنودی کے لیے وعظ کہنے کی توفیق دے۔ تمہاری رنجش اور تمہاری خوشنودی سے کیا ہوتا ہے۔

از ردّ و از قبول تو فارغ نشستہ ایم
اے آنکہ خوبِ ما نشناسی ز زشتِ ما

وہ بیماریاں جو تم میں اور مجھ میں نہیں ہیں۔ میں ان پر بات کیوں کروں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ ایسا کرنا شغل تضیع اوقات ہو۔ وعظ کہنے کا مقصد تو اصلاحِ حال ہے کبھی مادۂ فاسد کے اخراج کے لیے جرّاحی کا عمل ناگزیر ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ نشتر لگتا ہے تو مریض کو تکلیف ہوتی ہے مگر یہ تکلیف بڑی سُود مند ہے دوستو۔

چمن میں تلخ نوائی مری گوارا کر
کہ زہر بھی کبھی کرتا ہے کارِ تریاقی

فبشر عباد الذین یستمعون القول فیتبعون احسنه

وآخر دعوانا ان الحمد للہ ربّ العالمین و الصلوٰۃ و السلام علی سیّد المرسلین۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمدی انقلاب کے چند خط و خال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسُولِہِ الکریم

وہ انقلاب جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام لائے، اس کی اُبھری ہوئی خصوصیات کیا ہیں؟ اس رُوئے زمین پر جو انقلاب برپا ہُوئے اُن کے تقابلی مطالعہ سے یہ حقیقت واضح ہوجاتی ہے کہ ان میں سے بعض انقلاب محض سیاسی تھے، بعض اقتصادی تھے۔ بعض ثقافتی تھے۔ مگر وہ انقلاب جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے اس رُوئے زمین پر برپا کیا۔ وہ اخلاقی بھی تھا، ثقافتی بھی تھا، سیاسی اور اقتصادی بھی تھا۔ طبیعیاتی (Physical) بھی تھا، مابعدالطبیعیاتی —— (meta physical) بھی تھا۔ لینن اور ماؤ کا انقلاب محض اقتصادی اور سیاسی تھا۔ اخلاقی اور رُوحانی نہ تھا۔ لینن اور ماؤ جدلیاتی مادّیت (Dialectical materialism) کے قائل ہونے کی وجہ سے مابعد الطبیعیات کے سرے سے منکر ہیں۔ پس لینن اور ماؤ کے برپا کیے ہُوئے انقلاب بھی ناقص اور ادھورے ہیں۔ مختلف انقلابوں کے تقابلی مطالعہ سے یہ بات مجھ پر منکشف ہُوئی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے انقلاب سے زیادہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جامع، ہمہ گیر اور بھرپور انقلاب اس رُوئے زمین پر آج تک برپا نہیں ہوا۔

محمدی انقلاب ابتدائی مرحلوں میں

یہ کہنا حقائق کی سراسر تکذیب ہے کہ حضور علیہ الصلٰوۃ والسلام جو انقلاب لائے وہ ابتدائی مرحلوں میں صرف اخلاقی اور روحانی انقلاب تھا اور معاشی مسائل پر توجہ بہت بعد میں منعطف کی گئی۔ اگر ابتدائی مکی سورتوں کا غور سے مطالعہ کیا جائے تو بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ ابتدائی مرحلے میں جہاں نماز کی تلقین کی گئی ہے، اللہ سے تعلق جوڑنے کی ترغیب دی گئی، معاشی انقلاب کا آغاز بھی اسی مرحلے میں ہو گیا تھا۔

سورۂ ہمزہ مکی سورت ہے۔ اس کا آغاز یوں ہوتا ہے:

وَيۡلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِۣ ۝ الَّذِىۡ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۝ يَحۡسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخۡلَدَهٗ ۝ كَلَّا لَيُنۡۢبَذَنَّ فِى الۡحُطَمَةِ ۝

ہلاکت ہے ہر طعنہ زنی اور عیب چینی کرنے والے کے لیے جس نے مال سمیٹا اور گن گن کر تجوریوں میں رکھا۔ اس کا گمان ہے کہ اس کا مال اس کے ساتھ سدا رہے گا، ہرگز نہیں۔ ہڈیوں کو چٹخا دینے والی دوزخ میں اسے جھونک دیا جائے گا۔

سورۂ تکاثر میں دیکھیے:

اَلۡهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ حَتّٰى زُرۡتُمُ الۡمَقَابِرَ ۝ كَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۝

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مال کی بہتات کی ہوس نے تمہیں غافل کر دیا ہے۔ اور یہ ہوس تمہیں مرتے دم تک لگی رہتی ہے۔ ہوش کرو، اس کا انجام تمہیں بہت جلد معلوم ہو جائے گا۔

ابولہب بہت مال دار آدمی تھا۔ انقلاب کے ابتدائی دور میں اس کا نام لے کر اعلان کیا گیا:

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ ۝ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝

ابولہب کے ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ ہلاک ہوا۔ اس کا مال اور دولت جو اس نے سمیٹی تھی، اس کے کام نہ آئی۔

پھر سورہ ماعون ملاحظہ فرمائیے:

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝

کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جو جھٹلاتا ہے انکارِ دولت کی سزا کو، یہی ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور مسکین کو خود کھلانا تو درکنار اس کی ترغیب بھی نہیں دیتا۔

ایک دوسرے کی ضد ہیں، ایک دوسرے کے ساتھ حریفانہ کشمکش میں ہم نے حقیقتوں کا چہرہ مسخ کیا۔ ہم نے اس انقلاب کا حلیہ بگاڑا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے معاشرے کو معاشی اعتبار سے شدت سے جھنجھوڑا اور اس انقلاب کا آغاز اپنی ذات سے کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوح بھی تو، قلم بھی تو، تیرا وجود الکتاب

آغاز اپنی ذات سے کیا

اسبابِ راحت اور اسبابِ تعیش کا تو وہاں گزر نہ تھا، اپنی سیدھی سادی ضروریاتِ زندگی بھی معاشرے کے حوالے کر دیں۔ خود فقر و فاقہ کی سختیاں جھیلتے رہے۔ اور غریبوں، مسکینوں اور بے نواؤں کی چارہ سازی کرتے رہے حضرت فاطمہ رضہ کے ہاتھوں پر چکی چلانے سے گٹے پڑ گئے تھے۔ خود جھاڑو دیتی تھیں اور گرد اڑ کر اُن کے کپڑوں پر پڑتی تھی۔ خود پانی بھرتی تھیں اور مشکیزے کے پٹے کے نشان اِن کے کندھوں پر پڑ گئے تھے۔ ایک دن اپنے بابا سے خادم مانگا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اتقی اللہ یا فاطمہ وأدی فریضۃ رَبِّكِ وَاعملی عَمَلَ اَھْلِكِ ۔ ھِیَ خَیْرٌ لَكِ مِنَ الخَادِمِ ۔

(اے فاطمہ اللہ سے ڈرتی رہو، اپنے رب کے فرائض ادا کرتی رہو اور اپنے گھر والوں کے کام کاج میں لگی رہو۔ خادم ہونے سے یہ زندگی جو تم بسر کر رہی ہو تمہارے لیے بہتر ہے۔)

اس انقلاب کا آغاز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اور گھر سے ہوا۔ انقلاب مارکس اور لینن کا ہو یا ماؤ کا ہو یا حضورِ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہو، یاد رکھیے وہ ہمیشہ انقلابی کی ذات اور گھر سے شروع ہوتا ہے۔ تاریخِ عالم اس بات کو جھٹلاتی ہے کہ کبھی ایسا ہوا ہو کہ انقلابی خود راحت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور تعیش میں ڈوبا ہوا ہو اور اس نے معاشی انقلاب برپا کیا ہو۔

محنت کش اور مزدور کو عزت بخشی

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جھوٹے وقار (False prestige) کے خلاف جہاد کیا۔ وہ گھر کا کام کاج اپنے ہاتھوں سے کرتے تھے۔ صحاح ستہ کی مختلف روایات، جو حضرت عائشہ، حضرت حسن بصری اور ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہیں، سے پتہ چلتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بکری کا دودھ خود دوہ لیتے تھے، کپڑے کو پیوند خود لگا لیتے تھے، اپنی جوتیاں خود گانٹھ لیتے تھے۔ گھر میں جھاڑو دینے میں بھی عار نہ تھا۔ بازار سے سودا سلف خود اٹھا کر لاتے۔

مسجد قبا کی تعمیر شروع ہوئی تو صحابہ کرام کے ساتھ آپ بھاری پتھر اٹھا کر لاتے تھے صحابہ عرض کرتے یا رسول اللہ! آپ رہنے دیجیے ہم جو اٹھا رہے ہیں مگر آپ برابر پتھر اٹھا اٹھا کر لاتے رہے۔ پھر مسجد نبوی تعمیر ہوئی، تو آپ صحابہؓ کے ساتھ مل کر کچی اینٹیں بنانے کا کام کرتے رہے اور خود اینٹیں اٹھا اٹھا کر لاتے اور صحابہ کرامؓ یہ شعر پڑھتے تھے:

لئن قعدنا والنبی یعمل
ذاك اذاً للعمل المضلل (فتح الباری جلد ۲ صفحہ ۲۴۶)

(اگر ہم بیٹھ جائیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کام کریں، تو ہمارا بیٹھ جانا بہت ہی برا عمل ہوگا۔)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

خیر الکاسب العامل اذا نصح

(مسند امام احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۳۳۴، ۳۵۷)

(کسب معاش کرنے والوں میں سب سے بہتر محنت کش ہے جب وہ اخلاص سے کام کرتا ہے۔)

حدیث میں ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں پڑھتے ہیں کہ "کان یاکل مع الخادم" وہ اپنے خادم کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے۔" یہ اسلامی نظام حیات کی ابجد ہے۔ یہ ایک المیہ ہے کہ جو لوگ معاشرے میں اسلام کی طرف دعوت دینے والے ہیں، وہ عملی طور پر اس کی ابجد ہوز سے بھی محروم ہیں اور نوکر کو اپنے دسترخوان پر بٹھانا تو ان کے لیے ناقابلِ تصور ہے۔ لاہور میں گزشتہ دنوں ایک ڈنر میں شرکت کا اتفاق ہوا، جس میں بڑے بڑے حامیان دین اور مفتیان شرع متین شریک تھے۔ میں نے میزبان سے کہا کہ میرے ڈرائیور کو اندر بلا لیجئے۔ وہ کھانا میرے ساتھ کھائے گا۔ میرے ڈرائیور کو تو انہوں نے ذرا سی پس و پیش کے بعد بلا لیا۔ مگر بیسیوں ڈرائیور اور چپراسی رات گیارہ بجے تک باہر بھوکے بیٹھے رہے میرے ڈرائیور نے مجھے بعد میں بتایا کہ سب ڈرائیور اور چپراسی ان اسلام کے علمبرداروں کو گالیاں دیتے رہے اور ان پر لعنتیں بھیجتے رہے۔ یہ ایک المیہ ہے کہ ہم اسلام کا نام محض (Slogan) کے طور پر بولتے ہیں اور اس ملک میں سوشلزم کا لفظ بھی (Slogan) کے طور پر استعمال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونا ہے۔

رُخ پر نقاب مصلحتوں کے پڑے ہوئے
اب یہ زمانہ سازی کی مہریں لگی ہوئیں
جیسے زبان و دل میں کوئی ربط ہی نہیں

موقف کی بنیاد ضد اور عناد پر نہیں رکھنی چاہیے۔ یہ نہیں کہ دشمن اگر صاف ستھرے کپڑے پہنتا ہے تو آپ گندے اور غلیظ کپڑے پہننے لگیں۔ یہ نہیں کہ اگر آپ کا دشمن سچ بولتا ہے، تو آپ اس کی ضد میں آکر جھوٹ بولنے لگیں۔ یہ نہیں کہ آپ کا حریف غریب، مزدور اور کسان کی حمایت کرتا ہے تو آپ ان کی حمایت سے دستبردار ہو جائیں یا ارتکازِ دولت کرنے والوں کی حمایت کرنے لگیں۔

علامہ اقبالؒ حقیقی معنوں میں حکیم الامت تھے۔ اُنہوں نے مزدور اور کسان کی حمایت میں بھرپور آواز بلند کیا۔ ایک ایسا آوازہ جس میں سب آوازیں مدغم ہونے لگیں ؎

آشنا اپنی حقیقت سے ہو اے دہقاں ذرا
دانہ بھی تو، کھیتی بھی تو، باراں بھی تو، حاصل بھی تو

اپنی نظم "سرمایہ و محنت" میں کہا ؎

دستِ دولت آفریں کو مزد یوں ملتی رہی
اہلِ ثروت جیسے دیتے ہیں غریبوں کو زکوٰۃ

اپنی نظم "الارض" میں جاگیرداروں کو شدت سے جھنجھوڑا ؎

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دِہ خدایا! یہ زمیں تیری نہیں، تیری نہیں
تیرے آبا کی نہیں، تیری نہیں، میری نہیں

اپنے ایک مضمون میں یوں رقمطراز ہیں:

"مجھے افسوس ہے کہ مسلمانوں نے اسلام کے اقتصادی پہلو کا مطالعہ نہیں کیا، ورنہ انہیں معلوم ہوتا کہ اس خاص اعتبار سے اسلام کتنی بڑی نعمت ہے ـــــ

فاصبحتم بنعمتہ اخواناً۔

(اس کی نوازش سے تم بھائی بھائی ہو گئے)

ـــــ میں اسی نعمت کی طرف اشارہ ہے کیونکہ کسی قوم کے افراد صحیح معنوں میں ایک دوسرے کے اخوان نہیں ہو سکتے جب کہ وہ ہر پہلو سے ایک دوسرے کے ساتھ مساوات نہ رکھتے ہوں اور اس مساوات کا حصول بغیر ایک ایسے سوشل نظام کے ممکن نہیں جس کا مقصود سرمایہ کی قوت کو مناسب حدود کے اندر رکھ کر مذکورہ بالا مساوات کی تخلیق اور تولید ہو۔"

(زمیندار ۲۴ جون ۱۹۲۳ء)

قرآن مجید بار بار دولت مندوں سے کہتا ہے کہ تمہارے مال میں غریبوں کا حق ہے یعنی تم ان پر کوئی احسان نہیں کرتے ہو۔

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

ارض وسما کے ہم ہی مالک ہیں اور نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ہم ہی ہیں کہ تمہیں بھی اور انہیں بھی رزق دیتے ہیں۔ اسی لیے قرآن و حدیث میں بار بار کہا گیا کہ تمہارے مال میں غریبوں کا حق ہے۔

وفی اموالھم حق للسائل والمحروم

(ان کے مال میں سائل اور محروم کا حق ہے)

اور فرمایا۔ وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حقہ والیتمٰی والمساکین۔

(یعنی یتیموں اور مسکینوں کا حق انہیں دے دو)

اور حضور علیہ الصّلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

"انّ فی المال حقاً سوی الزکوٰۃ"۔ (ترمذی، کتاب الزکاۃ صہ۲۶)

(یقیناً مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی حق ہے۔)

حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے بھی لفظ "حق" ہی استعمال فرمایا۔ ساری دقتیں اور دشواریاں دولت کو گردش میں لانے کے سلسلے میں اسی لیے اُبھرتی ہیں کہ ہمیں اس بات کا یقین نہیں آتا کہ ہمارے مال میں غریبوں کا حق ہے۔ حقدار کو حق دلانا ہر حکومت کا فرض ہوتا ہے اور جب بھی کوئی حق غصب کرتا ہے، تو حکومت جبراً حقدار کو حق دلاتی ہے۔ اگر ہمیں یہ یقین آجائے کہ غریبوں اور مزدوروں کا ہمارے مال میں حق ہے تو منطقی اعتبار سے ہمیں یہ بھی تسلیم کرنا چاہیے کہ اگر غاصبانِ حق برضا و رغبت حقداروں کو ان کا حق دینے پر آمادہ نہ ہوں، تو حکومت جیسے دوسرے حق، حقداروں کو جبراً دلاتی ہے یہ بھی غریبوں کو جبراً دلائے۔ "تشکیلِ الٰہیاتِ جدیدہ" میں علامہ اقبالؔ نے امام ابنِ حزمؒ کا چھ بار ذکر کیا ہے۔ امام ابن حزمؒ جو بہت بڑے محدّث تھے المحلّی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی چھٹی جلد میں لکھتے ہیں کہ ایک دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ سے فرمایا کہ تم میں سے جس کے پاس فالتو سواری ہے، وہ اسے لوٹا دے جس کے پاس سواری نہیں ہے اور جس کے پاس اپنی ضرورت سے زائد غذا ہے، وہ ان لوگوں کو لوٹا دے جن کے پاس غذا نہیں ہے۔ (صفحہ ۷۵)

آپ غور کیجیے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ نہیں فرمایا کہ عطا کر دیجیے یا بخش دیجیے۔ بلکہ لوٹانے کا لفظ استعمال فرمایا۔ اس لفظ کے استعمال سے یہ وضاحت فرما دی کہ تم حقداروں کو ان کا حق لوٹا رہے ہو۔ کوئی احسان تو نہیں کر رہے ہو۔ ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک ایک جنس اور مال کی ایک ایک قسم کا جدا جدا ذکر کیا حتیٰ کہ ہمیں یقین آ گیا کہ فالتو مال پر ہمارا کوئی حق نہیں رہا۔

حضرت ابو عبیدہؓ بن جراح نے ایک سال جب غلے کا شدید قحط ہوا، احکام صادر کیے کہ میں نے غلہ سٹاک کرنے کے مختلف مرکز بنا دیئے ہیں اور وہ تمام لوگ جن کے گھروں میں غلہ پڑا ہے، ان مرکزوں میں اس غلے کو اکٹھا کر دیں حضرت ابو عبیدہؓ ہر گھر کے افراد کے تناسب کے اعتبار سے اس غلے کو مساوی طور پر تقسیم فرماتے رہے۔

میں پوچھتا ہوں کہ ابو عبیدہؓ بن جراح نے ان جاگیرداروں کو اس غلہ کا کونسا معاوضہ دیا تھا۔ بلال بن حارث المزنی کو ایک بہت بڑا رقبہ حضورؐ نے عطا کیا۔ حضرت عمرؓ نے جب زرعی اصلاحات نافذ کیں، تو زمین کا وہ تمام حصہ جسے وہ کاشت نہ کر سکے۔ ان سے چھین لیا اور مسلمانوں میں اسے بانٹ دیا۔ یہ واقعہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"کتاب الخراج" میں بھی لکھا ہے اور "کنز العمال" میں بھی ہے۔ میں پھر اس بات کی وضاحت کرتا ہوں کہ بلالؓ بن حارث کو حضرت عمرؓ نے اس چھینی ہوئی زمین کا کوئی معاوضہ نہ دیا تھا۔ بعض دوستوں نے کہا کہ یہ باتیں تو درست ہیں لیکن ان باتوں کو ذاتی انتقام کے لیے استعمال کیا جائے گا، اس لیے ان باتوں کا اظہار نہ کرنا ہی مناسب ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ذاتی انتقام کے لیے تو تمام تعزیرات کو استعمال کیا جا سکتا ہے۔ تو کیا اس خدشے کی بنا پر تمام تعزیرات میں تحریف اور تاویل کی جائے اگر کوئی احکام الٰہی کو ذاتی انتقام کی خاطر استعمال کرتا ہے تو وہ اللہ اور معاشرے کے سامنے جوابدہ ہے اور اللہ کے قانون جزا و سزا سے بچ نہ سکے گا۔

سب کچھ لٹا دیا

اُم المومنین حضرت خدیجہؓ حجاز کی ممتاز متمول خاتون تھیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اُن کے مال سے تجارت کرتے تھے۔ جب اس ہمہ گیر اور بھرپور انقلاب کو برپا کرنے کا کام آپ نے شروع کیا تو ان کا کاروبار مندا پڑنے لگا۔ جب آپ نے یہ آوازہ بلند کیا کہ تمام انسان اللہ کی نظر میں برابر ہیں۔ بلالؓ حبشی سرداران قریش سے افضل ہے تو عربوں کی حمیّتِ جاہلیہ کو سخت دھچکا لگا۔ پھر ہمہ تن انقلاب کے کام میں مصروف ہو جانے کی وجہ سے حضورؐ کو تجارت کا کام بند کر دینا پڑا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خدیجۃ کبریٰؓ کے پاس جس قدر اندوختہ تھا، اسلام پھیلانے کی خاطر خرچ کر ڈالا۔ تمام اثاثہ اس راہ میں لٹا دیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیا۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تبلیغ کے لیے طائف تشریف لے گئے، تو آپ کے پاس سواری کے لیے کوئی جانور بھی نہ تھا۔

سرداران قریش نے جب اس تحریک کو شدت سے اُبھرتے ہوئے اور جھوٹی قدروں کو مسمار ہوتے ہوئے دیکھا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حجاز کا حکمران بنانے کے لیے تیار ہو گئے اور کہا کہ ہم آپ کو اپنا فرمانروا بنا لیں گے، ہم عرب کی حسین ترین عورت آپ کے نکاح میں دینے کے لیے تیار ہیں۔ ہم دولت کے ڈھیر آپ کے قدموں میں لگا دیں گے بشرطیکہ آپ اسلامی نظریہ حیات کے پرچار سے باز آجائیں، مگر اس انسان نے جو تمام کائنات کی فلاح و بہبود کے لیے اُٹھا تھا اور جو دونوں جہاں کی سعادتیں بنی نوعِ انسان کی جھولی میں ڈالنا چاہتا تھا، ان تمام پیشکشوں کو ٹھکرا دیا اور گالیاں اور پتھر کھانے پر راضی ہو گیا۔

قریش اور عرب کے سرداروں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا: ہم تمہارے پاس کیسے آکر بیٹھیں، تمہاری مجلس میں ہر وقت غریب، مفلس اور نچلے طبقے کے لوگ بیٹھے رہتے ہیں۔ ان لوگوں کو اپنے پاس سے ہٹاؤ تو ہم آکر بیٹھیں گے، مگر وہ انسان جو رنگ، نسل، خون اور خاک کے بتوں کو توڑنے کے لیے آیا تھا، اُس نے ان سرداروں کی خاطر غریبوں کو دھتکارنے سے انکار کر دیا۔

تمام انسانوں کے لیے یکساں رحمت تھے۔

اس تحریک کی ایک اُبھری ہوئی خصوصیت یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والسّلام نے اپنے ملک، اپنی قوم، اپنے قبیلے اور اپنے خاندان کے مفاد کو بنی نوعِ انسان کے مفاد پر ترجیح نہ دی۔ آپ نے ہر قسم کی کنبہ پروری اور اقربا نوازی سے برتر رہے۔ اسی بات نے دُنیا والوں کو یقین دلایا کہ آپ تمام اقوام کے لیے سراپا رحمت بن کر آئے ہیں۔ اسی وجہ سے آپ کی آواز پر ہر قسم کے انسانوں نے لبیک کہا۔ اگر آپ اپنے گھرانے کی برتری کے لیے کام کرتے تو غیر ہاشمیوں کو کیا پڑی تھی کہ آپ کا ساتھ دیتے؟ اگر آپ کو یہ فکر لاحق ہوتی کہ قریش کی برتری اور اقتدار کو کسی طرح بچالوں تو غیر قریش عربوں کو کیا دلچسپی ہو سکتی تھی کہ وہ اس کام میں شریک ہوتے۔ اگر آپ عرب کا بول بالا کرنے کے لیے اُٹھتے تو بلال حبشیؓ اور صہیب رومیؓ اور سلمان فارسیؓ کو کیا پڑی تھی کہ وہ آپ کا ساتھ دیتے۔ وہ بات جس کی وجہ سے تمام بنی نوعِ انسان آپ کی طرف کھنچے چلے آئے، آپ کی بے لوث خدا پرستی تھی اور آپ کا تمام ذاتی خاندانی اور نسلی مفادات سے بلند و برتر ہونا تھا۔

جب آپ نے یہ آوازہ بلند کیا کہ بلال حبشیؓ سردارانِ عرب سے افضل ہیں، اور ہر طرح کی فضیلت اور شرف، تقویٰ اور پرہیزگاری کی بنا پر ہے اور قریشی اور ہاشمی ہونے کی بنا پر تمہیں کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے تو قریش اور عرب کے سردار حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے خُون کے پیاسے ہو گئے، آپ کے قتل کی سازشیں کرنے لگے۔ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو مکّہ مکرّمہ کو خیرباد کہنا پڑا۔

جب آپ مکّہ سے جا رہے تھے تو آپ نے حضرت علیؓ سے کہا:

"علی! تم یہیں رہ جاؤ، یہ لوگ جو میرے قتل کے درپے ہیں، اُن کی امانتیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوٹا دینا۔"

حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام اپنے جانی دُشمنوں اور خون کے پیاسوں کی مائیں بھی لوٹا دینے والے اور ہم سیاست کی بنیادیں غنڈہ گردی اور شہدا پن پر قائم کرنے والے، ہمیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام سے کیا نسبت ؟

جب مکّہ فتح ہُوا تو آپ کی راہ میں کانٹے بچھانے والے، آپ پر ادجھریاں پھینکنے والے، آپ کے قتل کی سازشیں کرنے والے سب سر جھکائے ہُوئے کھڑے تھے۔ آپ نے فرمایا:

اِذْهَبُوا اَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ، لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ۔

جاؤ میں تم سب کو رہا کرتا ہوں، آج کے دن کے بعد تم پر کوئی ملامت نہیں ہے۔ آج بات ختم ہو گئی اور میں نے تم سب کو معاف کیا۔ بات بات پر اپنے مسلمان بھائیوں سے یہ کہنا کہ "میں تمہیں معاف نہیں کروں گا" حد درجہ غیر اسلامی بات ہے۔ یہ فقرہ ابُوجہل اور ابُولہب کہتے تھے کہ ہم تمہیں کبھی معاف نہیں کریں گے۔ پس ہر وہ شخص جو بار بار اپنے مسلمان بھائیوں سے یہ کہتا ہے کہ میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا، اُبوجہل اور ابُولہب کی رُوح اُس کے اندر حلول کر گئی ہے۔

منتشر اجزاء کو مرتب کیا

محمّدی انقلاب کی ایک اُبھری ہُوئی خصوصیت یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے معاشرے کے منتشر اجزا کو مرتب اور مربوط کیا اور اسے باطل سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ٹکرا دیا۔ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ جوانوں کو بوڑھوں سے ٹکرا دیا ہو اور Generation gap کا سوال پیدا کر دیا ہو۔ انہوں نے یہ نہیں کیا کہ غریبوں کو امیروں سے بھڑا دیا ہو۔ انہوں نے یہ نہیں کیا کہ مزدوروں کو صنعتکاروں سے اور کسانوں کو زمینداروں سے ٹکرا دیا ہو اور معاشرے کے مختلف طبقوں کو آپس میں گتھم گتھا کر دیا ہو جیسا کہ کارل مارکس اور لینن نے کیا۔ آپ نے جوانوں سے کہا کہ بوڑھوں کے سفید بالوں کا خیال کرو۔ آپ نے بوڑھوں سے کہا کہ بچوں پر شفقت کرو۔ من لم یوقر کبیرنا ولم یرحم صغیرنا فلیس منا۔

(جو بڑوں کا احترام نہیں کرتا اور چھوٹوں پر شفقت نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سب کچھ معاشرے کی فلاح و بہبود پر لگا دیا تو اپنے قائد کے اس ایثار کو دیکھ کر معاشرے کے متمول افراد کے اندر غریب پروری کا جذبہ خود بخود ابھرنے لگا اور کسی جبر و تشدد کے بغیر بلکہ شدید رضا و رغبت کے ساتھ معاشرے کی خوشحالی پر بے دریغ خرچ کرنے لگے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے امیروں سے کہا کہ تمہارے پاس جو کچھ مال و منال ہے، سب اللہ کا بخشا ہوا ہے اور غریبوں کا تمہارے مال میں حق ہے۔ ان کا حق ان کو لوٹا دو۔ یوں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے معاشرے کے مختلف طبقوں کو باہم متحد اور منظم کیا اور حق کی حمایت میں باطل کے خلاف سب کو صف آرا کر دیا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

"واللہ لیتمن ھذا الامر حتی یسیر الراکب من صنعاء الی حضرموت لا یخاف الا اللہ ولکنکم تستعجلون"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(بخاری۔ جلد اول صفحہ ۵۱۰)

خدا کی قسم دعوتِ اسلام کا جو کام ہوا ہے پایۂ تکمیل کو پہنچ کر رہے گا یہاں تک کہ صنعاء یمن سے حضرموت تک مسافر چلا جائے گا اور اسے کسی کا کھٹکا نہ ہو گا۔

عدیؓ بن حاتم کہتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا: "لتفتحن کنوز کسری۔" وہ وقت یقینی طور پر آنے والا ہے جب کسریٰ کے خزانے تمہارے قدموں میں ڈھیر ہوں گے۔" حضورؐ نے جب یہ الفاظ فرمائے مسلمانوں کی بیچارگی کا یہ حال تھا کہ خود ان کے وطن کے دروازے بھی ان پر بند تھے۔ قیصر وکسریٰ کے خزانوں کا نام سن کر متعجب ہوئے۔ عدیؓ بن حاتم ضبط نہ کر سکے۔

حیران ہو کر پوچھا: "کون کسریٰ؟ کسریٰ بن ہرمز شہنشاہِ ایران؟"

فرمایا: "ہاں! وہی اور کون۔"

آپ نے فرمایا عدی! "لئن طالت بك حياة لنرين الرجل يخرج ملء كفه من ذهب يطلب من يقبله فلا يجد أحداً۔"

(صحیح بخاری جلد اوّل صفحہ ۵۰۸، ۱۹۰)

یعنی عدی تمہیں اس بات پر تعجب کیوں ہے۔ اگر تم زندہ رہے تو اپنی آنکھوں سے دیکھ لو گے کہ اسلامی معاشرے کی خوشحالی کا یہ حال ہو گا کہ ایک شخص مٹھی بھر سونا لے کر صدقہ و خیرات کے لیے نکلے گا مگر کوئی خیرات لینے والا نہ ملے گا۔ سب آسودہ حال ہوں گے۔

عدیؓ کہتے ہیں کہ میں زندہ رہا اور میں ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتح ایران کے بعد کسریٰ کا خزانہ کھولا اور صحابہ نے اسلامی معاشرے کی خوشحالی کا وہ دور دیکھا کہ صدقہ وخیرات لینے والا کوئی شخص نہ ملتا تھا۔

محمدی انقلاب امن اور سلامتی، آسودگی اور خوشحالی کا ضامن ہے۔ ایک لمحے کے لیے غور کیجیے کہ اپنے آقا سے بے وفائی کر کے ہم نے کیا پایا ہے چوریاں اور ڈکیتیاں جن کے تذکرے سے آدھا اخبار بھرا ہوا ہوتا ہے۔ افلاس، بھوک۔ جھگڑے اور دھجیاں۔

ساتھیو! وقت کا سب سے اہم تقاضا یہ ہے کہ اس ملک میں محمدی انقلاب برپا کرنے کے لیے ہم اپنا مال، اپنا وقت، اپنی توانائی، اپنی تمام جسمانی اور ذہنی صلاحیتوں کو کھپا دیں۔ نتائج تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہیں۔ تمام عواقب اور نتائج سے بے پروا ہو کر اس عظیم مقصد کے لیے جسم وجان کی بازی لگا دینی چاہیے۔ ؎

جس دھج سے کوئی مقتل میں گیا، وہ شان سلامت رہتی ہے
یہ جان تو آنی جانی ہے، اس جاں کی تو کوئی بات نہیں

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درود شریف کی فضیلت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سورۂ احزاب میں ہے :

ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علے النبی یا ایھا الذین امنوا صلّوا علیہ وسلّموا تسلیما۔

ترجمہ : یقیناً اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر خوب صلوٰۃ وسلام بھیجو۔

خود خدا ان پر درود بھیج رہا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کی توصیف اور تعریف فرمائی اور ان کی تکریم اور تعظیم کا حکم دیا۔ حضرت آدمؑ کو پیدا کیا، تو فرشتوں کو حکم دیا کہ انہیں سجدہ کرو۔ ظاہر ہے کہ یہ تعظیم ایسی ہے کہ خود خدا اس میں شریک نہ تھا۔ یہ شرف اور اعزاز صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کو حاصل ہے کہ اوّلاً خود خدا ان پر درود بھیج رہا ہے ـــــ اپنی مخصوص ترین رحمتیں ان پر نازل فرما رہا ہے۔

اس کے ملائکہ اس پر درود بھیج رہے ہیں۔ تمام ملائکہ مقربین۔ حاملینِ عرش، ساتوں آسمانوں میں بسنے والے، کراماً کاتبین سب حضور علیہ الصلوٰۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والسلام پر درود بھیج رہے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ اس آیت میں یہ کہہ رہے ہیں کہ عالمِ عُلوی میرے حبیبؐ پر درود و سلام سے گُونج رہا ہے ۔ اے عالمِ سفلی میں بسنے والو! تم بھی ان پر پیہم درود و سلام بھیجو ۔ تاکہ عالمِ علوی اور عالمِ سفلی بیک وقت میرے حبیبؐ پر درود و سلام سے گُونج اُٹھے ۔ تاکہ عرش بریں سے عرشِ زمیں تک پیہم غلغلہ برپا ہو" صلی اللہ علیہ وسلّم ۔"

آیت کو لفظ " انّ " کے ساتھ شروع کیا جو حرفِ تاکید ہے ۔ یعنی یقیناً اللہ تعالیٰ درود بھیج رہا ہے اور صیغہ مضارع استعمال کیا ۔۔۔ " یصلّون " کہا ۔ یعنی یہ نہیں کہا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے کبھی اس پر درود بھیجتے ہیں اور کبھی نہیں بھیجتے ہیں ۔ صیغۂ مضارع اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ مسلسل اور پیہم درود بھیجتے ہیں ۔

علامہ محمود آلوسیؒ رُوح المعانی میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کسی اُمّت کو حکم نہیں دیا کہ وہ اپنے پیغمبر پر درود و صلوٰۃ بھیجیں ۔ یہ خصوصیت حضورِ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کی ہے کہ ان پر درود بھیجنے کا حکم ہوا ۔

حضرت رصاعؒ نے فرمایا کہ اس آیت میں لفظ " اللہ آیا ہے جو خدا کا ذاتی نام ہے اور جامع جمیع اسماء وصفات ہے ۔ اگر خدا کہتا : "ان الرّب وملٰئکتہ یصلّون علی النبیّ" یا "ان الرحمان وملٰئکتہ یصلّون علی النبیّ" تو یہ واہمہ ہو سکتا تھا کہ ان پر صرف اسمِ رب یا اسمِ رحمٰن کا ہی فیضان ہوتا ہے ۔ لیکن لفظ " اللہ ' سے معلوم ہوا کہ ان پر ذات اور تمام اسماء وصفات کا فیضان وارد ہوتا ہے ۔ حضرت رصاعؒ نے یہ بھی فرمایا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضور علیہ السلام کے بہت سے اسماء ہیں۔ یہاں نبیؐ کے لفظ سے ذکر فرمایا اور دوسرے اسماء وصفات کا ذکر نہ کیا، اس لیے کہ آپ کی اور دُوسرے انبیاء کی یہ صفت سب سے نمایاں ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں علوم لدّنی عطا کرتے ہیں۔ معارف وحقائق کی خبر دیتے ہیں۔ حضور علیہ السلام کی غایت درجہ تکریم و تعظیم مقصود تھی، اس لیے "علی النبیّ" کہا اور ذاتی نام یعنی لفظ "محمدؐ" کے ساتھ ان کا ذکر نہ کیا۔

ہمارے درود کی انہیں حاجت کیا ہے؟

وہ لوگ جو دین میں کٹ حجتیاں کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے فرشتے حضور پر صلوٰۃ وسلام بھیجتے ہیں تو ہمارے درود کی انہیں کیا حاجت ہوئی؟ جب خود خدا ان پر درود بھیج رہا ہے تو ہمارے درود کی انہیں کچھ احتیاج نہیں۔ اگر اس زاویۂ نگاہ سے دیکھا جائے تو وہ ذاتِ گرامی جس پر خود خُدا درود بھیج رہا ہے، فرشتوں کے درود کی بھی محتاج نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے یہ حکم محض "اکراماً وتعظیماً لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" دیا ہے اور ہم پر شفقت کی کہ اس بہانے ہم اجر وثواب کے مستحق ٹھہریں۔ ؎

رحمتِ حق بہانہ می جوید۔ رحمتِ حق بہانہ می جوید . . .

"من صلّی علی صلوٰۃً واحدۃً صلی اللہ علیہ عشراً"

(مسلم والوداؤد)

(جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رحمتیں نازل کرتا ہے۔)

وہ انسانیت کا محسنِ اعظم ...... وہ اللہ اور مخلوق کے درمیان واسطۂ عظمیٰ ... وہ جس نے انسان کو خیر و شر کی حقیقت سمجھائی ... وہ جو اللہ کی معرفت، اس کی محبت اور تقرب کا وسیلۂ کبریٰ ہے، وہ کتاب و حکمت کی تعلیم دینے والا، وہ رُوحوں کا تزکیہ کرنے والا، وہ یتیموں، مسکینوں، بیواؤں محتاجوں اور لاوارثوں پر ابرِ رحمت بن کر برسنے والا ..... اس کے احسانات ہم پر اس قدر زیادہ ہیں کہ ہمارا صلوٰۃ وسلام اس کے احسانات کے لاکھویں حصہ کی مکافات و جزا بھی نہیں ہو سکتا اس لیے اہلِ اللہ نے کہا کہ صلوٰۃ وسلام کی کسی مقدار پر بھی پہنچ کر یہ خیال نہ کرو کہ تم نے سرورِ دو عالم کا حق ادا کر دیا۔ یہ تو تم نے اپنے ہی لیے رحمت کا سامان کیا۔ اگر تمام اُمتِ محمدیہ کے افراد مل کر صبح و شام مسلسل اور پیہم ان پر درود وسلام بھیجیں تو بھی اس محسنِ اعظم کا حق ادا کرنے سے یکسر قاصر رہیں۔

اُوپر دی ہوئی آیت پر غور کیجیے۔ اس آیت میں یہ نہیں کہا کہ تم صلوٰۃ وسلام کی دُعا کرو تو میں صلوٰۃ وسلام نبی اکرمؐ پر بھیجوں گا۔ فقرے کی ساخت پر غور کیجیے امر و جواب الامر نہیں ہے، شرط و جزا نہیں ہے بلکہ یوں کہا کہ اللہ تو درود بھیج ہی رہا ہے ——— وہ اللہ کی مخصوص ترین رحمتوں کا محیط تو ہیں ہی تم بھی درود بھیجو کہ اس کی برکت سے تمہیں بھی اپنی رحمتوں سے نوازے ان پر نور رحمتیں پیہم برس ہی رہی ہیں، اے حلقہ بگوشانِ محمدؐ! تم بھی جھولیاں بھر لو۔ وہ ذاتِ گرامی جس پر خود خدا اور تمام فرشتے مسلسل اور پیہم صلوٰۃ وسلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھیج رہتے ہیں، ان کو تمہارے درود کی حاجت کیا ہے؟

آپ کے اسم گرامی کے ساتھ "سیدنا" کا اضافہ

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسم گرامی کے ساتھ "سیدنا" کا لفظ بڑھانے پر بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ مغالطے کا باعث غالباً ابوداؤد شریف کی ایک حدیث ہے۔ سنن ابی داؤد میں ایک صحابی ابومطرف سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں ایک وفد کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا۔ ہم نے عرض کیا:

"انت سیدنا" (آپ ہمارے سردار ہیں)۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: "السید اللہ"۔ یعنی حقیقی سیادت اور کمالِ سیادت تو اللہ ہی کے لیے ہے۔ ابوداؤد شریف ہی میں ایک صحابی کا قصہ منقول ہے۔ انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پشتِ مبارک پر مہرِ نبوت دیکھ کر یہ درخواست کی تھی یہ جو اُبھرا ہوا گوشت آپ کی پشتِ مبارک پر ہے مجھے دکھلائیے میں طبیب ہوں میں اس کا علاج کروں گا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: طبیب تو اللہ تعالیٰ ہے جس نے اسے پیدا کیا۔ اس حدیث کی بناء پر معالجوں کو طبیب کہنا کون حرام قرار دے سکتا ہے۔

سچی بات تو یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے اسمائے حسنیٰ میں "طبیب" شمار ہی نہیں ہوتا۔ قرآن کے تیس پاروں میں کہیں اللہ کے لیے طبیب کا لفظ استعمال نہیں ہوا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود اپنے بارے میں ارشاد فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"انا سیّدُ النّاسِ یَومَ القِیمۃِ۔" (بخاری ومسلم)

(میں قیامت کے دن اولادِ آدم کا سردار ہوں گا)

ترمذی شریف میں حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

"اَنَا سیّدُ وُلدِ آدم یوم القیٰمۃ وَ لَا فَخرَ۔"

(میں قیامت کے دن اولادِ آدم کا سردار ہوں گا، اور اس پر کوئی فخر نہیں کرتا ہوں۔)

آپ نے اپنے نواسے حسنؓ کے بارے میں فرمایا:

"اِبنی ھٰذا سیّدٌ۔"

(میرا یہ بیٹا سردار ہے)

امام نسائیؒ نے "عمل الیوم واللیلۃ" میں لکھا ہے کہ حضرت سہلؓ بن حنیف نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو "یا سیّدی" کہہ کر خطاب کیا۔ حضرت سعدؓ کی قوم کو حضرت سعدؓ کے بارے میں حضور علیہ الصلوٰۃ نے فرمایا تھا:

"قُومُوا الیٰ سیّدِکُم"

(اپنے سردار کے لیے کھڑے ہو جاؤ)

قرآن مجید میں حضرت یحییٰ علیہ السّلام کے بارے میں "سَیّداً وحَصُوراً" کے لفظ آئے ہیں اور خاوند کے لیے بھی قرآن نے سید کا لفظ استعمال کیا ہے۔ "وَالفیا سیدھا لدا الباب۔" (حضرت یوسف اور زلیخا نے زلیخا کے شوہر کو دروازے کے پاس پایا)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بخاری شریف میں حضرت عمرؓ کا ارشاد منقول ہے۔ وہ فرمایا کرتے تھے:

"ابُوبکرٍ سَیِّدُنا واعتق سیّدَنا یعنی بِلَالاً۔"

(ابوبکرؓ ہمارے سردار ہیں اور ہمارے سردار بلالؓ کو انہوں نے آزاد کیا۔)

امام بخاریؒ نے الادب المفرد میں ذکر کیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنو سلمہ سے پُوچھا:

"من سیدکُم؟"

(تمہارا سردار کون ہے؟)

اُنہوں نے عرض کیا: "جد بن قیس"

آپ نے فرمایا:

"بَل سیّدکم عمرو بن الجموح"

(بلکہ تمہارا سردار عمرو بن جموح ہے)

امام بخاریؒ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ مخلوق کے لیے "سیّد" کا لفظ بولنا جائز ہے۔

امام بخاریؒ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد بھی نقل کیا ہے کہ کوئی شخص اپنے سردار کو اَطْعِمْ رَبَّكَ وَضِّئْ رَبَّكَ۔ نہ کہے "ولیقل سیّدی و مولای" (بلکہ یوں کہے کہ میرا سیّد اور میرا مولا)

اس حدیث سے تو بات بالکل صاف اور واضح ہوگئی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام "سیّد اور مولیٰ" کہنے کا حکم فرما رہے ہیں۔

حضرت عبداللہ ابنِ مسعودؓ کا ایک قول ابنِ ماجہ میں ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب تم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود بھیجا کرو تو اسے سنوار لیا کرو۔ میں امید کرتا ہوں کہ وہ ویسے ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ لوگوں نے کہا ہمیں سکھا دیجیے۔ اُنھوں نے فرمایا کہ درود یوں پڑھا کرو :

" اللّٰھم اجعل صلوٰتك ورحمتك وبرکاتك علی سید المرسلین وامام المتقین وخاتم النبیین محمد عبدك ورسولك امام الخیر وقائد الخیر ورسول الرحمۃ اللّٰھم ابعثه مقاماً محموداً یغبط به الاوّلون والآخرون اللّٰھم صل علیٰ محمد وعلیٰ اٰل محمد کما صلّیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انّك حمید مجید وبارك علیٰ محمد وعلیٰ اٰل محمد کما بارکت علیٰ ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم انّك حمید مجید۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ جیسے جلیل القدر صحابی "علی سید المرسلین" کہنے کی تلقین فرما رہے ہیں تو پھر "اللّٰھمّ صل علی سیدنا محمد" کہنے پر معترض ہونے کی گنجائش کہاں باقی رہی۔

آپ کے اسم گرامی کے ساتھ لفظ "مولینا" کا اضافہ

بعض لوگ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے اسم گرامی کے ساتھ "مولینا" کا لفظ بھی پسند نہیں کرتے۔ غزوۂ اُحد کے قصّے میں ابوسفیان کو جواب دیتے ہُوئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا تھا :

" اللّٰہُ مَولانا ولا مولیٰ لکم۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ غیر اللہ کے لیے مولیٰ کا لفظ بولنا جائز نہیں ہے۔ یہاں بھی کمال ولایت مُراد ہے کہ حقیقی مولیٰ اللہ تعالیٰ ہی ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے حضرت زیدؓ بن حارثہ سے فرمایا تھا: "اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَانَا"۔ (صحیحین) ۔ مُسند احمد اور ترمذی شریف میں ہے کہ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

"من كنتُ مولاهُ فعَلِيٌّ مَولاهُ"۔

(جس کا میں دوست ہوں علیؓ بھی اس کے دوست ہیں۔ جس کا میں حامی و ناصر ہوں علیؓ بھی اس کے حامی و ناصر ہیں۔)

یہ عجیب بات ہے کہ بعض نیم خواندہ مولوی اپنے نام کے ساتھ تو بڑے التزام کے ساتھ مولیٰنا لکھتے ہیں لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مولیٰنا کہنے میں انہیں تامّل ہے۔ اور اسے ناجائز قرار دیتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفتِ سیادت اور ولایت ازلی ہے، ابدی ہے، دائمی ہے، سرمدی ہے، قدیم ہے، مستقل بالذات ہے، لا متناہی ہے اور جب صفت سیادت و ولایت سے مخلوق متصف ہوتی ہے تو یہ صفت حادث ہوتی ہے۔ محدود ہوتی ہے اور اللہ کی صفت سے ماخوذ ہوتی ہے۔

پس حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو مولیٰنا کہنے میں کچھ قباحت نہیں، بلکہ عین حُسنِ ادب ہے۔

درود نہ پڑھنے پر وعید

عن کعب بن عجرةؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُحضُروا المنبر فحضرنا فلمّا ارتقیٰ درجۃً قال اٰمین۔ ثمّ ارتقیٰ الثّانیۃ فقال اٰمین۔ ثمّ ارتقیٰ الثّالثۃ فقال اٰمین۔ فلمّا نزل قلنا یا رسول اللّٰہ قد سمعنا منک الیوم شیئًا مّا کنّا نسمعُہ فقال انّ جبریل عرض لی فقال بُعد من ادرک رمضان فلم یُغفر لہٗ قلتُ اٰمین فلمّا رقیتُ الثانیۃ قال بُعد من ذُکرتَ عندہٗ فلم یُصلّ علیک فقلتُ اٰمین۔ فلمّا رقیتُ الثّالثۃ قال بُعد من ادرک ابویہ الکبر عندہٗ او احدھما فلم یُدخلاہُ الجنّۃ قلتُ اٰمین۔

(رواہ الحاکم والبخاری وابن حبان)

حضرت کعبؓ بن عجرہ کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے فرمایا کہ منبر کے پاس آجاؤ تو ہم لوگ پاس آگئے۔ جب حضور نے منبر کے پہلے پائے پر قدم رکھا تو فرمایا آمین۔ جب دوسرے پر قدم رکھا تو فرمایا آمین، جب تیسرے پر قدم رکھا تو پھر فرمایا آمین۔ جب آپ خطبہ سے فارغ ہو کر نیچے اُترے تو ہم نے عرض کیا کہ ہم نے آج آپ سے منبر پر چڑھتے ہوئے ایسی بات سُنی جو پہلے کبھی نہیں سُنی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ اس وقت جبریل میرے سامنے آئے تھے اُنہوں نے کہا کہ رحمت سے دور ہو وہ شخص جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور اس کی مغفرت نہ ہوئی میں نے کہا یا اللہ قبول کر۔ جب دُوسرے پائے پر میں نے قدم رکھا تو جبریل نے کہا رحمت سے دُور ہو وہ شخص جس کے سامنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ پر درود بھیجنے کی بھی زحمت نہ کرے
مَیں نے کہا یا اللہ قبول کر۔ جب مَیں نے تیسرے پائے پر قدم رکھا تو
انہوں نے کہا رحمت سے دُور ہو وہ شخص جس کے سامنے اُس کے
والدین یا اُن میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پہنچے اور وہ اُس کو جنّت
میں داخل نہ کرائیں۔ مَیں نے کہا یا اللہ قبول کر۔

آپ غور کیجیے کہ حضرت جبریل علیہ السّلام ایسا مقرب بارگاہِ الٰہی فرشتہ جس کے لیے بددُعا کرے اور سرورِ کونین جس بددُعا پر آمین کہیں اس سے زیادہ سخت بددُعا اور کونسی ہوسکتی ہے۔

پس حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا نام لکھتے وقت اور بولتے وقت صلوٰۃ وسلام کا التزام چاہیے گو عبارت لکھتے ہُوئے یا دَورانِ گفتگو بیسیوں بار آپؐ کا اسمِ گرامی آئے۔ ہر بار اِک نئے ذوق وشوق کے ساتھ اور اِک نئے ولولے کے ساتھ درود بھیجنا چاہیے۔ وہ جنہوں نے اپنی پُوری زندگی ہمیں سنوارنے کے لیے کھپا دی، حَیف ہے ہم پر کہ ہم ان کے اسمِ گرامی پر ہونٹوں کو جنبش دینے میں بھی بخل کریں۔ نسائی شریف میں ہے حضورؐ نے فرمایا:

" البخیلُ من ذُکِرتُ عندہٗ فلم یُصَلِّ عَلَیَّ "

(بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ
پر درود نہ بھیجے۔)

اور حضرت ابوذرؓ کی روایت میں تو آپؐ نے اسے بخیل ترین انسان قرار دیا جو آپ کے اسمِ گرامی کو سُن کر درود نہیں بھیجتا ہے۔ ابوذرؓ کہتے ہیں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

"اَلَا اُخبرك بابخل الناس"۔

(میں تمہیں نہ بتاؤں کہ بخیل ترین انسان کون ہے؟)

صحابہ نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا:

"من ذُكرتُ عندہٗ فلم يُصلّ عليّ فذاك ابخل الناس"

(آپ نے فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے تو وہ بخیل ترین انسان ہے۔)

(علامہ سخاویؒ نے القول البدیع میں اس کی تخریج کی ہے۔)

اور جس شخص کو رحمۃ للعالمین بخیل ترین انسان فرمائیں تو اس کی بدبختی میں شک وشبہ کی کیا گنجائش رہ جاتی ہے۔

بارگاہِ رسالتؐ میں قربت کی راہ

دوستو! درود شریف بہت بڑا وظیفہ ہے۔ اُبیّ بن کعبؓ کہتے ہیں۔ میں نے بارگاہِ رسالتؐ میں عرض کیا کہ میں آپ پر درود کثرت سے بھیجنا چاہتا ہوں میں اوقاتِ ذکر میں سے کتنا وقت درود کے لیے وقف کروں۔ آپ نے فرمایا جتنا تیرا جی چاہے۔ میں نے عرض کیا کہ وقت کا چوتھا حصّہ درود کے لیے وقف کرلوں۔ آپ نے فرمایا جیسے تیرا جی چاہے۔ اور اگر تو اس سے زیادہ وقت صرف کرے تو وہ تیرے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا اگر آدھا وقت درود پڑھتا رہوں؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے فرمایا:

"ما شئت فان زدت فهو خیر لک"

اور اگر تو زیادہ پڑھے تو تیرے حق میں بہتر ہے۔

میں نے کہا دو تہائی پڑھوں؟ آپ نے فرمایا جیسے تیرا جی چاہے، اور اگر تو اس سے بھی زیادہ پڑھے تو تیرے لیے اور بھی بہتر ہو۔ حضرت اُبیؓ نے عرض کیا پھر تو میں سارا وقت آپ پر درود ہی کا وظیفہ پڑھا کروں گا۔ آپ نے فرمایا: پھر تو تیرے سب غم (دین و دُنیا کے) چھوٹ جائیں گے اور تیرے سب گناہ مِٹ جائیں گے۔

شیخ عبدالحقؒ کو جب اُن کے شیخ عبدالوہاب متقیؒ نے مدینہ منورہ کی زیارت کے لیے رخصت کیا تو فرمایا: عبدالحق! اس بات کو سمجھو اور پلّے باندھو کہ اس سفر میں فرائض کی ادائیگی کے بعد سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف سے بہتر کوئی عبادت نہیں ہے۔ اپنے تمام اوقات اسی پر صرف کرنا اور کسی بات میں مشغول نہ ہونا۔ شیخ عبدالحقؒ نے عرض کیا کہ کوئی تعداد مقرر فرما دیجیے۔ فرمایا: بے حد بے حساب پڑھو۔ ہر وقت درود تمہاری زبان پر جاری ہو اور اس کے انوار میں ڈوب جاؤ۔ بالخصوص جمعہ کے روز تو درود و سلام میں ڈوب جانا چاہیے۔

اوسؓ بن اوس کی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"من افضل ایامکم یوم الجمعة فیه خلق الله آدم وفیه قبض وفیه النفخة وفیه الصعقة فاکثروا علیّ من الصلوة فیه فانّ صلوتکم معروضة علیّ قالوا یارسول الله وکیف تعرض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیک صلاتنا وقد ارمت یعنی وقد بلیت فقال ان اللہ عزوجل حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء۔"

(احمد و ابو داؤد و نسائی و ابنِ ماجہ و ابن حاکم)

(تم جو دن بسر کرتے ہو ان میں سے سب سے افضل جمعہ کا دن ہے اسی دن آدم کو اللہ نے پیدا کیا، اسی دن اُن کی رُوح قبض کی گئی۔ اسی دن صُور پھونکا جائے گا۔ اسی دن سب پر بے ہوشی طاری ہوگی۔ تم اُس دن مجھ پر درود بہت پڑھا کرو۔ واقعی تمہارا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ جب آپؐ مٹی ہو جائیں گے تو ہمارا درود کیونکر آپ کے سامنے پیش ہو سکے گا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کے جسموں کو کھا سکے۔)

اسی طرح حضرت ابوالدرداءؓ نے روایت کی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

"اکثروا علیّ الصلوٰۃ یوم الجمعۃ فانہ یوم مشہود تشہدہ الملئکۃ وان احد الا یصلّی علیّ الا عُرِضت علیّ صلاتہ حتّٰی یفرغ قال قلتُ وبعد الموت قال ان اللہ حرّم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء فنبیّ اللہ حیٌّ یُرزَق"

(جمعہ کے روز درود کثرت سے پڑھا کرو۔ اس لیے کہ وہ یوم مشہود ہے۔ فرشتے اس میں شریک ہوتے ہیں۔ جو بھی مجھ پر درود پڑھتا ہے، اس کا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ میں نے عرض کیا کیا وفات کے بعد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی پیش کیا جائے گا۔ فرمایا اللہ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ نبیوں کے جسم کھائے۔ اللہ کا پیغمبر قبر میں بھی زندہ ہوتا ہے، اُسے رزق دیا جاتا ہے)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"من صلّی علیّ صلوٰۃً واحدۃً صلی اللہ علیہ عشراً

(مسلم و ابو داؤد)

(جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں)

پس زبانوں کو حرکت میں لاؤ اور بارگاہِ رسالتؐ میں درود و سلام مسلسل اور پیہم بھیجو۔ اللہ نے تو کچھ فرشتوں کو اسی کام کے لیے وقف کر رکھا ہے کہ اس کائنات میں جو کوئی ان کے حبیبؐ پر درود بھیجے وہ فرشتے درود کے تحفے بارگاہِ رسالتؐ میں پیش کرتے رہیں۔ جیساکہ نسائی شریف میں ہے۔ حضرت ابنِ مسعودؓ کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

" اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰئِکَۃً سَیَّاحِیْنَ یُبَلِّغُوْنِیْ عَنْ اُمَّتِیْ السَّلَامَ۔

(اللہ کے کچھ فرشتے ہیں جو پھرتے رہتے ہیں۔ سیاحت کرتے رہتے ہیں اور میری اُمّت کی طرف سے صلوٰۃ و سلام کے تحفے مجھے پہنچاتے رہتے ہیں۔)

جو شخص روضۂ اطہر کے پاس کھڑے ہو کر درود بھیجتا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خود درود کو سُنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں اور جو دُور سے درود بھیجتا ہے وہ بارگاہِ رسالت میں ملائکہ پہنچا دیتے ہیں۔ جیساکہ بیہقی شعب الایمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں لائے ہیں:

"من صلّٰی علیّ عند قبری سمعتہ ومن صلّٰی علیّ نائیاً ابلغتہ۔"

پس اس بات کو پلّے باندھیے کہ بارگاہِ رسالت میں قُرب حاصل کرنے کے لیے کثرتِ درود اکسیرِ اعظم ہے۔ کبریتِ احمر ہے۔ آپ نے فرمایا:

"فمن کان اکثر علیّ صلوٰۃً کان اقرب منّی منزلۃً۔" (بیہقی)

(جو جتنا زیادہ درود پڑھتا ہے وہ اسی قدر میرے قریب ہوتا ہے)

درود میں فنا ہونے والوں کو اس دُنیا میں بھی قُربِ بارگاہِ رسالت حاصل ہوتا ہے۔ عالمِ برزخ میں بھی اور روزِ محشر میں بھی، وہی لوگ مقرب بارگاہِ رسالت ہوں گے۔ جیسا کہ ایک حدیث میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وضاحت فرمائی ہے۔

"انّ اولی الناس بی یوم القیمۃ اکثرھم علیّ صلوٰۃ۔"

(قیامت کے روز بھی سب سے زیادہ وہی لوگ میرے قریب ہوں گے جو سب سے زیادہ مجھ پر درود پڑھتے ہیں۔)

مسنون صلوٰۃ وسلام

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قُربت چاہنے والے درود وسلام کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحائف بارگاہِ رسالت میں پیش کرتے ہیں۔ درود وسلام ان کی ذہنیت کا عظیم ذریعہ ہے۔ پس یہ بات بڑی اہم ہے کہ کن الفاظ میں صلوٰۃ وسلام بارگاہِ رسالت میں پیش کیا جائے۔ یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفقت ہے کہ خود صلوٰۃ وسلام بھیجنے کا طریقہ بھی سکھا دیا اور چونکہ مختلف انسانوں کی طبیعتیں اور کیفیتیں مختلف ہوتی ہیں۔ ان کی حکمت کا تقاضا ہوا کہ متعدد اقسام کے صلوٰۃ وسلام سکھائیں۔ بعض لوگوں کو ان اوراد سے طبعی مناسبت ہوتی ہے۔ جن کے الفاظ مختصر ہوں اور بعض لوگوں کا ذوق طوالت کا طلب گار ہوتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختصر درود بھی سکھائے ہیں اور طویل بھی۔ کچھ ایسے بھی لوگ ہوتے ہیں کہ ایک ہی درود پڑھتے پڑھتے جنتا تے بشریت ان کی طبیعت ملول ہو جاتی ہے۔ درود پڑھنے والے کو اکتاہٹ سے بچانے کے لیے بھی آپ نے ضروری سمجھا کہ صلوٰۃ وسلام کے الفاظ میں تنوع پیدا کریں۔ مختلف صحابہ کو مختلف درود سکھائے ہر صحابی کو درود سکھاتے وقت اس کے ذوق اور مزاج کو پیش نظر رکھا۔ ہم یہاں حضور کے بتائے ہوئے تمام درود یکجا کرتے ہیں اور اس بات پر دل و دماغ کی ہم آہنگی سے ایمان لانا چاہیئے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بتایا ہوا درود تمام درودوں سے افضل اور اولیٰ ہے۔ مسنون درود کبھی نہ پڑھنا اور عمر بھر اپنے جی سے گھڑ کر درود پڑھتے رہنا طالب کی تنہا نگاری کی دلیل ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسنون درود شریف کی چالیس حدیثیں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

(رواھا مسلم عن ابی مسعود الانصاری البدری رضی اللّٰہ عنہ)

(۱) اے اللہ درود نازل فرما سیّدنا محمد پر اور آلِ سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جیسے تُو نے درود نازل فرمایا آلِ ابراہیم پر اور برکت نازل فرما سیّدنا محمدؐ اور آلِ سیّدنا محمدؐ پر جس طرح تُو نے برکت نازل فرمائی آلِ ابراہیمؑ پر بے شک حمد وثنا اور مجد و شرف تیرے ہی لیے سزاوار ہے۔

(۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

(رواھا الامام مالک فی المؤطا وابوداؤد

(۲) اے اللہ درود نازل فرما سیّدنا محمدؐ پر اور آلِ سیّدنا محمدؐ پر جس طرح تُو نے درود نازل فرمایا حضرت ابراہیمؑ پر اور برکت نازل فرما سیّدنا محمدؐ پر اور آلِ سیّدنا محمدؐ پر جس طرح تُو نے برکت نازل فرمائی آلِ ابراہیمؑ پر سب جہانوں میں یعنی اس دُنیا میں اور عالم برزخ میں اور آخرت میں۔ بے شک تیرے لیے حمد وثنا ہے اور تو

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

والترمذی والنسائی والبیہقی فی الدعوات عن ابی مسعود ابنا رضی اللہ عنہ)

مجید و شرف والا ہے۔

(۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

(رواھا الامام احمد وابن حبان والدارقطنی والبیہقی عن ابی مسعود ابنا رضی اللہ عنہ)

(۳) اے اللہ درود نازل فرما نبی اُمی سیدنا محمدؐ اور سیدنا محمدؐ کی اولاد پر جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ پر درود نازل فرمایا اور آلِ ابراہیمؑ پر اور برکت نازل فرما نبی اُمی سیدنا محمدؐ پر اور سیدنا محمدؐ کی آل پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیمؑ پر اور آلِ ابراہیمؑ پر۔ بے شک تیرے لیے حمد و ثنا ہے اور تو مجد و شرف والا ہے۔

(۴) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ۔

(روی حدیثھا اسمٰعیل القاضی من طارق عن عبد الرحمٰن بن بشیر بن مسعود مرسلًا)

(۴) اے اللہ! درود نازل فرما سیدنا محمدؐ کی آل پر جیسا کہ تُو نے درود نازل فرمایا حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر۔ اے اللہ برکت نازل فرما سیدنا محمدؐ کی آل پر جیسا کہ تُو نے برکت نازل فرمائی آلِ ابراہیمؑ پر۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۵) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

(رواھا البخاری ومسلم عن عبدالرحمٰن بن ابی لیلی رضی اللہ عنہ)

(۵) اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمدؐ پر اور آلِ سیدنا محمد پر جیسا کہ تُو نے درود نازل فرمایا آلِ ابراہیم پر بے شک حمد وثنا اور مجد وشرف تیرے لیے ہے۔ اے اللہ برکت نازل فرما سیدنا محمدؐ پر اور آلِ سیدنا محمدؐ پر جیسا کہ تُو نے برکت نازل کی آلِ ابراہیم پر بے شک حمد وثنا اور مجد وشرف تیرے لیے ہے۔

(۶) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

(۶) اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمدؐ پر اور آلِ سیدنا محمدؐ پر جیسا کہ تُو نے درود نازل فرمایا حضرت ابراہیمؑ پر اور آلِ ابراہیمؑ پر بے شک حمد وثنا اور مجد وشرف تیرے لیے ہے۔ اے اللہ برکت نازل فرما سیدنا محمدؐ پر اور آلِ سیدنا محمدؐ پر جیسا کہ تُو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیمؑ پر اور آلِ ابراہیمؑ پر۔ بے شک حمد وثنا اور مجد وشرف تیرے لیے ہے۔

(رواھا البخاری عن عبدالرحمٰن بن ابی لیلی ایضا)

(۷) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی

اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمدؐ پر اور آلِ محمدؐ پر جیسا کہ تُو نے درود نازل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (رواها الامام الشافعی عن کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ)	فرمایا حضرت ابراہیمؑ اور آلِ ابراہیمؑ پر اور برکت نازل فرما سیّدنا محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر جیسا کہ تُو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیمؑ اور آلِ ابراہیمؑ پر۔ بے شک حمد و ثنا اور مجد و شرف تیرے لیے ہے۔
(۸) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوٰاتِكَ وَ بَرَكَاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (رواها اسمٰعیل القاضی عن الحسن مرسلاً)	(۸) اے اللہ! اپنی مخصوص ترین رحمتیں اور اپنی برکتیں نازل فرما سیّدنا محمدؐ پر جیسے تُو نے حضرت ابراہیمؑ پر نازل فرمائیں۔ بے شک حمد و ثنا اور مجد و شرف تیرے لیے ہے۔
(۹) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوٰاتِكَ وَ بَرَكَاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ روی حدیثہما ابن ابی شیبۃ وسعید بن منصور عن الحسن مرسلاً)	(۹) اے اللہ اپنی مخصوص ترین رحمتیں اور اپنی برکتیں نازل فرما سیّدنا محمدؐ پر اور آلِ محمدؐ پر جیسا کہ تُو نے حضرتِ ابراہیمؑ اور آلِ ابراہیمؑ پر نازل فرمائیں۔ بے شک حمد و ثنا اور مجد و شرف تیرے لیے ہے۔
(۱۰) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا	(۱۰) اے اللہ! درود نازل فرما سیّدنا محمدؐ پر جسے تُو نے مقامِ عبدیت اور مقامِ رسالت پر سرفراز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔	فرمایا اور آپ کے گھر والوں پر جیسا کہ تُو نے درود نازل فرمایا حضرت ابراہیم پر۔ بے شک حمد و ثنا اور مجد و شرف تیرے لیے ہے۔
(روی حدیثھا اسمٰعیل القاضی عن ابراھیم النخعی مرسلا)	
۱۱۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ۔	۱۱۔ اے اللہ درود نازل فرما اپنے برگزیدہ بندے اور پیغمبر سیدنا محمدؐ پر جیسا کہ تُو نے درود نازل فرمایا حضرت ابراہیمؑ پر اور برکت نازل فرما سیدنا محمدؐ پر اور آل محمدؐ پر جیسا کہ تُو نے برکت نازل فرمائی ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر۔
(رواھا البخاری عن ابی سعید الخدری رضی اللّٰہ عنہ)	
۱۲۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔	۱۲۔ اے اللہ! درود نازل فرما سیدنا محمدؐ پر اور آپ کی ازواج مطہرات اور ذریت پر جس طرح تُو نے درود نازل فرمایا حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر اور برکت نازل فرما سیدنا محمد اور آپ کی ازواج مطہرات اور ذریت پر جیسا کہ تُو نے حضرت ابراہیم پر برکت نازل فرمائی۔ بے شک حمد و ثنا اور مجد و شرف تیرے لیے ہے۔
(رواھا البخاری ومسلم وغیرھما عن ابی حمید الساعدی رضی اللّٰہ عنہ)	

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی
اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاهِيْمَ وَ
بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ وَ
وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی آلِ
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔
(رواہ الامام احمد و ابوداؤد و
عن ابی حمید رضی اللہ عنہ ایضا)

(۱۳) اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمدؐ پر اور
آپ کی ازواج مطہرات اور ذریت پر جیسا کہ
تو نے درود نازل فرمایا حضرت ابراہیمؑ کی آل پر
اور برکت نازل فرما سیدنا محمدؐ پر اور آپ کی ازواج
مطہرات اور ذریت پر جیسا کہ تو نے برکت
نازل فرمائی آل ابراہیمؑ پر بے شک حمد و ثنا
اور مجد و شرف تیرے لیے ہے۔

۱۴- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی
اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰی آلِ اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاهِيْمَ
فِي الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَّجِيْدٌ ۔
(رواہ ابن ماجہ عن ابی
حمید ایضاً رضی اللہ عنہ)

۱۴- اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمدؐ پر
اور آپ کی ازواج مطہرات پر جیسا کہ تو نے
درود نازل فرمایا آل ابراہیمؑ پر اور برکت
نازل فرما سیدنا محمدؐ پر اور آپ کی ازواج
مطہرات پر اور ذریت پر جیسا کہ تو نے برکت نازل
فرمائی آل ابراہیمؑ پر تمام جہانوں میں بیشک
حقیقی ستائش اور بزرگی کا سزاوار تو ہے

۱۵- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ عَلٰی

۱۵- اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمدؐ
اور آل سیدنا محمدؐ پر اور برکت نازل فرما

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ
مُحَمَّدًا وَّ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
وَبَارَكْتَ وَ تَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰى اٰهْلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ - (رواها الحاکم عن
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

سیّدنا محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر اور رحمت نازل
فرما سیّدنا محمدؐ پر اور آلِ محمدؐ پر جیسا کہ تُو
نے درود، برکت اور رحمت نازل فرمائی
حضرت ابراہیمؑ پر اور حضرت ابراہیمؑ کے گھر
والوں پر۔ بے شک حقیقی ستائش اور
بزرگی کا سزاوار تُو ہے۔

۱۶- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ
عَلٰى آلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى
آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْنَا
مَعَهُمْ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰهْلِ بَيْتِهٖ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ .
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَيْنَا مَعَهُمْ
صَلَوٰةُ اللّٰهِ وَصَلَوٰةُ الْمُؤْمِنِيْنَ
عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ .
(رواها الدارقطنی وابن شاہین
عن عبد اللہ بن مسعود ایضا رضی اللہ عنہ)

۱۶- اے اللہ درود نازل فرما سیّدنا محمدؐ
پر اور آپ کے گھر والوں پر جیسا کہ تُو نے
درود نازل فرمایا آلِ ابراہیمؑ پر، بے شک
حقیقی ستائش اور بزرگی کا سزاوار تُو ہے
اور ان کی معیت میں ہم پر بھی مخصوص ترین
رحمتیں نازل فرما۔ اے اللہ برکت نازل
فرما سیدنا محمد پر اور آپ کے گھر والوں پر
جیسا کہ تُو نے برکت نازل فرمائی آلِ ابراہیمؑ
پر بے شک حقیقی ستائش اور بزرگی کا
سزاوار تُو ہے۔ اے اللہ ان کے ساتھ ہم
پر بھی برکت نازل فرما۔ اللہ کا درود اور
مومنوں کا درود اُمّی پیغمبر سیدنا محمدؐ پر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٧- اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوٰتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ اِمَامِ الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ ۔ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَّغْبِطُهٗ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَبْلِغْهُ الْوَسِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ مِنَ الْجَنَّةِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي الْمُصْطَفَيْنَ مَحَبَّتَهٗ وَفِي الْمُقَرَّبِيْنَ مَوَدَّتَهٗ وَفِي الْاَعْلَيْنَ ذِكْرَهٗ وَدَارَهٗ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

١٧۔ اے اللہ تو درود نازل فرما اور رحمت اور برکات نازل فرما انبیاء کے سردار پر اور متقین کے امام پر اور خاتم النبیین سیدنا محمد پر جو برگزیدہ بندے ہیں اور تیرے پیغمبر ہیں۔ بھلائی کی طرف راہنمائی کرنے والے ہیں اور پیغمبر رحمت ہیں اے اللہ انہیں "مقام محمود" تک پہنچا۔ جس پر اگلے اور پچھلے رشک کرتے ہیں۔ اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد پر اور انہیں بہشت میں وسیلہ اور درجات عالیہ تک پہنچا۔ اے اللہ اپنے برگزیدہ بندوں کو ان کی محبت عطا کر اور اپنے مقربین کو ان کی مودت سے نواز اور اعلیٰ علیین میں ان کا ذکر ہو اور ان کا مسکن ہو، اور ان پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔ اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد پر اور آل سیدنا محمد پر جیسا کہ تو نے درود نازل فرمایا حضرت ابراہیم اور آل ابراہیم پر۔ بے شک حقیقی ستائش اور بزرگی کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔	سزاوار تو ہے، اے اللہ برکت نازل فرما سیدنا محمدؐ پر اور آل سیدنا محمدؐ پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر بے شک حقیقی ستائش اور بزرگی کا سزاوار تو ہے ۔
(رواہا ابن ابی عاصم عن عبداللہ بن مسعود ایضا)	
۱۸۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔ (رواہا النمیری عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)	۱۸۔ اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمدؐ پر اور آل سیدنا محمدؐ پر اور برکت نازل فرما سیدنا محمدؐ پر اور آل سیدنا محمدؐ پر جیسا کہ تُو نے درود اور برکت نازل فرمائی آل ابراہیمؑ پر بے شک حقیقی ستائش اور بزرگی کا سزاوار تو ہے ۔
۱۹۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّآلَ مُحَمَّدٍ كَمَا رَحِمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ	۱۹۔ اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمدؐ پر اور آلِ سیدنا محمدؐ پر جیسا کہ تُو نے درود نازل فرمایا حضرت ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر بے شک حقیقی ستائش اور بزرگی کا سزاوار تو ہے اور رحمت نازل فرما سیدنا محمد اور آل سیدنا محمد پر جیسا کہ تُو نے رحمت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

نازل فرمائی حضرت ابراہیم پر بے شک حقیقی ستائش اور بزرگی کا سزاوار تو ہے اور برکت نازل فرما سیدنا محمد اور آل سیدنا محمدؐ پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیمؑ پر بے شک حقیقی ستائش اور بزرگی کا سزاوار تو ہے۔

(رواہا ابن جریر عن ابن عباس ایضا رضی اللہ عنہ)

۲۰۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ وَتَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ وَتَحَنَّنْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ

۲۰۔ اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمدؐ پر اور آل سیدنا محمدؐ پر جیسا کہ تو نے درود نازل فرمایا حضرت ابراہیمؑ پر اور آل ابراہیمؑ پر بے شک حقیقی ستائش اور بزرگی کا سزاوار تو ہے۔ اے اللہ برکت نازل فرما سیدنا محمدؐ پر اور آل سیدنا محمدؐ پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیمؑ پر اور آل ابراہیمؑ پر بے شک حقیقی ستائش اور بزرگی کا سزاوار تو ہے۔ اے اللہ کرم فرما سیدنا محمدؐ پر اور آل سیدنا محمدؐ پر جیسا کہ تو نے کرم فرمایا حضرت ابراہیمؑ پر اور آل ابراہیمؑ پر بے شک حقیقی ستائش اور بزرگی کا سزاوار تو ہے۔ اے اللہ شفقت فرما سیدنا محمدؐ پر اور آل سیدنا محمدؐ پر جیسا کہ تو نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ - اَللّٰهُمَّ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا سَلَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ - (رواها ابن بشکوال وابن مسدد عن علی بن ابی طالبؓ)

شفقت فرمائی حضرت ابراہیمؑ پر اور آلِ ابراہیمؑ پر بے شک حقیقی ستائش اور بزرگی کا سزاوار تو ہے۔ اے اللہ سلام بھیج سیدنا محمدؐ پر اور آلِ سیدنا محمدؐ پر جیسا کہ تو نے سلام بھیجا حضرت ابراہیمؑ پر اور آلِ ابراہیمؑ پر بے شک حقیقی ستائش اور بزرگی کا سزاوار تو ہے۔

٢١- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا سَلَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَتَحَنَّنْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (رواها ابن مسدد عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما)

٢١ اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمدؐ پر اور آلِ سیدنا محمدؐ پر جیسا کہ تو نے درود نازل فرمایا حضرت ابراہیمؑ پر اور برکت نازل فرما سیدنا محمدؐ پر اور آلِ سیدنا محمدؐ پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیمؑ پر اور سلام بھیج سیدنا محمدؐ پر اور آلِ سیدنا محمدؐ پر جیسا کہ تو نے سلام بھیجا حضرت ابراہیمؑ پر اور شفقت فرما سیدنا محمدؐ پر اور آلِ سیدنا محمدؐ پر جیسا کہ تو نے شفقت فرمائی حضرت ابراہیمؑ اور آلِ ابراہیمؑ پر بے شک حقیقی ستائش اور بزرگی کا سزاوار تو ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۲۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ وَ ارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّ آلَ مُحَمَّدٍ کَمَا رَحِمْتَ اِبْرَاھِیْمَ وَ آلَ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔	۲۲۔ اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمدؐ پر اور آل سیدنا محمدؐ پر اور آل ابراہیمؑ پر اور رحم فرما سیدنا محمدؐ اور آل سیدنا محمدؐ پر جیسا کہ تو نے رحم فرمایا حضرت ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر اور برکت نازل فرما سیدنا محمدؐ پر اور آل سیدنا محمدؐ پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر بے شک حقیقی ستائش اور بزرگی کا سزاوار تو ہے۔

(رواہا ابن مسدی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا)

۲۳۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَآلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔	۲۳۔ اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمدؐ پر اور آل سیدنا محمدؐ پر جیسا کہ تو نے درود نازل فرمایا حضرت ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر بے شک حقیقی ستائش اور بزرگی کا سزاوار تو ہے اور برکت نازل فرما سیدنا محمدؐ پر اور آل سیدنا محمدؐ پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر بے شک حقیقی ستائش اور بزرگی کا سزاوار تو ہے۔

(رواہا النسائی والخطیب وغیرہما عن علی رضی اللہ عنہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۴۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ (رواہ ابوداؤد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ)	۲۴۔ اے اللہ درود نازل فرما پیغمبر سیدنا محمدؐ پر اور ان کی ازواج مطہرات امہات المومنین پر اوران کی ذریت پر اوران کے گھر والوں پر۔
۲۵۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ (رواہ الامام احمد والطبری عن طلحۃ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ)	۲۵۔ اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمدؐ پر جیسا کہ تُو نے درود نازل فرمایا حضرت ابراہیمؑ پر بے شک حقیقی ستائش اور بزرگی کا سزاوار تو ہے اور برکت نازل فرما سیدنا محمدؐ پر اور آل سیدنا محمدؐ پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیمؑ پر بے شک حقیقی ستائش اور بزرگی کا سزاوار تو ہے۔
۲۶۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (رواہ الامام احمد وغیرہ عن زید بن حارثۃ رضی اللہ عنہ)	اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمدؐ پر اور آل سیدنا محمدؐ پر اے اللہ برکت نازل فرما سیدنا محمدؐ پر اور آل سیدنا محمدؐ پر جیسا کہ تُو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیمؑ پر بے شک حقیقی ستائش اور بزرگی کا سزاوار تو ہے۔
۲۷۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی	۲۷۔ اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمدؐ پر اور آل سیدنا محمدؐ پر جیسا کہ تُو نے درود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ	نازل فرمایا حضرت ابراہیمؑ پر اور برکت
وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ	نازل فرما سیدنا محمدؐ پر اور آل سیدنا محمدؐ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ ۔	جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی حضرت
(رواها الامام الشافعی عن	ابراہیمؑ پر۔
ابی هریرہ رضی اللہ عنہ)	
۲۸ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ	۲۸ - اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمدؐ
بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ	پر اور برکت نازل فرما سیدنا محمدؐ پر اور
كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ	آل سیدنا محمدؐ پر جیسا کہ تو نے درود اور
وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ	برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیمؑ اور آل
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔	ابراہیمؑ پر تمام جہانوں میں بیشک حقیقی ستائش
(رواها الطبری عن ابی هریرۃ ایضاً)	اور بزرگی کا سزاوار تو ہے ۔
۲۹ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ	۲۹ - اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمدؐ
عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى	پر اور آل سیدنا محمدؐ پر جیسا کہ تو نے درود
اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ وَ	نازل فرمایا حضرت ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ
بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ	پر اور برکت نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آل
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ	سیدنا محمدؐ پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی
اِبْرَاهِيْمَ وَتَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ	حضرت ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر اور رحم فرما
وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ	سیدنا محمدؐ پر اور آل سیدنا محمدؐ پر جیسا کہ تو
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ	نے رحم فرمایا حضرت ابراہیمؑ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(رواہ البخاری فی الادب عن ابی ھریرۃؓ) — آلِ ابراہیمؑ پر۔

۳۰۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَآلِ اِبْرَاھِیْمَ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّ آلَ مُحَمَّدٍ کَمَا رَحِمْتَ اِبْرَاھِیْمَ وَآلِ اِبْرَاھِیْمَ۔

۳۰۔ اے اللہ درود نازل فرما سیّدنا محمدؐ پر اور آل سیّدنا محمدؐ پر جیسا کہ تو نے درود نازل فرمایا حضرت ابراہیمؑ اور آلِ ابراہیمؑ پر اور رحم فرما سیّدنا محمدؐ اور آل سیّدنا محمدؐ پر جیسا کہ تو نے رحم فرمایا حضرت ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر۔

(رواہ ابن ابی عاصم عن ابی ھریرۃؓ ایضا)

۳۱۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِکَ وَ رَحْمَتَکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا جَعَلْتَھَا عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ (رواہ الامام احمد وغیرہ عن بریدۃ الاسلمیؓ)

۳۱۔ اے اللہ تو درود نازل فرما اور اپنی رحمت اور برکتیں نازل فرما سیّدنا محمدؐ اور آل سیّدنا محمدؐ پر جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر نازل فرمائیں بے شک حقیقی ستائش اور مجد و شرف کا سزاوار تو ہے۔

۳۲۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِکَ وَبَرَکَاتِکَ وَ رَحْمَتَکَ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ اِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ اِمَامِ الْخَیْرِ وَقَائِدِ الْخَیْرِ۔ اَللّٰھُمَّ ابْعَثْهُ یَوْمَ

۳۲۔ اے اللہ تو درود نازل فرما اور اپنی برکتیں اور اپنی رحمت نازل فرما پیغمبروں کے سردار، پرہیزگاروں کے امام اور خاتم النبیین سیّدنا محمدؐ پر جو تیرے برگزیدہ بندے ہیں اور تیرے پیغمبر ہیں، جو خیر کی طرف رہنمائی کرنے والے ہیں اے اللہ قیامت کے دن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْقِيَامَةِ مَقَامًا مَّحْمُودًا يَغْبِطُهُ	انہیں مقامِ محمود پر سرفراز فرما کر اگلے اور
الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ وَصَلِّ	پچھلے ان پر رشک کریں اور اپنی مخصوص ترین
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا	رحمتیں نازل فرما سیدنا محمدؐ پر اور آل
صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ	سیدنا محمدؐ پر جیسا کہ تو نے درود نازل فرمایا
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔	حضرت ابراہیمؑ اور آلِ ابراہیمؑ پر، بیشک
(رواہا احمد بن منیع فی مسندہ	حقیقی ستائش اور مجد و شرف کا سزاوار
عن عبداللہ بن عمرؓ)	تو ہے۔
۳۳۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ	۳۳۔ اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمدؐ پر
عَلٰی اَهْلِ بَيْتِهٖ وَعَلٰی اَزْوَاجِهٖ	اور آپ کے گھر والوں پر اور آپ کی ازواج مطہرات
وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی	اور آپ کی ذریت پر جیسا کہ تو نے درود
اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ	نازل فرمایا حضرت ابراہیمؑ اور آلِ ابراہیمؑ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ	پر بے شک حقیقی ستائش اور مجد و شرف
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَهْلِ بَيْتِهٖ	کا سزاوار تو ہے اور برکت نازل فرما سیدنا
وَعَلٰی اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ	محمدؐ پر اور آپ کے گھر والوں پر اور آپ کی ازواج
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ	مطہرات اور آپ کی ذریت پر جیسا کہ تو نے
وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔	برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیمؑ اور آل
(رواہا عبدالرزاق عن	ابراہیمؑ پر، بے شک حقیقی ستائش اور مجد و
رجل من الصحابۃؓ)	شرف کا سزاوار تو ہے۔
۳۴۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ	۳۴۔ اے اللہ درود نازل فرما پیغمبر سیدنا محمدؐ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نِ النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ	پر اور ان کی ازواج مطہرات امہات المومنین
وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا	پر اور ان کی ذریت پر اور ان کے گھر
صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ	والوں پر جیسا کہ تو نے درود نازل فرمایا
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ـ (رواها ابو داود	حضرت ابراہیمؑ پر بے شک حقیقی ستائش
وغیرہ عن ابی هریرۃ رضی اللہ عنہ)	اور مجد و شرف کا سزاوار تو ہے ۔
۳۵ ـ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ	۳۵ ۔ اے اللہ تو درود نازل فرما اور
وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ	اپنی برکتیں نازل فرما پیغمبر سیدنا محمدؐ پر اور
وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ	آپ کی ازواج مطہرات امہات المومنین
وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا	پر اور آپ کی ذریت اور آپ کے گھر
صَلَّيْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ	والوں پر جیسا کہ تو نے درود نازل فرمایا
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ـ (رواها	آل ابراہیمؑ پر بے شک حقیقی ستائش
ابن عدی وغیرہ عن علی رضؓ)	اور مجد و شرف کا سزاوار تو ہے ۔
۳۶ ـ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ	۳۶ ۔ اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمدؐ
كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْهِ	پر جیسا کہ تو نے حکم دیا کہ ہم درود بھیجیں اور
كَمَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ ۔	اے اللہ ان پر درود نازل فرما جیسا کہ ان
(رواها ابو سعید فی کتاب شرف	کی شان کے شایاں ہے ۔

المصطفٰے عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ)

۳۷ ـ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ	۳۷ ۔ اے اللہ سیدنا محمدؐ پر اور آل سیدنا
عَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَاةً تَكُوْنُ	محمدؐ پر ایسا درود نازل فرما جو تیری رضا کا باعث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَكَ رِضًا وَلِحَقِّهٖ اَدَاءً وَّاَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْمَقَامَ الَّذِىْ وَعَدْتَّهٗ وَاجْزِهٖ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ وَاجْزِهٖ عَنَّا مِنْ اَفْضَلَ مَا جَزَيْتَ نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصَّالِحِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ - (روى حديثها ابن ابى عاصم فى بعض تصنيفه مرفوعا)

اور آپ کے حق کی ادائیگی ہو اور آپ کو وسیلہ اور وہ مقام عطا فرما جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے اور حضور کو ہماری طرف سے ایسی جزا عطا فرما جو آپ کی شان کے لائق ہو اور ہماری طرف سے انہیں سب سے افضل جزا عطا فرما جو تو نے کسی پیغمبر کو اسکی قوم کی طرف سے عطا کی ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام بھائی بندوں پر جو انبیاء اور صلحاء میں سے ہیں مخصوص زریں رحمتیں نازل فرما۔ اے سب کرم کرنے والوں سے بڑھ کر کرم کرنے والے۔

٣٨ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

٣٨ - اے اللہ سیدنا محمدؐ پر درود نازل فرما اور انہیں ایسی مسند پر بٹھا جو تیرے نزدیک مقرب ہو قیامت کے دن۔

(رواها الامام احمد وغيره عن رويفع بن ثابت الانصارى رضـ)

٣٩ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِى الْاَرْوَاحِ وَعَلٰى جَسَدِهٖ فِى الْاَجْسَادِ وَعَلٰى قَبْرِهٖ فِى الْقُبُوْرِ - (ذكرها ابو القاسم

٣٩ - اے اللہ! ارواح میں سیدنا محمدؐ کی روح پر درود نازل فرما اور اجسام میں حضورؐ کے جسد مبارک پر درود نازل فرما اور قبروں میں روضۂ اطہر پر درود نازل فرما۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السبتی فی کتاب الدر المنظم فی المولد المعظم)

۴۰۔ جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ۔

۴۰۔ اللہ تعالیٰ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جزا عطا فرمائے جیسی ان کی شان کے شایاں ہے۔

رواہا ابونعیم وغیرہ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

درود شریف کے مطالب اور معارف

لفظ "اَللّٰھُمَّ" کی تشریح

مسنون دعاؤں میں یہ کلمہ کثرت سے استعمال ہوا ہے۔ اَللّٰھُمَّ کے معنی "یا اللہ" ہیں۔ اس میں کچھ اختلاف نہیں۔ اور "اللہ" اسم ذات ہے اور جامع جمیع صفات ہے۔ جب ہم "یَا غَفُوْرُ" کہتے ہیں یا "یَا رَحِیْمُ" کہتے ہیں تو اللہ کی صفات میں سے ایک صفت کے ساتھ اُسے پکارتے ہیں۔ اور اس کے ذاتی نام "اللہ" سے اُسے پکارتے ہیں تو اسم ذات کے اندر اس کی سب صفتیں سمٹ آتی ہیں۔ یہی معنی ہے نضر بن شمیل کے اس قول کا:

"من قال اللھم فقد سأل اللہ لجمیع اسمائہ"

(جس نے 'یا اللہ' کہا اس نے اللہ کے تمام اسمائے حسنیٰ کے ساتھ دعا کی۔)

لفظ "الصلوٰۃ" سلام، رحمت اور برکت کی تشریح

جب ہم کہتے ہیں "اَللّٰھُمَّ صَلِّ علٰی سیّدنا مُحَمَّدٍ" تو اس کے یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معنی ہیں کہ "اے اللہ تو اپنی مخصوص ترین رحمتیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام پر نازل فرما۔"

قرآن مجید میں ہے:

"یا یھا الذین آمنوا صلّوا علیہ و سلّموا تسلیماً۔"

(اے ایمان والو نبی اکرمؐ پر صلوٰۃ بھی بھیجو اور سلام بھی)

یہ صلوٰۃ کیا ہے، یہ سلام کیا ہے؟ اور ان دونوں میں حدِّ فاصل کیونکر کھینچیں؟ کہیں درود پڑھنا یوں سکھایا:

"اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ"

یہ برکت کیا ہے؟ کبھی درود ان الفاظ میں بھیجا جاتا ہے:

"اَللّٰھُمَّ اجعل صلوٰتك و رحمتك و برکاتك۔"

کیا صلوٰۃ، سلام، رحمت اور برکت ہم معنی الفاظ ہیں؟ اگر یہ مترادف الفاظ ہیں تو ان میں سے ایک لفظ بولنا ہی کافی تھا اور باقی الفاظ حشو و زوائد ہوئے اور اس افصح العرب کے بارے میں یہ گمان کرنا کہ وہ فالتو لفظ بولتے تھے، بہت بڑی بدگمانی ہے۔ ان میں سے ہر لفظ کا مفہوم جداگانہ ہے۔

اس سے مراد وہ رُوحانی رزق ہے جو انبیاء اور اولیاء کو اللہ تعالےٰ عطا فرماتے ہیں۔ یہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

"اَبیتُ عند ربّی یطعمنی و یسقینی۔"

(مَیں رات اپنے رب کے پاس بسر کرتا ہوں وہ مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اس سے مراد بھی وہی روحانی رزق ہے جسے عامۃ الناس کو سمجھانے کے لیے کھلانے پلانے سے تعبیر کیا۔

اگر چشمِ بصیرت وا، تو عالمِ روحانی کی حقیقتوں پر عالمِ آب و گِل بھی دلالت کر رہا ہے۔ یہ مادی رزق جو اللہ نے اپنی تمام مخلوق کے لیے پیدا کیا، جسے مُلحد، زندیق، کافر، اسے گالیاں دینے والے، اس کے وجود سے انکار کرنے والے سبھی کھاتے ہیں۔ اللہ نے اس رزق میں کس قدر تنوع پیدا کیا۔ سبزیوں اور پھلوں کی اقسام پر غور کیجیے۔ آم پیدا کیے تو اس کی بیسیوں قسمیں بنائیں۔ خربوزہ پیدا کیا تو اس کے ساتھ سردہ اور گرما پیدا۔ مختلف اقسام و انواع، پھر ہر نوع میں تنوع در تنوع۔

پھر کیا یہ ممکن ہے کہ اس رزق میں اللہ نے کوئی تنوع نہ رکھا ہو جو اس نے اپنے عاشقوں اور محبوبوں کے لیے پیدا کیا۔ وہ رزق جو ان بندوں کے لیے پیدا کیا۔ جنھوں نے اپنی زندگیاں اس کی راہ میں کھپا دیں، کیا وہ ایک ہی قسم کی رحمت ہے جو انبیاء اور اولیاء کی ارواح پر وارد ہوتی ہے۔ جو شخص یہ سمجھتا ہے وہ نوامیسِ فطرت سے یکسر نا آشنا ہے۔ جب اس نے رحمت کی تخلیق کی تھی، تو اس کی صفتِ خلاقی بھرپور جوش میں آئی تھی اور اس نے اَن گنت رحمت کی قسمیں پیدا کی ہیں۔ اتنی قسمیں جنہیں تم حیطۂ شمار میں نہ لا سکو۔ یہ صلوٰۃ، یہ سلام، یہ رحمت، یہ برکت، یہ سب فیضانِ الٰہی کی وہ انواع و اقسام ہیں جو نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر دَم بَدَم اور پیہم وارد ہو رہی ہیں۔ وہ لوگ جو اس لذّت سے محروم ہیں، وہ لغت میں صلوٰۃ، سلام، رحمت اور برکت کے معانی ڈھونڈتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور جب ان کے معانی میں کوئی حدِ فاصل نہیں کھینچ سکتے تو پریشان ہوتے ہیں یہ سب فیضانِ الٰہی کی قسمیں ہیں۔ صلوٰۃ اس کی مخصوص تجلّی ہے اور اگر اللہ کی ربوبیت شاملِ حال نہ ہو تو وہ ضرر رساں بھی ہو سکتی ہے۔ اس لیے صلوٰۃ کے ساتھ سلام کی تجلّی ناگزیر ہوئی کہ وہ سلامتی اور عافیت کی باعث ہے۔ جیسے آتشِ نمرود کے بارے میں امرِ الٰہی یہ ہُوا:

"یٰنَارُ کُونِی بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ۔"

(اے آگ تو ٹھنڈی ہو جا مگر ایسا نہ ہو کہ تیری ٹھنڈک اتنی شدید ہو جائے کہ حضرت ابراہیمؑ کو نقصان پہنچے۔ اس لیے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ سلامتی والی ہو جا۔)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دُعا مانگتے تھے:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰی وَجْھِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰی لِقَائِكَ غَیْرَ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ۔"

(اے اللہ میں تیرے دیدار کی لذت کی بھیک مانگتا ہوں اور تجھ سے ملنے کا اشتیاق مانگتا ہوں، مگر ایسا نہ ہو کہ میرے جسم کو نقصان پہنچے یا کسی گمراہ کر دینے والی آزمائش میں مبتلا ہو جاؤں)

پس یہ بات واضح ہوئی کہ مخصوص تجلّیوں کا ورود ہو تو ساتھ اللہ کے اسمِ سلام کا فیضان ناگزیر ہے۔ اسی لیے حکم دیا کہ

"یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسمائے گرامی کی تشریح

لفظ "محمد" کی تشریح

یہ لفظ حمد سے مشتق ہے اور باب تفعیل ہے۔ تحمید سے اسم مفعول مُحَمَّد ہُوا۔ یہ مُفَعَّل کا وزن ہے جیسے مُعَظَّم۔ جب اس سے اسم فاعل بناتے ہیں تو اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ فعل کا صدور بار بار کثرت کے ساتھ اس شخص سے ہوتا ہے جیسے مُعَلِّم وہ ہے جو پیہم تعلیم دیتا ہے اور جب اس وزن سے اسم مفعول بناتے ہیں تو اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ فعل کا وقوع مسلسل اور پیہم اُس پر ہوتا ہے۔ پس مُحَمَّد وہ ہے جس پر حمد و ثنا کرنے والے مسلسل اور پیہم حمد و ثنا کرتے ہوں اور جو مسلسل اور پیہم حمد و ثنا کیے جانے کا مستحق ہو۔

اللہ تعالیٰ حمید ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ محمدؐ ہیں۔ حسانؓ بن ثابت کہتے ہیں:

ے وشقّ لہٗ مِن اسْمِہٖ لِیُجلّہٗ
فذو العرش محمودٌ وّھٰذا مُحَمَّدٌ

(اللہ نے ان کا نام اپنے نام سے مشتق کیا تاکہ اُن کی عزّت افزائی کرے۔ صاحب عرش محمود ہے اور یہ محمدؐ ہیں۔)

"مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" اسم بامسمّٰی ہیں۔ ان پر حمد و ثنا کی بارش دم بدم ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی حمد و ثنا کر رہے ہیں۔ ملائکہ ان کی حمد و ثنا میں مصروف ہیں۔ تمام انبیائے مُرسلین کے نزدیک وہ محمود ہیں۔ تمام اہل اللہ ارض و سما

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ان کی حمد و ثنا کر رہے ہیں۔

حضورؐ کا نام محمّدؐ بھی ہے اور احمدؐ بھی (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ نے فرمایا، جیسے جبیرؓ بن مطعم کی روایت میں ہے:

اِنَّ لِیْ اَسْمَاءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِی الَّذِیْ یَمْحُوا اللّٰہُ بِہِ الْکُفْرَ۔"

(میرے کئی نام ہیں، میں محمّدؐ ہوں اور احمد ہوں اور میں ماحی ہوں یعنی میرے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹاتا ہے۔)

احمد، حمد سے اَفعَلُ التَّفضِیل ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ جس حمد کے مستحق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں کوئی دوسرا شخص اس حمد کا سزاوار نہیں۔ اور احمد کے یہ معنی بھی بیان کیے گئے ہیں کہ وہ شخص جو اپنے پروردگار کی حمد سب سے زیادہ کرتا ہو۔ پس اسمِ محمدؐ سے تو یہ ثابت ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مسلسل حمد و ثنا کی جاتی ہے اور اسمِ احمد سے یہ معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے والے ہیں۔

حضورِ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حمد کے ساتھ جو خصوصیت حاصل ہے وہ اور کسی کو حاصل نہیں۔

ہماری نماز حمد سے شروع ہوتی ہے، قرآن مجید "الحمد" سے شروع ہوتا ہے خطبہ مسنونہ کا آغاز "الحمد" سے ہوتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اُمّت "حمّادون" کہلاتی ہے۔ اس لیے کہ ہر حالت میں تنگی ہو یا خوشحالی، انہیں الحمدللہ کہنے کی تلقین کی گئی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے خطوط "الحمد" سے ہی شروع

www.KitaboSunnat.c

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا کرتے تھے اور قیامت کے دن "لواء الحمد" (حمد کا جھنڈا) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کے دست مبارک میں ہوگا اور جب حضور علیہ السلام شفاعت کے لیے سجدہ فرمائیں گے اور انہیں شفاعت کی اجازت عطا ہوگی، تو اس وقت بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا میں ایسے الفاظ کہیں گے جو اسی وقت ان پر منکشف ہوں گے اور مقام محمود بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کو ملنے والا ہے۔ فرمایا:

"عَسٰی اَنْ یَبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا"

(قریب ہے کہ وہ ذات جو آپ کی ربوبیت کر رہی ہے اور آپ کو ارتقائی منازل سے مسلسل گزار رہی ہے، مقام محمود پر سرفراز کرے اور جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس مقام پر کھڑے ہوں گے تو اوّلین و آخرین مسلمان اور کافر سب کی زبانوں سے بے ساختہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حمد وثنا نکلے گی۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر وقت اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا میں ڈوبے رہتے تھے۔ آپ نیند سے بیدار ہوتے تو فرماتے:

"الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور"

(تمام حمد وثنا اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں موت کے زندگی بخشی اور اسی کے حضور قیامت کو پیش ہونا ہے۔)

اور کھانے سے فارغ ہوتے تو فرماتے:

"الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمین"

(تمام حمد وثنا اللہ کے لیے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمان بنایا)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپؐ کوئی کام ختم کرتے تو فرماتے :

" الحمد للہ بعزتہ وجلالہ تتم الصالحات "۔

(تمام حمد وثنا اللہ کے لیے ہے جس کی طاقت اور عظمت کے سہارے نیک کام اختتام پذیر ہوتے ہیں۔)

آپؐ نیا لباس پہنتے تو فرماتے :

" الحمد للہ الذی کسانی ما اُواری بہ عورتی واتجمل بہ فی حیاتی "۔

(تمام حمد وثنا اس اللہ ہی کے لیے ہے۔ جس نے مجھے یہ لباس پہنایا ہے جس سے میں اپنی شرمگاہ کو ڈھانپتا ہوں اور اپنی زندگی کو حسین بناتا ہوں۔)

آپؐ کا سینہ حمدِ الٰہی سے لبریز تھا، اس لیے آپؐ " احمد " ہوئے اور احمدؐ ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو " محمدؐ " بنا دیا۔ یعنی آپؐ پر اللہ تعالیٰ اور تمام ملائکہ اور تمام اہل اللہ حمد وثنا کی بارش کر رہے ہیں۔

آل کی تشریح

آل کے معنی : آل دراصل اہل ہے۔ 'ہا' ہمزہ سے بدل کر آل ہو گیا۔ آل کے معنی (۱) اہل واقارب ہیں۔ صحیحین میں ابوہریرہؓ کی حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے :

" اللھم اجعل رزق آل محمد قوتا "۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اے اللہ آلِ محمدؐ کو صرف بقدرِ کفایت روزی عطا فرما۔)

ظاہر ہے کہ اس سے مراد آپؐ کی ذریّت اور ازواج مطہرات ہیں۔ صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت حسینؓ نے صدقے کی کھجور جیب میں ڈال لی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منہ میں اُنگلی ڈال کر اسے نکال دیا اور فرمایا:

"اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ آلِ مُحَمَّدٍ لَا یَاْکُلُوْنَ صَدَقَۃً"۔

(کیا تجھے علم نہیں کہ محمدؐ کی اولاد صدقہ نہیں کھاتی۔)

(۲) آل کے مفہوم میں بڑی وسعت ہے کبھی تمام اَتْبَاع اور لواحقین پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے ۔ ۔ ۔ جیسا کہ اس آیت میں آل سے مراد فرعون کے اَتْبَاع و لواحقین ہیں:

"وَ اِذْ نَجَّیْنٰکُمْ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ یَسُوْمُوْنَکُمْ سُوْءَ الْعَذَابِ"

(جب ہم نے فرعون کے ساتھیوں سے نجات دلائی۔ وہ تمہیں سخت عذاب دیتے تھے۔)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے حقوق اور اہلِ بیت کے حقوق کا تقاضا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے ساتھ ان کے گھر والوں پر بھی درود بھیجا جائے۔

جب درود کا حکم نازل ہوا اور صحابہ نے دریافت کیا:

"کیف نصلی علیکَ یا رَسُوْلَ اللہ؟"

(ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟)

تو آپؐ نے فرمایا کہ یوں پڑھو:

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہی درود پڑھتے ہوئے "آلِ محمد" کے الفاظ کہتے ہوئے تمام صحابہ، تابعین، تبع تابعین، ائمہ کرام اور تمام اولیائے امت کی نیت کر لینے میں بھی کچھ مضائقہ نہیں۔

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ

یہ ایک اہم بات ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو درود سکھایا، تو اس میں بار بار ان الفاظ کی تعلیم دی:

"كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم"

یہ کیوں فرمایا کہ محمدؐ پر درود نازل فرما جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیمؑ پر درود نازل فرمایا۔ حضرت ابراہیمؑ کی کونسی خصوصیت ہے جس کی بنا پر یہ دعا سکھائی گئی۔

بات یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت ابراہیمؑ سے طبعی اور روحانی موافقت بہت ہے اور یہ آیت اس بات پر حجت قاطعہ ہے:

"إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا۔"

(یقیناً حضرت ابراہیمؑ سے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ تھے جنہوں نے ان کی پیروی کی اور یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ لوگ جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔)

علامہ قسطلانیؒ نے صحیح بخاری کی شرح میں عارفِ ربانی ابومحمد المرجانیؒ کا یہ قول نقل کیا ہے۔ فرماتے تھے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ تلقین نہیں کی کہ ہم "كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى مُوْسٰى" پڑھیں بلکہ "كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تلقین فرمائی۔ اس لیے کہ حضرت موسیٰؑ پر اللہ تعالیٰ کی جو تجلی ہوئی وہ جلالی تھی۔

" فَخَرَّ مُوسٰى صَعِقًا۔"

(حضرت موسیٰؑ بے ہوش ہو کر گر پڑے)

اور حضرت ابراہیمؑ پر جو تجلی ہوئی وہ جمالی تھی حضرت ابراہیمؑ خلیل اللہ تھے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حبیب اللہ تھے اور محبوبیت و خلت تجلی جمالی کے آثار میں سے ہے اس لیے تلقین فرمائی کہ اللہ تعالیٰ سے آپؐ کے لیے ان انوار و تجلیات کو مانگیں۔ مقام محبوبیت اور مقام خلت جن انوار و تجلیات کا متقاضی ہے اور وہ تجلی جمالی ہے۔ فرماتے ہیں اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت ابراہیمؑ پر ایک ہی تجلی وارد ہوئی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سید ولد آدم تھے اور سید المرسلین تھے۔ گو دونوں پر تجلی جمالی ہوئی مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تجلی ان کے شایان شان ہوئی اور حضرت ابراہیمؑ پر تجلی ان کے مقام کے مطابق ہوئی۔

بعض لوگوں کو اشکال ہوتا ہے کہ "کما صلیت" میں صلوٰۃ محمدی کو صلوٰۃ ابراہیمی سے تشبیہ دی گئی ہے۔ حالانکہ مشبہ بہ مشبہ سے اکمل ہوتا ہے یعنی جس سے تشبیہ دی جاتی ہے وہ کامل تر ہوتا ہے اس سے جس کو تشبیہ دی جا رہی ہے تو گویا صلوٰۃ ابراہیمی صلوٰۃ محمدی سے افضل و اعلیٰ ہے؟ یہ اشکال بنیاد بر قیام کی گئی ہے وہی سرے سے غلط ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ مشبہ بہ مشبہ سے اکمل ہو۔ قرآن مجید میں ہے:

" اَحْسِنْ كَمَا اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ "

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(احسان کرو جیسا کہ اللہ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے۔)

یہ کس کی طاقت ہے کہ اللہ کے احسانات کے برابر دہ احسان کرے۔ معلوم ہوا کہ یہاں احسان کی مقدار اور کیفیت مراد نہیں بلکہ اصل احسان مراد ہے دوسری جگہ فرمایا:

" انا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح والنبیین من بعدہٖ "

(ہم نے آپ پر وحی نازل کی جیسے نوحؑ اور ان کے بعد کے پیغمبروں پر ہم نے وحی نازل کی۔)

یہاں بھی اصلِ وحی میں تشبیہ دی گئی ہے۔ مقدار وحی میں تشبیہ نہیں دی گئی۔ اسی طرح قرآن مجید میں ہے:

" کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم۔ "

(تم پر روزے فرض کیے گئے جیسا کہ تم سے پہلی اُمتوں پر روزے فرض کیے گئے تھے۔)

یہاں بھی تشبیہ اصل روزہ کے اعتبار سے دی گئی ہے نہ کہ تعداد اور مقدار اور کیفیت کے اعتبار سے۔

پس یہ بات ہی سرے سے غلط ہے کہ مُشبّہ بہ ہمیشہ مُشبّہ سے افضل اور اعلیٰ ہوتا ہے اور صلوٰۃ ابراہیمی سے تشبیہ بھی اصل صلوٰۃ کے اعتبار سے ہے نہ کہ مقدار و کیفیت کے اعتبار سے۔

صلوٰۃ ابراہیمی سے تشبیہ کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ حضرت ابراہیم نے اس اُمت کے حال پر نہایت ہی شفقت فرماتے ہوئے یہ دعا مانگی تھی:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ربنا واجعلنا مسلمین لک ومن ذریتنا اُمّۃ مسلمۃ لک وارنا مناسکنا وتب علینا انک انت التواب الرحیم ○ ربنا وابعث فیھم رسولا منھم یتلوا علیھم آیٰتک ویعلمھم الکتاب والحکمۃ ویزکیھم انک انت العزیز الحکیم ○

(اے ہمارے پروردگار! ہمیں اپنا اطاعت گزار اور تابع فرمان بنا اور ہماری ذریت میں سے ایک اپنی اطاعت گزار اُمت پیدا کر اور ہمیں اپنی عبادت کے ڈھنگ سکھا اور ہماری طرف لوٹ آ یقیناً تو ہی بار بار لوٹنا اور شفقت و دانا ہے۔

اے ہمارے پروردگار! اور اس اُمتِ مسلمہ میں ان ہی میں سے ایک پیغمبر مبعوث فرما۔ جو تیری آیتیں پڑھ پڑھ کر انہیں سنائے، کتاب و حکمت کی انہیں تعلیم دے اور ان کا رُوحانی تزکیہ کرے، یقیناً تو ہی غالب و دانا ہے۔)

درود ابراہیمی، حضرت ابراہیمؑ کی شفقت و مودّت پر تشکر کا اظہار بھی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اللہ تعالیٰ نے جو نوازشیں فرمائیں اُن میں سب سے اُبھری ہوئی نوازش یہ ہے کہ آل ابراہیمؑ میں نبوت کو مسلسل اور متواتر جاری فرما دیا۔ حضرت ابراہیمؑ کے ہاں حضرت اسحٰقؑ پیغمبر ہوئے اور حضرت اسحٰقؑ کے ہاں حضرت یعقوبؑ ہوئے اور حضرت یعقوبؑ کے ہاں حضرت یوسفؑ ہوئے اور اسی طرح حضرت داؤدؑ، حضرت سلیمانؑ، حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ ہوئے اور یہ تمام انبیاء حضرتِ ابراہیمؑ ہی کی نسل سے ہوئے اور ختم المرسلین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ظہور حضرت ابراہیمؑ کے فرزند حضرت اسمٰعیلؑ کے خانوادے سے ہوا۔ پس فیضانِ نبوت کا حضرتِ ابراہیمؑ کی پشت میں مسلسل اور متواتر چلنا ایک نہایت ہی اُبھری ہوئی خصوصیت ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو نوازا۔ یہ بات بہت واضح ہے اور قطعی ہے کہ " کما صلیت علی ابراہیم وعلی آلِ ابراہیم " کہتے ہوئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بارگاہِ الٰہی میں التجا کرتے رہے اور تمام اُمتِ محمدیہ کے افراد ہر زمانے میں اور ہر خطہ ارضی میں یہ التجا کرتے ہیں کہ اے اللہ جس طرح تُو نے اپنا فیضان آلِ ابراہیمؑ میں مسلسل جاری رکھا، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نبوت ختم ہو چکی، مگر قرب و ولایت کے فیضان کو آلِ محمدؐ میں مسلسل اور متواتر جاری رکھ۔ اور مسند امام احمدؒ کی وہ حدیث میری اس بات کی کس قدر وضاحت کرتی ہے:

" ولن یتفرقا حتیٰ یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیہما۔"

(کتاب اللہ اور اہلِ بیت ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہیں ہونگے حتیٰ کہ وہ حوض کوثر پر میرے پاس پہنچ جائیں گے پس خیال رکھنا کہ میرے بعد تم ان سے کیسا سلوک کرتے ہو۔)

اِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ

ہر دعا کے آخر میں جو اللہ تعالیٰ کی صفات بیان کی جاتی ہیں ان صفات کا اس دعا سے ایک تعلق اور ربط ہوتا ہے۔ مثلاً حضرت سلیمانؑ نے دعا مانگی:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"رَبِّ هَبْ لِیْ مُلْکًا لَّا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِیْ ۚ اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ"

(اے میری ربوبیت کرنے والے! مجھے ایسا ملک عطا فرما جو میرے بعد کسی کو میسر نہ آئے بے شک تو بہت عطا کرنے والا ہے۔)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دعا مانگا کرتے تھے:

"رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ"

(اے میرے پروردگار! مجھے بخش دے اور میری طرف لوٹ، بے شک تو ہی بار بار لوٹنے والا اور مغفرت فرمانے والا ہے۔)

درود شریف میں اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ کے الفاظ استعمال کیے گئے۔ حمید وہ ہے جو فی نفسہ حمد کا سزاوار ہو اور مجید وہ ہے جو فی نفسہ مجد و شرف کا سزاوار ہو اور درود شریف میں چونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد و ثنا اور تکریم اور رفعت شان کی دعا کی جاتی ہے اس لیے آخر میں اللہ کی حمید اور مجید کی صفات کا ذکر کیا گیا۔ ہر طرح کی حمد و ثنا اور مجد و شرف کا سزاوار اللہ ہی ہے۔

اس کی یہ صفتیں ازلی اور ابدی ہیں، سرمدی اور لم یزلی ہیں مستقل بالذات اور لامتناہی ہیں اور ہر طرح کی حمد و ثنا اور مجد و شرف کا سرچشمہ وہی ذاتِ حمید و مجید ہے۔

اللہ تعالیٰ کی صلوٰۃ و سلام اور رحمت و برکت کا تعلق اس کی صفت حمید و مجید ہی سے ہے۔ اسی لیے قرآن مجید میں بھی خانوادۂ ابراہیمی کے بارے میں یہ الفاظ آئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"رَحْمَتُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ ط اِنَّہٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ"

(اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں تم پر اے ابراہیمؑ کے گھر والو۔ یقیناً وہی حمد وثنا اور مجد وشرف کا سزاوار ہے۔)

درود شریف کے مواقع

۱۔ نماز کا آخری تشہد۔ درود پڑھنے کا نہایت ضروری اور اہم مقام نماز کا آخری تشہد ہے۔ اس کی مشروعیت پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے۔ صحابہؓ میں سے عبداللہ ابن مسعودؓ نماز میں درود کو واجب سمجھتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ جس نے درود نہیں پڑھا اس کی نماز نہیں ہوتی۔ ابو مسعودؓ بدری کا بھی یہی مذہب تھا، فرماتے تھے، جب تک میں محمد اور آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود نہ پڑھ لوں میں نہیں جانتا کہ میری نماز پوری ہو گئی۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ بھی کہا کرتے تھے کہ نماز بغیر قراءۃ تشہد اور درود کے نہیں ہوتی۔ اگر اس میں تجھے بھول جاؤ تو سلام کے بعد دو سجدے کر لیا کر۔ تابعین میں سے ابو جعفر محمد بن علی، شعبیؒ، مقاتلؒ، ابن حبانؒ اور اسحٰقؒ بن راہویہ کا مذہب بھی یہی ہے کہ اگر کوئی نماز میں دانستہ درود چھوڑے گا۔ اس کی نماز صحیح نہیں۔

امام شافعیؒ کا مذہب بھی یہی ہے کہ آخری تشہد میں درود واجب ہے۔ مسائل مروزی میں ہے کہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے کہا گیا کہ ابن راہویہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص نماز میں درود کو چھوڑ دے اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے۔ فرمایا میں تو ایسا کہنے کی جرأت نہیں کرتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسائل ابوذرعہ دمشقی میں ہے ۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا : میں یہ کہنے سے ڈرتا تھا مگر یہ بات اب مجھ پر واضح ہو گئی ہے کہ نماز میں درود تو واجب ہے ۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے عدم وجوب کے قول سے رجوع کر لیا تھا ۔ یہ تمام اقوال حافظ ابن قیم کی کتاب "جلاء الافہام" سے ماخوذ ہیں ۔

۲ ۔ درود خوانی کا ایک مقام دعائے قنوت کا آخر ہے ۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ دعا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتروں میں پڑھنے کے لیے بتائی ۔ (سنن اربعہ ، ابن حبان ، حاکم ،

حاکم کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ وتروں کی آخری رکعت میں جب رکوع سے سر اٹھاؤں ، سجدہ جانے سے پہلے یہ دعا پڑھوں اور ابن حبان کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وتروں میں یہ دعا سنی :

" اللّٰھم اھدنی فی من ھدیت ، وعافنی فی من عافیت وتولّنی فیمن تولّیت وبارك لی فیما اُعطیت وقِنی شرّ ما قضیت فانك تقضی ولا یقضی علیك انّهٗ لا یذلّ من وّالیت ولا یعزّ من عادیت، تبارکت ربّنا وتعالیت نستغفرك ونتوب الیك وصلی اللّٰہ علی النبی "

(اے اللہ مجھے ہدایت دے کر ہدایت پانے والوں میں سے کر لے اور عافیت دے کر ان میں سے کر لے جنہیں تُو نے عافیت دے رکھی ہے اور میرا کارساز بن کر اپنی نگہبانی میں رہنے والوں میں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرلے اور برکت دے مجھے ان چیزوں میں جو تُو نے عنایت کی ہیں اور بچالے مجھے ہر بُرائی سے جو تو نے مقدر کی ہے۔ یقیناً تو ہی فیصلہ کرتا ہے اور نہیں فیصلہ کیا جاتا تجھ پر۔ بے شک جسے تو دوست رکھے وہ ذلیل نہیں ہوتا اور وہ باعزت نہیں ہوسکتا جس کا تو دشمن ہو۔ اے ہمارے رب تو بابرکت اور عالی مرتبت ہے۔ ہم تجھ سے بخشش مانگتے ہیں اور تیری طرف رجوع کرتے ہیں اور مخصوص ترین رحمتیں نازل ہوں اللہ کی نبی اکرمؐ پر۔)

۳۔ نماز جنازہ میں دوسری تکبیر کے بعد اس کی مشروعیت میں کچھ اختلاف نہیں۔

۴۔ خطبۂ جمعہ، خطبۂ عیدین، خطبۂ نکاح اور نماز استسقاء میں درود شریف پڑھنا مسنون ہے۔

۵۔ اذان کا جواب دینے کے بعد درود شریف کا پڑھنا بھی ثابت ہے۔ صحیح مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جب تم اذان سنو تو جو کچھ مؤذن کہتا ہے تم بھی کہو، پھر مجھ پر درود پڑھو، اس لیے کہ جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتے ہیں، پھر میرے لیے مقام وسیلہ کا سوال کرو۔ وسیلہ بہشت میں ایک مقام کا نام ہے جسے اللہ کے بندوں میں ایک ہی بندہ پائے گا اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہوں۔ پس جس نے میرے لیے وسیلہ کا سوال کیا اس کے لیے میری شفاعت حلال ہوگئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۔ دُعا کے وقت بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود شریف پڑھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد اور دعا سے پہلے، دُعا کے درمیان اور دُعا کے آخر میں۔

فضالہؓ کی روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: "جب کوئی دُعا مانگنے لگے تو ابتدا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا سے کرے، پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود پڑھے، پھر جو چاہے دُعا مانگے۔" امام ترمذیؒ نے حضرت عبداللہؓ سے روایت کی ہے کہ میں نماز پڑھ رہا تھا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ تھے۔ جب میں بیٹھ گیا تو میں نے پہلے اللہ تعالیٰ کی ثنا کی پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود پڑھا پھر اپنے لیے دُعا مانگی۔ حضورﷺ نے فرمایا: "جو مانگنا ہے مانگ، تجھے عطا کیا جائے گا۔"

احمد بن علی نے سند کے ساتھ عمرو بن عمرو سے روایت کیا ہے کہ میں نے عبداللہ بن بسر سے سُنا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ "ہر ایک دعا محجوب ہے جب تک اس کی ابتداء اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور حضور پر درود و سلام سے نہ ہو۔"

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جسے سند کے ساتھ عبدالرزاق نے روایت کیا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: "مجھے سوار کے پیالے کی طرح مت بناؤ، مجھے دُعا کے وسط میں اور اول و آخر میں جگہ دو۔"

ابوسلیمان دارانیؒ فرماتے ہیں کہ "جو شخص اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت مانگنا چاہے اُسے چاہیے کہ پہلے درود پڑھے، پھر حاجت مانگے اور دعا پھر درود پر ہی ختم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے۔ اس لیے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام پر درود تو مقبول ہی ہے اور اللہ تعالیٰ کا جود و کرم اس سے بَرتر ہے کہ درود کے درمیان کی ہُوئی درخواست کو مسترد فرما دیں۔

۷۔ جب بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا اسم گرامی خود بولے یا لکھے یا پڑھے یا کسی سے سُنے، درود شریف ضرور پڑھنا چاہیے۔ گو مختصراً صلی اللہ علیہ وسلّم ہی کہے۔ اس لیے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا ہے: "اس کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔"

حضرت ابُوالشیخ رحؒ نے سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا جس نے کسی تحریر میں مجھ پر درود لکھا، ملائکہ ہمیشہ اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں۔ جب تک میرا نام اس کتاب میں ہوتا ہے۔ ابُوموسیٰ کہتے ہیں کہ ایک سے زیادہ راویوں نے حضرت اسیدؓ بن الیٰس سے یہی روایت کی ہے اور اسحٰقؒ بن وہب نے بھی سند کے ساتھ اعرج سے یہ روایت بیان کی ہے اور اس بارے میں حضرت ابوبکرؓ، حضرت ابنِ عباسؓ، حضرت عائشہؓ کی روایات بھی ہیں۔

سلیمانؒ بن ربیع نے سند کے ساتھ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا: "جس نے کسی کتاب میں مجھ پر درود لکھا اس پر ہمیشہ رحمت برستی رہتی ہے جب تک میرا نام اس کتاب میں ہے۔"

جعفر بن علی الزعفرانی نے روایت کیا ہے کہ میں نے اپنے خالو حسن بن محمد کو کہتے سُنا کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا۔ وہ کہنے لگے، اے ابوعلی! کاش تم دیکھ سکو کہ جو درود ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلّم پر کتاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں لکھا تھا وہ ہمارے سامنے کیسے روشن ہو رہا ہے۔ ابوالحسن بن علی میمونی کہتے ہیں میں نے شیخ ابو علی حسن بن عیینہؒ کو موت کے بعد خواب میں دیکھا، ان کے ہاتھوں کی انگلیوں پر سبز یا زعفرانی رنگ سے کوئی چیز لکھی ہوئی تھی۔ میں نے پوچھا اے استاد میں آپ کی انگلیوں پر ایک عجیب تحریر دیکھتا ہوں، یہ کیا ہے؟ کہنے لگے اے لڑکے یہ حدیث رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) لکھنے کے طفیل ہے اور حدیث میں لفظ "صلی اللہ علیہ وسلم" لکھنے کے طفیل ہے۔

خطیب نے سند کے ساتھ ابوسلمان حرانی سے روایت بیان کی ہے کہ مجھ سے میرے ایک ہمسایہ "ابوالفضل" (جو بہت زیادہ روزہ رکھنے والا اور بہت نوافل پڑھنے والا تھا) نے بیان کیا کہ میں حدیث لکھا کرتا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھتا یا نہ لکھتا۔ میں نے خواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا۔ آپ نے فرمایا: جب تو میرا نام لیتا ہے یا لکھتا ہے تو مجھ پر درود کیوں نہیں پڑھتا یا لکھتا۔ اس سے ایک عرصہ بعد مجھے پھر زیارت ہوئی۔ آپ نے فرمایا میرے پاس تیرے درود پہنچتے ہیں۔ اب جب تو مجھ پر درود بھیجے یا میرا ذکر کرے تو صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دیا کر۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ صاحب حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے سوا اور کوئی فائدہ حاصل نہ ہو تو یہی بے مثل ہے۔ کیونکہ اس پر اس وقت تک رحمت بھیجی جاتی ہے جب تک کتاب میں "صلی اللہ علیہ وسلم" لکھا ہوا رہتا ہے۔

محمد بن ابوسلیمان کہتے ہیں: میں نے اپنے باپ کو خواب میں دیکھا۔ میں نے پوچھا پیارے باپ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟ کہا مجھے بخش دیا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے کہا کیونکر. کہا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود لکھتے رہنے سے۔ ایک محدث کہتے ہیں میرا ایک ہمسایہ تھا وہ مرگیا۔ میں نے اُسے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا کیا۔ کہا بخش دیا۔ میں نے پوچھا کیونکر؟ کہا ہر حدیث میں جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آتا ہے اس کے ساتھ ہی صلی اللہ علیہ وسلم لکھ دیا کرتا۔

سفیان بن عُیینہ نے کہا محمد ت خلف صاحب خلقان نے روایت کی ہے کہ میرا ایک دوست تھا جو میرے ساتھ طلب حدیث کیا کرتا تھا وہ مرگیا۔ میں نے اُسے خواب میں دیکھا۔ اس پر سبز پوشاک تھی، دامن کشاں کشاں چلتا تھا۔ میں نے کہا کیا تو میرے ساتھ طلب حدیث کیا کرتا تھا؟ کہا ہاں۔ میں نے کہا پھر تو اس درجہ تک کیونکر پہنچ گیا۔ کہا جو بھی ایسی حدیث آتی جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی آتا میں اُس کے نیچے صلی اللہ علیہ وسلم لکھ دیا کرتا۔ یہ جو تم میرے اُوپر پوشاک دیکھ رہے ہو یہ اسی کی جزا ہے۔

عبداللہ بن حکم کہتے ہیں میں نے خواب میں شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا۔ تو پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا۔ فرمایا مجھ پر رحم کیا اور بخش دیا اور مجھے بہشت کے لیے یوں آراستہ بنایا جیسے عروس کو آراستہ کیا کرتے ہیں اور میرے اُوپر یوں نچھاور کیا جیسے دلہن پر کیا کرتے ہیں۔ میں نے کہا آپ اس درجہ پر کیسے پہنچ گئے۔ اُنھوں نے کہا مجھے کسی نے کہا تھا کہ کتاب رسالت میں جو درود تم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر لکھا ہے اُس کا عوض ہے۔ میں نے کہا وہ کیا ہے؟ فرمایا اس کے الفاظ یہ ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"وصلی اللہ علی محمد عدد ما ذکرہ الذاکرون وعدد ما غفل عن ذکرہ الغافلون۔"

جب صبح ہوئی میں نے کتاب کھول کر دیکھا تو یہی عبارت اس میں درج تھی۔ (صلی اللہ علی نبیہ وسلّم)

خطیب نے سند کے ساتھ ابواسحٰق دارمی معروف نہشل سے بیان کیا ہے کہ میں اپنی تخریج میں جو حدیث لکھتا: قال النبی صلی اللہ علیہ وسلّم تسلیما" لکھا کرتا۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کو خواب میں دیکھا گویا کچھ میرا لکھا ہوا لیے ہوئے ہیں۔ اس میں نظر مبارک ڈالی اور فرمایا یہ جیّد ہے۔

عبداللہؓ بن عمروؓ کہتے ہیں میرے ایک بھائی نے جس پر میں اعتماد کرتا ہوں مجھ سے بیان کیا کہ میں نے ایک محدّث کو خواب میں دیکھا۔ پوچھا کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا۔ کہا مجھ پر رحم فرمایا یا مجھے بخش دیا (کہا) میں نے کہا کیونکر؟ کہا جب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کے اسم مبارک پر پہنچتا تو صلی اللہ علیہ وسلّم ضرور لکھتا۔ اس کو محمد بن صالح نے سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔

حافظ ابوموسیٰ نے اپنی کتاب میں محدّثین کی ایک جماعت کا ذکر کیا ہے جو اپنی موت کے بعد دیکھی گئی اور انہوں نے خبر دی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ان کو بخش دیا۔ اس لیے کہ وہ ہر حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کے ذکر پر صلی اللہ علیہ وسلّم لکھا کرتے تھے۔ ابن سنان کہتے ہیں میں نے عباس عنبری اور علی بن مدینی کو کہتے سنا ہے کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلّم پر درود کسی حدیث میں جو ہم نے سنی ہے نہیں چھوڑا، اور اگر کبھی بہت ہی جلدی ہوئی تو سفید جگہ چھوڑ دی تاکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر لکھ سکیں۔

۸۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت اور باہر نکلتے وقت بھی درود کا پڑھنا ثابت ہے

ترمذی اور سنن ابن ماجہ میں حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب مسجد میں داخل ہوتے تو "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّسَلِّمْ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ" پڑھتے اور مسجد سے نکلتے وقت یوں فرماتے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّسَلِّمْ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ۔"

۹۔ جب بھی کچھ لوگ مل کر بیٹھیں تو منتشر ہونے سے پہلے حمد و صلوٰۃ پڑھنا چاہیے۔

ابن حبان نے یہ حدیث بیان کی ہے:

"ما قعد قوم مقعدًا لا یذکرون اللہ فیہ ویصلّون علی النبی صلی اللہ علیہ وسلّم الّا کان علیھم حسرۃ یوم القیمۃ۔"

(یعنی جس مجلس میں حمدِ الٰہی اور حضور پر صلوٰۃ و سلام نہ ہو وہ مجلس ان لوگوں کے لیے قیامت کے دن حسرت کا سبب ہوگی۔)

۱۰۔ جمعہ کے روز درود شریف کثرت سے پڑھنا چاہیے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ مجھ پر جمعہ کے روز درود کثرت سے پڑھو، اس لیے کہ اُمت کے بھیجے ہوئے درود کے تحفے ہر جمعہ میرے سامنے پیش کیے جاتے ہیں اور جو مجھ پر زیادہ درود بھیجتا ہے وہی قدر و منزلت کے اعتبار سے مجھ سے قریب تر ہے۔"

۱۱۔ انسان رنجیدہ ہو، غمزدہ ہو، فکرمند ہو تو درود شریف پڑھنے سے رنج و غم

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھوٹ جاتا ہے۔ اور مغفرت طلب کرنے وقت بھی درود شریف کا پڑھنا سُود مند ہے جیسا کہ ترمذی شریف میں حضرت اُبی بن کعبؓ کی روایت سے ثابت ہوتا ہے اس روایت کے آخری الفاظ یہ ہیں:

"قلت اجعل لك صلاتي كلها"

حضرت اُبیؓ کہتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا:

"کیا میں اپنا سارا وقت آپ پر درود وسلام کے لیے وقف کر دوں"؟

آپؐ نے فرمایا:

"اذاً تكفىٰ همّكَ ويُغفرُ لكَ ذَنْبُكَ"

(اس صورت میں تیرے سب غموں اور فکروں کے لیے کافی ہوگا اور تیرے گناہوں کو بخش دیا جائے گا۔)

۱۲۔ جس مقام پر ذکرِ الٰہی کے لیے لوگ اکٹھے ہوں۔ وہاں بھی درود کا پڑھنا احادیث سے ثابت ہے جیسا کہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلٰوۃ والسّلام نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کے کچھ فرشتے سیاحت کرتے رہتے ہیں جب ذکر کے حلقوں کے پاس پہنچتے ہیں تو ایک دُوسرے سے کہتے ہیں بیٹھ جاؤ، جب یہ دُعا مانگیں گے ہم آمین کہیں گے اور جب یہ درود پڑھیں گے تو ہم بھی ان کے ساتھ پڑھتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ وہ فارغ ہو جائیں۔ پھر ایک فرشتہ دوسرے سے کہتا ہے کس قدر خوش نصیب ہیں یہ لوگ، یہ اپنے گھروں کو ایسی حالت میں جا رہے ہیں کہ ان کے گناہ بخش دیے گئے ہیں۔ اس حدیث کی اصل صحیح مسلم میں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳۔ جب انسان کوئی بات بھول جائے اور اُسے یاد کرنا چاہے تو اُس وقت درود پڑھنا بھی روایات سے ثابت ہے۔ جیسا کہ ابو موسیٰ مدینی نے ذکر کیا ہے۔ اس بارے میں محمد بن عطا المروزی کے طریق سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جب تم کسی چیز کو بھول جاؤ تو مجھ پر درود پڑھو، انشاء اللہ وہ یاد آجائے گی۔ حافظ موسیٰ کہتے ہیں کہ اس حدیث کو "کتاب الحفظ والنسیان" میں ہم نے ایک اور سند سے روایت کیا ہے۔

۱۴۔ احتیاج کے وقت درود پڑھنا بھی مقاماتِ درود خوانی میں سے ہے۔ احمد بن موسیٰ نے سند کے ساتھ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جو شخص صبح کی نماز کے بعد کلام کرنے سے پہلے سو بار درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری کرے گا جس میں سے تیس ۳۰ دنیوی اور ستر ۷۰ اخروی ہوں گی۔

حافظ ابن مندہ نے سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جو شخص ہر روز مجھ پر سو دفعہ درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری کرتا ہے۔ ستر ۷۰ آخرت کی اور تیس ۳۰ دنیا کی۔ حافظ ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

حافظ ابن قیم نے بھی یہ دونوں حدیثیں "جلاء الافہام" میں نقل کی ہیں۔

واخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ